رنگیلے چٹکلے مزیدار، شاندار، دلچسپ اور عجیب و غریب
واقعات

اندھے کو اندھیرے میں
بڑی دُور کی سُوجھی

خوابوں کی بارات

مولانا محمد منصور علی خان قادری

باہتمام — سیّد شاہ تراب الحق قادری

مجلس اتحاد اسلامی کراچی

نام کتاب ________ خوابوں کی بارات

تالیف ________ مولانا محمد منصور علی خاں قادری

باہتمام ________ سید شاہ تراب الحق قادری

پیش کش ________ غلام محمد قادری

معاونت ________ محمد یونس قادری، محمد اسماعیل قادری

خوش نویس ________ جلال الدین خاں

ضخامت ________ ۱۳۲ صفحات آفسٹ $\frac{۳۶ \times ۲۳}{۱۶}$

طباعت ________ بار اوّل و دوم اکتوبر ۱۹۸۲ء (انڈیا)

تعداد ________ ایک ہزار تقریباً

ناشر ________ مجلس اتحاد اسلامی کراچی

قیمت ________ 56/-

ملنے کا پتہ

- حنفیہ پاک پبلی کیشنز کراچی فرد بسم اللہ مسجد کھارادر کراچی
- مکتبہ قادریہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور
- مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی
- ضیاء القرآن پبلی کیشنز اردو بازار لاہور
- مدینہ پبلشنگ کمپنی۔ بندر روڈ کراچی
- مکتبہ ضیائے مصطفےٰ دار السلام چوک گوجرانوالہ
- المکتبۃ المدینہ کھارادر۔ کراچی
- مکتبہ اویسیہ رضویہ ملتان روڈ۔ بہاولپور
- ضیاء الدین پبلی کیشنز کھارادر کراچی
- نوری بکڈپو امین پور بازار فیصل آباد
- شبیر برادرز اردو بازار۔ لاہور
- مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ۔ حیدر آباد۔ سندھ
- مدنی بکڈپو ۶۷/۷ کے کھڈی اشاپ کورنگی
- مکتبہ رضوان داتا گنج بخش روڈ۔ لاہور
- جیلانی بک ہاؤس ایم اے جناح روڈ کراچی
- مکتبہ ضیاء السنہ، ریلوے روڈ۔ ملتان

۷۸۶
۹۲

شرف انتساب

اس صدی کے مجدد اعظم، سرمایۂ علم و فن اعلیٰ حضرت

سیدنا امام احمد رضا

فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے عظیم و جلیل شہزادۂ گرامی مرتبت، آبروئے دنیائے سنیت

حضور سیدی و مرشدی علامہ الحاج محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب قبلہ

مفتی اعظم ہند

علیہ الرحمۃ والرضوان کے نام

جن کی نگاہ فیض نے نہ جانے کتنے ذروں کو ہمدوش ثریا کر دیا۔ اور....

جن کی بارگاہ کرم کی غلامی میرے لئے باعث فخر اور سرمایۂ آخرت ہے۔

یوں تو لاکھوں سہارے ہیں لیکن
ان کا دامن ہے پھر ان کا دامن

محتاج کرم:- محمد منصور علی خاں قادری رضوی محبوبی خطیب سنی بڑی مسجد

۱۶۶- ایم- آزاد روڈ- بمبئی ۸

خراجِ عقیدت

ہندوستان کے ان پانچ عظیم و رفیع المرتبت ہمارے مقتدایانِ کرام کی بارگاہ میں جن کی حیات کا ہر لمحہ عشق رسالت پناہی میں بسر ہوا۔ اور جن کا نقش قدم ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔

یعنی

★ سید المتکلمین شہنشاہ خطابت حضرت علامہ الحاج سید شاہ ابو المحامد سیّد محمد صاحب قبلہ اشرفی الجیلانی محدث اعظم ھند

★ حضور سید العلماء شہزادۂ خاندان برکات علامہ الحاج مفتی سید شاہ آلِ مصطفےٰ صاحب قبلہ قادری برکاتی مارھروی

★ میرے تایا حضرت امام المناظرین، حضور شیر بیشہ سنت الحاج مفتی ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی، لکھنوی۔

★ میرے والد محترم، محبوب ملت، غازی دین حق، علامہ الحاج مفتی ابو النظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب قبلہ قادری، برکاتی رضوی، لکھنوی (مفتی بمبئی)

★ حضور حافظ ملت، جلالۃ العلم علامہ الحاج مفتی عبد العزیز صاحب قبلہ قادری، برکاتی امجدی بانی الجامعۃ الاشرفیہ عربی یونیورسٹی (مبارکپور)

علیھم الرحمۃ والرضوان

دور ہیں وہ اور کتنی دور   پھر بھی میری نظروں کے حضور

اے خدائے غفور وقدیر جب تک سورج میں روشنی، چاند میں چاندنی، ستاروں میں چمک، پھولوں میں مہک، ہواؤں میں سبک روی، کلیوں میں تازگی اور اس دھرتی پر نیلگوں آسمان کا شامیانہ باقی ہے اس وقت تک تو ہمارے ان پیشوایان ذی احترام کی قبروں پر رحمت و نور کی بارش فرما اور اپنی رضا و غفران سے سرفرازی فرما۔ آمین ثم آمین۔

بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ افضل الصلوٰۃ واکمل السلام

خادم بارگاہ۔ محمد منصور علی خاں قادری، رضوی، محبوبی۔

نذرِ عقیدت

دنیائے سنیت کے اُن چار جلیل القدر رہنمایانِ کرام کی خدمتِ عالیہ میں

- حضرت علامہ مفتی محمد برہان الحق صاحب قبلہ دامت فیوضہم المبارکہ
  مفتی اعظم مدھیہ پردیش و سجادہ نشین خانقاہ رضویہ اسلامیہ جبلپور
- حضرت علامہ مفتی سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم
  سجادہ نشین خانقاہ عالیہ برکاتیہ۔ مارہرہ شریف
- حضرت علامہ مفتی محمد رضوان الرحمٰن صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ
  خطیب جامع مسجد و مفتی اندور
- حضرت علامہ مفتی غلام محمد خاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم المبارکہ
  مفتی ربانی دار العلوم امجدیہ ناگپور

اے قادر قیوم! تو اپنے فضل و کرم سے ان ہمارے بزرگوں کو صحت و عافیت کے ساتھ چاند ستاروں کی عمر عطا فرما۔ اور ان کے علم و عمل کی نورانی کرنیں ہمیشہ دنیائے سنیت کو منور اور تابناک کرتی رہیں۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اور ہدیۂ خلوص بخدمت

مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ ازہری مدظلہ

شیخ الحدیث علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ مدظلہ

مناظر اہلسنت علامہ مفتی محمد مشاہد رضا خاں صاحب قبلہ مدظلہ

خدا کرے ان رہبران ملت تا دیر سلامت رہیں۔ اور اسلاف کا کردار و عمل ان کے دم سے زندہ و تابندہ رہے۔ آمین یا رب العالمین

محتاجِ کرم اور طالبِ فیض :- محمد منصور علی خان قادری رضوی محبوبی

گلہائے محبت

شیخ کامل حضور درویش بابا قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بانی نورانی مسجد مدرسہ نورانی۔ شموگہ (کرناٹک)

کی بارگاہ عالیہ میں

جنہوں نے اپنی حیاتِ ظاہری میں ہر لمحہ مجھ کو اپنی دعاؤں سے نوازا۔
اور میرا یقین ہے کہ ان کی دعائیں آج بھی میرے ساتھ ہیں۔
اے مولائے کریم! ان کے مرقد پر رحمت کا ساون ہر گھڑی برستا رہے۔ آمین۔

حقیقت میں تو ناممکن ہے اُن کے روبرو ہوں میں
خیالوں ہی خیالوں میں ہم اُن تک جا نکلتے ہیں

کرم و عنایت کا متمنّی :۔ محمد منصور علی خاں قادری رضوی محبوبی

نذرانۂ وفا

شیخ طریقت حضرت بابا ہلال الدین صاحب قبلہ چشتی

عرف مولن والے بابا کی بارگاہ میں

ایک ایسا عارفِ حق جن کے بارے میں صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ ؎

کیا عشق نے سمجھا ہے کیا حُسن نے جانا ہے
ان خاک نشینوں کی ٹھوکر میں زمانہ ہے

گدائے آستاں :۔ محمد منصور علی خاں قادری، رضوی، محبوبی

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حال دل

حال دل، احوال غم، شرح تمنا، عرض شوق
بے خودی میں کہہ گئے افسانہ در افسانہ ہم

۲۰ر اکتوبر ۱۹۶۵ء میری زندگی کا ایک شدید المناک دن جس دن میرے والد محترم حضرت محبوب ملت، غازیٔ اہلسنت، وصاف الحبیب، اسد السنۃ علامہ الحاج مفتی ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب قبلہ قادری، برکاتی، رضوی، لکھنوی علیہ الرحمۃ الرضوان کا بمبئی میں وصال ہوا۔ اپنی عمر کے سترہویں سال ہی میں میرے کاندھوں پر ذمہ داری اور فرض شناسی کا بوجھ آگیا۔ میری ذمہ داریوں کو وہ بخوبی سمجھ سکتے ہیں جن کو نوعمری میں داغ یتیمی اس طرح ملا ہو کہ پورے گھر میں ان سے بڑا کوئی نہ ہو اور گزرنے والے نے اپنے بعد تمام تر ذمہ داریاں ان کے سپرد کر کے آنکھیں بند کر لی ہوں۔ مگر پھر بھی عالم یہ تھا ؎

بے خودی میں بھی کوئی ہاتھ پکڑ لیتا ہے
میں جنوں میں بھی کبھی چاک گریباں نہیں ہوتا

اب مڑ کر دیکھتا ہوں تو ۱۳ سال کا طویل عرصہ گذر گیا۔ اس عرصہ میں زندگی نہ جانے کتنے طوفانوں کا مقابلہ کرتے ہوئے گزری اور اس طرح گذری کہ میں سمجھتا ہوں کہ حوادثات وطوفانوں کا ہی کا دوسرا نام زندگی ہے۔ لیکن ؎

ساحل ہے مرا نام مٹا دوگے کیا مجھے
طوفان مجھ سے سینکڑوں ٹکرا کے رہ گئے

ہزار حوادثات سامنے آئے مگر جو ڈگر اور جو راہ بزرگوں کے دامن فیض کی برکت سے حاصل ہوئی

تھی اس میں سرِ مو فرق نہ آیا۔ زندگی کا کارواں چلتا رہا بڑھتا رہا۔

تصنیف و تالیف کا کام جو حضرت والد محترم علیہ الرحمۃ والرضوان کی زندگی کا معمول رہا۔ حدیہ کہ علالت کے زمانے میں بھی اور سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی کے مقدمہ کے دوران نظر بندی میں بھی تصنیف و تالیف کا کام جاری رہا۔ "کرامات صحابۂ کرام" اور "کرامات سادات و آلِ اطہار" کی ترتیب و تدوین نظر بندی کے دور ہی میں ہوئی۔ دوبارہ اس کام کو پھر سے جاری کیا۔ ایک نئے عزم اور حوصلے سے آغاز ہوا۔ ؎

بھڑکا رہے ہیں آگ لبِ نغمہ گر سے ہم
خاموش کیا رہیں گے زمانے کے ڈر سے ہم

یہ صرف ان کا روحانی فیض و کرم ہے کہ اس عرصہ میں مندرجہ ذیل کتب و پوسٹر طبع ہوئے۔

۱۔ اولیائے کرام کی نذر و نیاز ۔ چوتھی بار شائع ہوئی۔
۲۔ سل الحسام علی الظلام تیسری بار " "
۳۔ نور کی تفسیر تیسری بار " "
۴۔ فضائل مدینۃ الرسول دوسری بار " "
۵۔ کھرکھری کا مباحثہ چھٹی بار " "
۶۔ فضائل شب برأت چوتھی اور پانچویں بار " "
۷۔ فضائل رمضان دوسری بار " "
۸۔ دعائے ثانی کا ثبوت دوسری بار " "
۹۔ علمائے اہلسنت کا متفقہ فتویٰ پوسٹر چار مرتبہ شائع ہوا
۱۰۔ ترجمۂ قرآن کے پردے میں کفری تعلیم پوسٹر ایک مرتبہ " "
۱۱۔ مسلمانوں کو تبلیغی جماعت سے کیوں الگ رہنا چاہیئے پوسٹر دو مرتبہ " "

اسی درمیان حضرت والد محترم علیہ الرحمۃ والرضوان کی دعاؤں کی برکت سے نام نہاد تبلیغی جماعت

کے مکر وفریب کو ظاہر کرنے کیلئے ایک مختصر کتاب بنام" تبلیغ یا دھوکہ" ترتیب دی اور اگست ۱۹۶۹ء میں یہ کتاب پہلی بار ایک ہزار کی تعداد میں شائع ہوئی۔ اشاعت حق کا پرخلوص جذبہ تھا۔ رب کائنات نے اپنے محبوبین کے صدقہ میں اس مختصر کتاب کو ایسی قبولیت عامہ عطا فرمائی کہ ابھی ماہ جولائی ۱۹۷۷ء میں اس کا ساتواں ایڈیشن شائع ہوا اب تک ۱۳ ہزار کی تعداد میں اشاعت ہو چکی ہے۔ آج بھی پورے ملک میں اس کتاب کی مانگ ہے۔

اسی کتاب میں میں نے اعلان کیا تھا کہ اس کتاب کے بعد" خواب" کا انتظار کیجئے۔ مگر اپنی شدید مصروفیت، تقریری پروگرام، مسجد کی ذمہ داری نیز آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء (جو پورے ملک کے سنیوں کی تنظیم ہے اور ہمارے اسلاف کرام کی مقدس یادگار ہے۔) کی جماعتی ذمہ داری اور نہ جانے کتنے امور ایسے رہے کہ وعدے کے مطابق کتاب کی اشاعت نہ ہو سکی۔ اس وقفہ میں میرے محب و مخلص شاعر اہلسنت جناب محمد مرتضیٰ حسین صاحب قادری، رضوی، الہ آبادی نے مجھ سے نہ جانے کتنی مرتبہ فرمایا کہ میں خواب کی جلد از جلد تکمیل کر دوں۔ اور میں ہمیشہ وعدہ کرتا رہا۔

اس سال ماہ رجب میں شب معراج کے موقع پر انجمن قادریہ حیدر آباد کے صدر محترم حضرت مولانا سید محمد حسینی صاحب قبلہ دامت برکاتہم اور مخدوم گرامی حضرت علامہ سید کاظم پاشا صاحب قبلہ قادری الموسوی الجیلانی فاضل دار العلوم اہلسنت منظر اسلام بریلی شریف کی مشترکہ پرخلوص دعوت پر حیدر آباد حاضر ہوا۔ پندرہ یوم میں بائیس" تقریروں کا ایک شاندار ریکارڈ قائم ہوا۔ حیدر آباد کی مذہبی فضا میں نمایاں تبدیلی اور نہ جانے کتنے حضرات کو راہ حق نصیب ہوئی۔ حیدر آباد ہی میں کسی تقریر میں میں نے دیوبندیوں کے خوابوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس سلسلے میں میری مستقل کتاب بہت جلد اشاعت پذیر ہو گی۔ ترتیب جاری ہے۔

تقریر کے بعد فاضل گرامی حضرت علامہ سید کاظم پاشاہ صاحب قبلہ دامت برکاتہم اور حیدر آباد

کے ایک عظیم دینی مجاہد محترم جناب سید ہادی پاشاہ صاحب، محب مخلص محترم جناب محمد فا
صاحب بی اے اور نہ جانے کتنے احباب نے فرمایا کہ میں تمام کام چھوڑ کر اس کی ترتیب مکم
کر دوں۔ شاید اب واقعی اس کام کا وقت آگیا تھا۔ حیدر آباد سے یکم اگست ۱۹۷۷ء
کو بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی واپس آیا۔ اور آنے کے ساتھ ہی اس کی ترتیب کا کام
شروع کر دیا۔ مگر جماعتی ذمہ داریاں، رمضان المبارک کی مصروفیات دامن گیر رہیں۔
بہر حال دیر آید درست آید کے مصداق اب یہ خوابوں کا مجموعہ حاضر خدمت ہے۔ اس میں
کچھ خوفناک، وحشتناک، ہیبت ناک خواب ہیں۔ کچھ البیلے، رسیلے، رنگیلے، مزیدا
خواب ہیں۔

میں نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ دیوبندی گروپ کے تمام خواب جمع کر دو
مگر جس دھرم کی بنیاد ہی خواب پر ہو وہاں خوابوں کی کمی نہیں۔ روزانہ خواب ہوتے ہیں
اور روزانہ نئی نئی تعبیریں تیار ہوتی ہیں۔ مگر ؎

بھیانک تو نہ تھا وہ خواب جو کل تم نے دیکھا تھا
بھیانک اس کی یہ تعبیر کیوں ہے ہم نہیں سمجھے

تلاش و جستجو جاری ہے اور مزید خواب حاصل ہوئے تو آئندہ ایڈیشن میں اضافہ
کر دیا جائے گا۔ مقصد صرف اس قدر ہے کہ ظاہری تقدس اور نمائشی پاکیزگی کی بنیاد
پر ہمارے بھولے بھالے عوام عقیدہ اور ایمان کی دولت برباد کر رہے ہیں وہ آگاہ
ہو جائیں کہ اس تقدس کے پیچھے توہین رسالت کی خطرناک بیماری ہے۔ اور اس ظاہری نمائش
کے پس پردہ عداوت و عناد کا لاوا سلگ رہا ہے۔ ؎

شغل مے نے رنگ و روغن شیخ کا چمکا دیا
لوگ سمجھے ذکر حق سے شکل نورانی ہوئی

سادہ لوح اور خوش عقیدہ مسلمان جانیں کہ دیوبندی گروپ توہین رسالت

ق کا ایسا خطرناک مجرم ہے جو ہوش و حواس کی دنیا میں توہین و گستاخی رسول علیہ الصلوٰۃ
و السلام کا مرتکب نہیں ہے بلکہ خوابوں میں بھی توہینِ رسالت سے باز نہیں آتا۔

ایمان و عقیدے کی سلامتی اسی میں ہے کہ ان گندم نما جو فروشوں سے دور رہا جائے
ر اپنے گھروں کا ماحول ایسا "سُنّیت نواز" ماحول بنا دیا جائے کہ ہم رہیں یا نہ رہیں
ر آنیوالی نسلوں کے ہاتھوں میں رسول اعظم صلّی اللہ علیہ وسلّم، غوث اعظم
، خواجۂ اعظم، مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے دامان کرم سلامت
رہیں اور محبتوں، عقیدتوں کے چراغ کی لو مدھم نہ ہونے پائے۔ یہ چراغ منور رہیں اور ان
راغوں کے نور سے ہمارا گھر، ہماری نسلیں، ہمارے قلوب، ہماری خلوت و جلوت اور
خری منزل میں ہماری قبر بھی منور و تابناک رہے۔ ع

لحد میں عشقِ رخِ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

یاد رہے کہ آج کے دور میں خود سنی رہنے کے ساتھ ساتھ از حد ضروری یہ امر ہے کہ اپنی
ولاد کو بھی سنیت کا درس دیا جائے۔ آج پورے ملک میں بد عقیدہ دیوبندی گروپ نوجوان
سل کے ذہنوں پر پوری چالاکی کے ساتھ چھاپہ مار کر ان کو بد عقیدہ بنا رہا ہے۔ اور یہ کام
سلام و ایمان کے پردہ میں کیا جا رہا ہے۔

بھلائی کی امید اور پھر دنیائے پرفن سے
یہاں جو دوست کرتے ہیں وہ ناممکن ہے دشمن سے

آخر میں اپنے تمام مخلص احباب کا جو پورے ملک میں پھیلے ہوئے ہیں ان کا شکر گزار
ں کہ ان کی عنایات شامل حال ہیں۔ خصوصاً مقامی حضرات میں محترم مجاہد اہلسنت جناب
بد الخالق حشمتی صاحب۔ جناب الحاج ماسٹر بشیر علی صاحب رضوی، جناب سیٹھ محمد
یع صاحب رنگاری قادری رضوی، جناب سیٹھ شکر اللہ صاحب، جناب الحاج سیٹھ زین اللہ صاحب حشمتی

جناب محمد ہاشم صاحب محبوبی۔ جناب الحاج سیٹھ محمد ہاشم صاحب فرنیچر والے۔ جناب سیٹھ عبد الغفور الگاہی صاحب قادری رضوی۔ شاعر اہلسنت جناب مرتضیٰ حسین صاحب قادری رضوی۔ برادر طریقت جناب عبد الوحید محبوبی۔ اور محب دلنواز جناب محمد امین عبد المجید غازیانی قادری رضوی کا قلب کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ جنکی محبت نے ہر قدم پر سہارا دیا۔ مفید اور کارآمد مشوروں سے نوازا اور جب بھی کبھی تنہائی نے وحشت پیدا کی تو ان کی عنایات و اکرام کی موسلا دھار بارش نے ہر غم غلط کر دیا حتیٰ کہ احساس تنہائی نہ رہا

دل میں دنیائے محبت کو لئے بیٹھا ہوں

بزم کی بزم ہے تنہائی کی تنہائی ہے

رب کائنات ان تمام حضرات کو دونوں جہاں کی راحتیں عطا فرمائے اور ان کی محفلِ اخلاص و محبت اسی طرح آباد و سلامت رہے۔ آمین ثم آمین۔

سچ جانئے اس کتاب کی ترتیب میں میرے برادر عزیز فاضل نوجوان مولانا قاری محمد مقصود علی خاں قادری رضوی انجم فاضل الجامعۃ الاشرفیہ عربی یونیورسٹی مبارک پور کا بے پناہ اصرار رہا۔ ورنہ شاید اور تاخیر ہوتی۔ رب قدیر برادرم مولانا مقصود کو اپنے محبوبین کے صدقہ اور طفیل میں اہلسنت کا مقصود و محبوب نظر بنائے۔ اور دین و ملت کی بہترین خدمات ان کی ذات سے انجام پائیں۔ آمین

خدا کرے شک وشبہہ کے دلدل میں پھنسے ہوئے افراد کیلئے یہ کتاب منارۂ نور و ہدایت ثابت ہو۔ اپنے تمام برادران اہلسنت کے حق میں دعا گو اور اسی طرح تمام برادران اہلسنت سے اپنے حق میں دعاؤں کا طالب ہوں۔

جس وقت دعائیں آپ کریں اس وقت ہمیں بھی یاد رکھیں

خادم سنیت۔ محمد منصور علیخاں۔ قادری رضوی محبوبی۔ خطیب سنی بڑی مسجد ۱۶۶ ایم ا ر مدنپورہ۔ بمبئی ۸

بتاریخ ۱۰ شوال المکرم ۱۳۹۷ھ

داستان اپنی

اب سے تقریباً ۳۲ سال پہلے جب احباب اہلسنت کی دعوت اور حضرت شیر بیشہ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کے حکم سے حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان ریاست پٹیالہ کے مفتی اعظم کے عہدے سے سبکدوش ہوکر سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی کی خطابت و امامت اور مفتی بمبئی کے عہدے پر فائز ہوئے اس کے کچھ ہی عرصہ کے بعد ہی کتب خانہ اہل سنت کو حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے قائم فرمایا اور جب بھی کسی فتنہ نے سر اٹھایا تو اس کی سرکوبی اور اہلسنت کے عقیدے کی حفاظت کی خاطر مفید اور کار آمد مذہبی کتابیں شائع ہوتی رہیں۔

۲۴ جمادی الآخر ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۵ء بروز چہار شنبہ اذان ظہر کے وقت حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کا وصال ہوا۔ ایک قیامت تھی جو نگاہوں کے سامنے تھی۔ یہ حادثہ صرف ہمارے خاندان کا ہی حادثہ نہیں تھا بلکہ پورے ملک اور ملت کا حادثہ تھا۔ جس نے جہاں بھی وصال محبوب کی خبر سنی رنجیدہ اور غم زدہ ہوگیا۔ ہماری ہمتوں نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا۔ زمانہ تاریک نظر آنے لگا۔ دل غم والم کا مسکن بن گیا۔ مگر رب کائنات کا فضل وکرم رسول رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے پناہ بخشش وعطا، حضور غوث اعظم، سلطان الہند خواجہ غریب نواز، سرکاران مارہرہ مطہرہ اور حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی نظر عنایات شامل حال رہیں، ہمت نے ساتھ نہ چھوڑا اور ایک بار پھر نئے عزم وحوصلے کے ساتھ میدان میں قدم رکھا ہے

بجلیاں لاکھ گریں ہیں مرے نشیمن پہ مگر
میرا مولا ہے مری لاج بچانے والا

اور حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی وہ پر نور ایمان افروز، نجدیت سوز تقریر جو حضرت نے مرکزی دار العلوم حزب الاحناف لاہور سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد حضرت شیر بیشہ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کی ہمراہی میں رنگون میں فرمائی تھی اس کی تیسری بار اشاعت ہوئی۔ کتب خانہ اہلسنت کے نام سے جس پودے کی حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے آبیاری فرمائی تھی اس کے برگ وبار مرجھانے نہ پائے اور ہم نے اپنا خون جگر دے کر اس کی سرسبزی وشادابی برقرار رکھی۔

اس کے بعد مختلف کتابوں کی اشاعت ہوتی رہی ۔ ۱۹۶۹ء میں حضرت اخی گرامی منزلت خطیب اہلسنت، فاتح قلوب مومنین حضرت مولانا محمد منصور علی خاں صاحب قبلہ کی پہلی تصنیف بنام تبلیغ یا دھوکہ کی اشاعت ہوئی۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ ابتک مذکورہ کتاب تیرہ ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے۔

اب سے دو سال پیشتر تک حضرت برادر معظم بمبئی میں اکیلے تھے میں الجامعۃ الاشرفیہ عربی یونیورسٹی مبارکپور میں زیر تعلیم تھا اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان محدث مبارکپوری کی بارگاہ سے روحانی وعرفانی فیوض وبرکات حاصل کر رہا تھا۔ ماہ شعبان المعظم ۱۳۹۵ھ میں میری دستار بندی ہوئی۔ بمبئی آنے کے بعد میں حضرت برادر گرامی وقار کا شریک کار ہوگیا۔ راہیں اور آسان ہوگئیں۔ اپنا تو یہ نظریہ تھا ۔

انہیں یہ ضد کہ تیرا نام ہی نہ لے کوئی
ہمیں جنوں کہ تیرا ذکر صبح وشام کریں

حضرت برادر محترم کی مصروفیت کا حال ان سے دریافت فرمائیں جو حضرات اکثر بیشتر بمبئی آتے رہتے ہیں۔ پھر بھی کام جاری ہے۔ "حالات محبوب ملت" جمع کرنیکا کام شروع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی کا وہ تاریخی مقدمہ جس نے ہندستان میں اسلام وسنیت کی نئی تاریخ مرتب کی اس کی تمام تر کاروائی جمع کی جارہی ہے

جو بہت جلد "حق کا بول بالا" کے نام سے شائع ہوگی۔ دیو (بند) ہے کی ترتیب جاری ہے۔ ؎

اس طرح طے کی ہیں ہم نے منزلیں
گر پڑے۔ گر گر اٹھے۔ اٹھکر چلے

کام جاری ہے۔ متحرک اور فعال حضرات ملتے جارہے ہیں اور ان شاء اللہ ملتے جائیں گے۔ لیکن کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے نہ کام کرتے ہیں اور نہ کرنے دیتے ہیں اور جب بھی کوئی کام سرانجام پاجاتا ہے تو خون لگاکر صف اوّل میں نظر آتے ہیں۔ یہ تو اپنے مزاج کی بات ہے۔ مگر ہمیں تو کام سے کام ہے۔ کیونکہ میرے لئے استاذ گرامی مرتبت جلالتہ العلم حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے وہ جملے مشعل راہ ہیں جو انہوں نے میرے سر پر دستار فضیلت و تاج نیابت باندھتے ہوئے فرمائے تھے۔

"مقصود میاں! کام سے کام بھی ہوتا ہے اور کام سے نام بھی ہوتا ہے۔ اگر دنیا و آخرت میں سرخروئی چاہتے ہو تو علم دین مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا جو تم نے حاصل کیا ہے اس سے خود بھی فائدہ اٹھاؤ اور دوسروں کو بھی فائدہ پہونچاؤ۔ بس ہمیشہ اپنے کام پر نظر رکھو۔ دین مصطفےٰ کی اشاعت کرتے رہو، تم بھی پھولتے پھلتے رہو گے۔ تمہارا نام بھی روشن ہوتا جائیگا۔ تمہارے دشمن تم کو مٹانا بھی چاہیں گے تو مٹا نہ پائیں گے۔ تمہارے کام سے وہ تمہارے بنتے جائیں گے۔ ورنہ اپنے آپ مٹتے چلے جائیں گے۔"

آج بھی میرے کان میں یہ الفاظ گونج رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں صرف بات کرنیوالے حضرات سے کچھ نہیں کہنا ہے۔ ہمیں تو کام کرنیوالے حضرات چاہئیں۔ ؎

یہ ہے دامن یہ ہے گریباں آؤ تو کچھ کام کریں
موسم کا منہ تکتے رہنا کام نہیں دیوانوں کا

اس وقت ہم حضرت اخی گرامی منزلت، خطیب اہلسنت، جانشین حضرت محبوب ملت مولانا محمد منصور علی خاں قادری رضوی محبوبی کی تازہ تصنیف بنام خوابوں کی بارات آپ کی خدمت میں حاضر کر رہے ہیں۔ بزرگوں کا کرم ہے کہ حضرت برادر محترم نے تامل ناڈو، مہاراشٹر، کرناٹک، گجرات، یوپی، مدھیہ پردیش، آندھرا پردیش کے مختلف شہروں میں زبردست طریقہ پر اشاعت حق فرمائی۔ جہاں تشریف لے گئے یہی پیغام دیا ؎

زمانہ کچھ کہے دیوانے اپنی جان دیدیں گے
مگر دامن نہ چھوڑیں گے تمہارا یارسول اللہ

جس راہ سے گذرے "منصور راہ حق" بنکر گزرے۔ احقاق حق و ابطال باطل ایسے علاقوں میں کیا جہاں شاید کسی کا گزر بھی نہ ہوا ہو۔ اس کی تفصیل پھر کسی موقع پر عرض کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہ کتاب ان ہی کے قلم کا شاہکار ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ گذارش ہے کہ خود مطالعہ کریں اور اپنے احباب کو بھی دعوت مطالعہ دیں۔ اگر آپ کو ہماری یہ کوشش پسند آگئی تو ہم سمجھیں گے ہماری محنت وصول ہوگئی۔

آپ ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ رب قدیر تازندگی دین حق پر استقامت کی توفیق رفیق فرمائے اور صراط مستقیم پر اس طرح چلنے کی توفیق بخشے کہ ؎

چلیں تو ایک زمانے کو ساتھ لیکر چلیں
بڑھیں تو اوج ثریا پہ جا قیام کریں

فقط آپ کا اپنا، خاکپائے محبوب، محمد مقصود علی خاں انجم محبوبی۔

۱۲ر شوال المکرم ۱۳۹۷ھ

کتب خانہ اہلسنت، سنی بڑی مسجد۔ ۱۶۶ ایم آزاد روڈ۔ مدنپورہ۔ ممبئی ۸

ایک تاثر - ایک جائزہ

از قلم - فاضل گرامی ادیب شہیر حضرت مولانا محمد عبد القادر نسیم بستوی صاحب قبلہ دامت برکاتہم

تمہارے دشمنوں کے سر رگڑنے کو رہیں قائم ؛ غلامانِ شہ احمد رضا خاں یارسول اللہ

خطیب اہلسنت حضرت مولانا قاری محمد منصور علی خاں صاحب قادری رضوی محبوبی خطیب سنی بڑی مسجد مدنپورہ وصدر سنی جمیعۃ العلماء مہاراشٹر نامور عالم اور مشہور بزرگ غازئی اہلسنت حضرت علامہ الحاج مفتی شاہ محمد محبوب علی خاں صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی نور اللہ تعالیٰ مرقدہٗ کے صاحبزادے ہیں۔ "الولد سر لابیہ" کی حقیقت کے پیش نظر آپ اپنے والد بزرگوار کے صحیح جانشین اور مکمل تصویر ہیں۔ اپنی گوناگوں صلاحیتوں کی بدولت مختصر سی مدت میں اہل سنت وجماعت کے دلوں میں ایک ممتاز اور نمایاں جگہ بنالی ہے اور روز بروز مسلسل جدوجہد کے ساتھ نہایت تیزی سے عروج وارتقا کی منزلیں طے کرتے جارہے ہیں۔

قاری صاحب کے برادر اصغر فاضل گرامی حضرت مولانا مقصود علی خاں صاحب قادری محبوبی فاضل الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڈھ بھی جماعت کے ایک ب[illegible] ارمغز صاحب صلاحیت اور ابھرتے ہوئے عالم وفاضل ہیں۔ آپ ان دنوں [illegible] التبلیغی جماعت کے تعلق سے ملک کے اہم اور مشہور مقامات کا دورہ کر [illegible]

فاضل مرتب جماعتی وتنظیمی شعور، امامت وخطابت کی ذمہ داری [illegible] تقریر کی بھرپور صلاحیتوں کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ [illegible] ذوق رکھتے ہیں۔ آپ کے بلند پایہ مضامین ملک کے معی[illegible]

رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

زیر نظر کتاب خوابوں کی بارات آپ کی تازہ ترین تالیف ہے جس کا انداز بیان اور اسلوب نگارش بے حد دلچسپ اور فکر انگیز ہے۔ آپ نے عہد حاضر کے گندم نما جو فروشوں کے بیان کردہ عجیب و غریب خوابوں کی صحیح و سچی تعبیر ظاہر کرتے ہوئے اس قدر عام فہم اور غیر جانبدارانہ تبصرہ قلم بند کیا ہے کہ قارئین پڑھتے پڑھتے کہیں سے کہیں پہنچ جاتے ہیں۔

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑے زمانے میں ۔ تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

اس موضوع پر یوں تو بہت سے اہل قلم علماء نے کتابیں لکھی ہیں لیکن خوابوں کی بارات کے مؤلف و مرتب نے انصاف پسند اور سنجیدہ طبقہ کیلئے اس کتاب میں جو مواد جمع کر کے اس کے متعلق اپنے غیر جانبدارانہ خیالات ظاہر کئے ہیں وہ ایک لمحہ فکریہ کا درجہ رکھتے ہیں اس وجہ سے کتاب میں کئی گوشوں سے نیا پن پیدا ہو گیا ہے۔ مجھے بھرپور یقین ہے زیر نظر کتاب عوام اور خواص دونوں ہی طبقوں میں نہایت دلچسپی اور توجہ سے پڑھی جائے گی۔ اس کتاب کو پڑھتے وقت اگر جماعتی تعصب اور شخصیت پرستی سے کام نہ لیا گیا تو اس بدنام زمانہ اور رسوائے عالم گروہ وہابیہ، دیوبندیہ کی چھپی ہوئی گندی تصویر اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھی جا سکتی ہے اور اس حقیقت کا فیصلہ نہایت آسانی سے کیا جا سکتا ہے کہ اسلامی پلیٹ فارم پر اہلسنت و جماعت کا ہی طبقہ اپنے ایمان اور عقیدہ کے لحاظ سے نہ صرف قابل اعتماد اور حق بجانب ہے بلکہ اعتماد و اعتبار کی سند بھی دیتا ہے۔

مولیٰ تعالیٰ اسلامیان عالم کو حق سمجھنے، حق کہنے، حق لکھنے، حق پر چلنے، حق پر عمل کرنے اور حق کی حمایت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ حبیبک رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین۔

محمد صابر القادری نسیم بستوی

نزیل بمبئی۔ ۳ ذی قعدہ ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۷ء

جواہرِ درخشندہ

یاسبانِ ملت خطیب مشرق حضرت علامہ مشتاق احمد صاحب قبلہ نظامی الہ آبادی دامت برکاتہم العالیہ

آج سے چند ماہ پیشتر عزیز گرامی مناظر اہلسنت، خطیب الہند، جناب مولانا قاری منصور علی خاں صاحب نے زیر مطالعہ کتاب کی ترتیب و تالیف کا ذکر کیا تھا۔ جس پر میں نے اپنی ٹوٹی پھوٹی رائے بھی دی تھی۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ اس قدر جلد یہ کتاب منظر عام پر آجائے گی عزیز گرامی کا خط ملا کہ اپنی رائے بھیجدو۔

مرے اپنے خیال میں اس موضوع پر جتنا بھی لکھا جائے وہ کم ہے۔ میں اس رائے سے قطعاً متفق نہیں کہ یہ بہت پرانا میٹر ہے اور گڑے مردوں کو اکھاڑنے سے کیا فائدہ؟ حیرت ہے! گڑے مردے تو نظر آتے ہیں مگر مردوں نے جو برسر پیکار فوج چھوڑی ہے وہ چلتے پھرتے جنازے نظر نہیں آتے۔ مجھے معاف کیا جائے یہ بکواس یا تو نادان دوستوں کی ہے یا دیوبند کے ایجنٹوں اور دلالوں کی، جس آواز پر کان لگانا بھی تضیع اوقات کے مترادف ہے۔ عصر حاضر میں دیوبندیت ایک چلتی پھرتی مشین ہے۔ شرک و بدعت اور اتباع سنت کے غلط پروپیگنڈے کے بل بوتے یہ مذہب اہلسنت کو ڈائنامیٹ کرنا چاہتی ہے۔ ان کے ترکش کا تیر ہمارے ہی کلیجے کو نشانہ بناتا ہے۔ ہم نہیں کراہیں گے تو کون کراہے گا؟ ظالم کی ہاں میں ہاں ملانے والوں کی کمی نہیں مگر مظلوم کو کوئی ساتھی نہیں ملتا۔

انصاف کو آواز دو انصاف کہاں ہے۔

اگر ہم اپنی طرف سے کچھ کہتے یا لکھتے ہوں تو ہماری زبان پر پہرہ بٹھانا اور ہماری انگلیوں کو تراشنا

انصاف کو زندگی دینا ہے۔ لیکن اگر انہیں کا کہا یا لکھا ہم قوم تک پہونچاتے ہوں تو احسان فراموشی کی حد سے گزر کر محسن کش بننا انصاف و دیانت کا خون نہیں تو اور کیا ہے۔؟

مجھے دریافت کرنے دیجئے، اگر ان حوالےجات کا پیش کرنا جرم و خطا ہے تو زینت اوراق بنا کر مارکیٹ و بازار میں لانے والے جرائم پیشہ مجرموں کی دنیا کیا سزا تجویز کرے گی؟

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

مجھے افسوس ہے کہ میں زیر مطالعہ کتاب کو مکمل نہ دیکھ سکا مگر جس موضوع پر کتاب کی ترتیب ہے۔ ہوسکتا ہے اس پر اس طرح کے سوالات قائم کئے جائیں اس لئے یہ چند سطریں لکھی گئی ہیں تاکہ ذہن کو مضامین کے قبول کرنے میں زحمت نہ ہو۔ دشمنان مصطفٰی علیہ التحیۃ والثنا کے رد میں کچھ کہنا یا لکھنا یہ عصری مزاج ہی کا تقاضہ نہیں بلکہ یہی سنت الٰہیہ ہے جس پر قرآن حکیم کی متعدد سورتیں اور آیات مبارکہ شاہد عدل ہیں۔ (جس کا جی چاہے اس کی طرف رجوع کرے)

عزیز گرامی مولانا منصور علی خاں ایک علمی خانوادے کے چشم و چراغ ہیں۔ مذاہب باطلہ کا رد کرنا انہیں وراثت میں ملا ہے۔ خاندانی ورثہ کو ضائع کرنیوالے ناخلف ہوتے ہیں۔ خلف کی نشانی یہ ہے کہ آباد اجداد کی وراثت کو چار چاند لگائے۔ یہ قلم ہی کے نہیں میدان خطابت کے بھی شہسوار ہیں۔ ابھی حیدرآباد کی سرزمین پر مسلسل ۲۲ روز بادل کی طرح گرجتے اور بجلی کی طرح تڑپتے رہے۔ ویسے وہاں نہ جانے کتنے موسمی ساون بھادوں آئے مگر موصوف کی تقریروں نے وہاں کی کایا پلٹ دی۔

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اللھم زد فزد

حیدرآباد کا پروگرام شیخ طریقت، گل گلزار قادریت سیف دکن، علامہ مولانا سید کاظم پاشاہ کی کامیاب قیادت کا نتیجہ ہے۔

ہمیں امید ہے کہ زیر مطالعہ کتاب بہ نظر قبول دیکھی جائے گی اور عوام دیوبندیت کی مکروہ و گھناؤنی صورت کو بہ نظر حقارت دیکھیں گے۔ خدا مرتب کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مشتاق احمد نظامی

نزیل "دیار خواجہ" بھیلواڑہ (راجستھان)

کاشانہ فاروق پہلوان

یکم ذی الحجہ ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۳ نومبر ۱۹۷۷ء





حقیقت

کی

بات

ادب و تعظیم

وجودِ کائناتِ دو جہاں جن کی بدولت ہے
ان ہی کا ذکر کرنا میرے مسلک میں عبادت ہے

دنیا کے تمام مذاہب کے ماننے والے اپنے رہبر و پیشوا کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اپنے رہبر و رہنما کی بارگاہ میں ادب و تعظیم ملحوظ رکھتے ہیں۔ ادب و تعظیم کی جتنی بھی اقسام ہو سکتی ہیں ان کو بروئے کار لا کر دیگر مذاہب والوں پر یہ بات ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارا پیشوا ہمیں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے اور بعض مذہب والے تو تعظیم و ادب کی منزلوں سے اتنا آگے بڑھے کہ "خدا کا بیٹا" "خدا کا شریک" اور نہ جانے کیا کیا کہہ گئے اور بعض اتنا نیچے گرے کہ "گاؤں کا چودھری" اور اپنا بڑا بھائی سمجھنے لگے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے دونوں باطل۔

بحمدہٖ تعالیٰ مسلمانانِ اہلسنت اس افراط و تفریط دونوں سے پاک و صاف ہیں مسلک اہلسنت ایک ایسی شاہراہ ہے جس راہ کے چلنے والے نہ تو رسالت کا ڈانڈا خدا سے ملاتے ہیں اور نہ ہی کاندھا ملا کر برابری کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسا صاف سیدھا بے غبار مسلک ہے جو شریعت اسلامیہ کے دائرہ میں رہتے ہوئے احکام الٰہیہ کی پابندی کرتے ہوئے۔ امام الانبیاء سید المرسلین آمنہ کے لعل، شفاعت کے تاجدار حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عرش پناہ میں ادب و تعظیم بجا لاتا ہے۔ ؎

تم ذات خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو
اللہ ہی کو معلوم ہے کیا جانئے کیا ہو

اور بارگاہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ادب و تعظیم بجا لانا یہ قانون کسی انسان کا قانون نہیں بلکہ قوانین الٰہیہ میں سے ایک قانون ہے۔ آیئے اور قرآن عظیم کا اعلان سماعت فرمایئے۔

إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۗ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

(سورۂ فتح ۲۶ واں پارہ رکوع ۱)

بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو (کنز الایمان)

(ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

غور فرمایئے کس قدر اہتمام اور شان کے ساتھ شہنشاہ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کا حکم دیا جارہا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد فوراً حکم ہوتا ہے کہ اب ہمارے رسول محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر کرو۔ اب اس کے بعد عبادت کا حکم دیا جارہا ہے۔ اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں صدر الافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین صاحب قبلہ مرادآبادی علیہ الرحمۃ والرضوان کنز الایمان کے حاشیہ پر اپنی تفسیر خزائن العرفان میں ارشاد فرماتے ہیں۔ صبح کی تسبیح میں نماز فجر اور شام کی تسبیح میں باقی چاروں نمازیں داخل ہیں۔ سچ فرمایا اس صدی کے مجدد اعظم سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

دوسرے مقام پر ارشاد باری ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو۔ بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔ (کنز الایمان)

(سورہ حجرات ۲۶ واں پارہ رکوع ۱) (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

قرآن نے کس قدر صاف اور واضح اعلان فرمایا کہ اے ایمان والو! ہمارے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عالی میں نشست و برخواست گفت و شنید غرضیکہ ہر معاملہ میں ادب و تعظیم کا دامن ہاتھوں سے چھوٹنے نہ پائے۔ تم نہیں جانتے کہ ان کی بارگاہ عالی وقار میں بے ادبی کا انجام کیا ہوگا۔ اسی آیت کریمہ سے متصل دوسری آیت طیبہ

کی وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ٥

اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانیوالے نبی کی آواز سے اور انکے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ (کنز الایمان)

(سورۂ حجرات ۲۶ واں پارہ رکوع ۱) (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ یہ آیت حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جو کچھ اونچا سنتے تھے اور خود بلند آواز تھے۔ انہیں حکم ہوا کہ اس بارگاہ میں آواز پست رکھو۔ حضرت ثابت اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد خانہ نشین ہو گئے۔ بارگاہ نبوی میں حاضر نہ ہوئے۔ رحمتِ عالم صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم نے ان کی غیر حاضری کا سبب حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا۔ جو حضرت ثابت بن قیس کے پڑوسی تھے انہوں نے حضرت ثابت بن قیس سے دریافت کیا۔ وہ بولے کہ میں تو دوزخی ہو چکا ہوں۔ میری آواز اونچی ہو گئی۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور جان رحمت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں تمام حال عرض کیا۔ حضور سراپا رحمت وکرم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے رحمت بھرے انداز میں فرمایا کہ ان سے کہدو وہ جنتی ہیں۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی ادنیٰ سے ادنیٰ بے ادبی کفر ہے۔ کفر ہی ایسا جرم ہے جس سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ ہوشمندوں اور دانشوروں سے میرا سوال ہے کہ جب اس مقدس بارگاہ میں اونچی آواز میں بولنے سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں تو کسی اور بے ادبی جرائت و بے باکی کا ذکر ہی کیا۔؟

کس قدر اہتمام کے ساتھ بارگاہ محبوب کا ادب تعلیم فرمایا جا رہا ہے۔ ان کے حضور چلا کر نہ بولو۔ انہیں عام القابات سے نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ "ابا" "بھائی" نہ کہو۔

قرآن نے اس مقام پر وعید فرمائی۔ اور جب اس تعلیم پر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عامل ہوئے تو اب ان مقدس ہستیوں کے اجر و ثواب کو ارشاد فرمایا جا رہا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰىؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝	بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کیلئے پرکھ لیا ہے۔ ان کیلئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ (کنز الایمان)

(سورۂ حجرات ۲۶ واں پارہ رکوع ۱) (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا کے نازل ہونے کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق و حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بہت احتیاط لازم کر لی اور خدمت اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض و معروض کرتے۔ ان ہی حضرات کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

تصویر کے دونوں رخ قرآن مجید کی روشنی میں آپ کے سامنے پیش ہیں۔ محبوب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کی جائے تو بخشش اور ثواب عظیم کی شاندار بشارت ہے۔ اور اگر خدانخواستہ اس مقدس حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے ادبی و گستاخی کی تو عذاب کی دل ہلا دینے والی وعید ہے۔ گفتگو آگے بڑھے اس سے پیشتر اس مقام پر ذرا توقف کیجئے اور اپنے ضمیر سے فیصلہ لیجئے کہ آپ ان دونوں جماعتوں میں سے کس جماعت کے دفتر میں اپنا نام درج کرانا پسند فرمائیں گے؟ کسی بھی فیصلہ سے پیشتر یہ ذہن نشین فرمالیں کہ قبر کی تاریک و ہولناک تنہائی سے لیکر میدان محشر میں نفسی نفسی کے عالم تک صرف ایک ہی ذات دستگیری کرنیوالی ہے اور وہ ذات ہے شہسوار شفاعت، سیاح لامکاں حضور رحمت ہر دو عالم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی۔ یاد رکھیئے کوئی مولانا مولوی۔ امیر جماعت اور حضرت جی بھی مدد کو نہ آئیں گے۔

ایمانی صلاحیتوں اور جذبۂ وفاداری کی سرشاری کے ساتھ قرآن عظیم کا ایک اور اعلان سماعت فرمائیں۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ

اور نہ کسی مسلمان مرد اور نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے۔ اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بیشک صریح گمراہی بہکا۔

(سورۂ احزاب ۲۲واں پارہ رکوع ۵)

(ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

یہ آیت کریمہ حضرت زینب بنت جحش اسدیہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش اور ان کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب کے حق میں نازل ہوئی۔ اس آیت کریمہ سے جہاں اور باتیں معلوم ہوئیں وہیں یہ مسئلہ بھی ظاہر ہوا کہ آدمی کو رسولِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت ہر حال میں اور ہر امر میں واجب ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں اور بات اسی مقام پر ختم نہیں ہوتی۔ بلکہ آگے ارشاد باری ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے کھلا ہوا گمراہ ہے۔

ایک اور مقام پر عظمت رسالت کا یوں اعلان کیا جاتا ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔ (کنز الایمان)

(سورۂ نور ۱۸واں پارہ رکوع ۹)

(ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

اَلْعَظَمَةُ لِلّٰهِ! محبوب کو پکارنے کے بارے میں بندوں کو قانون دیا جارہا ہے اور آپس میں ایک دوسرے کو پکارنے کی طرح رسول عالی وقار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پکارنے پر پابندی عائد کی جارہی ہے تو کسی اور گستاخی یا جرائت کا انجام کیا ہوگا؟

انصاف و دیانت کے ساتھ قرآن کا ایک اور قانون سماعت فرمالیں۔ ارشاد خداوندی ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ٥

اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔

(سورہ بقر پہلا پارہ رکوع ۱۳) (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

اس آیۂ کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کرتے راعنا یا رسول اللہ۔ مطلب یہ کہ حضور ہمارے حال کی رعایت فرمائیے یعنی کلام اقدس کا ہم سمجھ نہ سکے سرکار دوبارہ ارشاد فرمائیں یا ہم کو سمجھنے کا موقع عنایت فرمائیں۔ یہودیوں کی زبان میں یہ کلمہ سوء ادب کے معنی رکھتا تھا۔ انہوں نے یہی کلمہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں گستاخی کی نیت سے کہنا شروع کیا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن یہ کلمہ یہودیوں کی زبان سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں بے ادبی کرتے ہوئے سنا تو حالت جلال میں فرمایا اے خدا کے دشمنو! تم پر اللہ کی لعنت نازل ہو۔ اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا تو اس کو قتل کردوں گا۔ یہودیوں نے جواب دیا کہ اے سعد ہم پر آپ برہم ہوتے ہیں مگر یہی کلمہ تو خود مسلمان بھی بولتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ افسردہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اور اسی موقع پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ انبیائے کرام کی بارگاہ میں تعظیم و توقیر اور ان کی بارگاہ میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے۔ اور ایسا کلمہ بھی بولنا منع ہے جس سے دشمنوں کو بے ادبی کا موقع حاصل ہو۔ مقام غور و فکر ہے کہ اس دیوبندی گروپ کیلئے جو کھلم کھلا صاف صریح توہین نبوت کر رہے ہیں اور پھر بھی توحید کے تنہا ٹھیکیدار بنے بیٹھے ہوئے ہیں۔

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

غرض قرآن مجید کی ایک آیت کیا سینکڑوں آیات عظمتِ رسالت کا اعلان کر رہی ہیں اور نہ جانے کتنے مقامات پر رب کائنات نے اپنے بندوں کو رسول کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عرش پناہ کا ادب تعلیم فرمایا ہے۔

میں ابتدا ہی میں عرض کر چکا ہوں کہ اہلسنت وجماعت کی راہ افراط و تفریط دونوں سے پاک وصاف ہے۔ شریعت کے احکام اور قوانین خداوندی کے حصار میں رہ کر ہم اپنے مقدس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر بجالاتے ہیں۔ اہلسنت وجماعت پر مخالف طبقہ کا بہتان ہے کہ "سنیوں نے اپنے رسول کو خدا سے بڑھا دیا"۔ معاذاللہ ایسے یتیم العقل کو کون سمجھائے کہ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ علمائے اہلسنت کی بات تو بڑی بلند وبالا ہے۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ کوئی دیوبندی کسی عام سنی کے بارے میں بھی یہ نہیں بتا سکتا کہ اس نے کبھی اشارے کنائے کی زبان میں اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کہا ہو یا خدا سے بڑھایا ہو۔ العیاذ باللہ من ذالک۔ اللہ تعالیٰ حضرت خطیب مشرق، پاسبان ملت۔ مناظر اہلسنت، مخدوم گرامی مرتبت علامہ مشتاق احمد صاحب قبلہ نظامی الہ آبادی دامت فیوضہم المبارکہ کی عمر میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ آج اہلسنت وجماعت کے نہ جانے کتنے امور ان کی چشم و ابرو کے منتظر ہیں۔ پورے ملک میں ان کی خطابت اور تحریر کی دھوم ہے اور جہاں جاتے ہیں مسلک اہلسنت کی نشر و اشاعت ان کا مقصد اولین ہوتا ہے۔ ایک تبلیغی تقریر کے دوران حضرت خطیب مشرق نے مخالفین کے اس اعتراض پر کہ "رسول کو خدا کے برابر

کر دیا بلکہ بڑھا دیا۔" کا بڑا پیارا جواب ارشاد فرمایا۔ فرماتے ہیں کہ برابر کرنے یا بڑھانے کا سوال تو اس وقت پیدا ہوگا جبکہ پہلے مخالف طبقہ یہ ثابت کرے کہ "یہ خدا کی حد ہے" خدا کی حد ثابت ہو جائے تو اس کے بعد یہ اعتراض صحیح ہوگا کہ خدا کی حد ہے۔ اس کے برابر کیا تو خدا کے برابر کرنے کے اور اس حد سے بڑھایا تو بڑھانے کے مترادف ہوگا۔ ہمارا پروردگار تو اپنی ذات وصفات دونوں میں غیر متناہی اور لامحدود ہے۔ اس کی کوئی انتہا نہیں۔ اب جب اہلسنت کے عقیدے کے مطابق رب کائنات کی حد نہیں انتہا نہیں۔ تو یہ الزام ہی باطل ہو گیا کہ خدا کے برابر کر دیا یا بڑھا دیا۔ معاذ اللہ۔ سیدنا امام احمد رضا مجدد اعظم فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلک اہلسنت کی بڑی پیاری وضاحت فرمائی۔ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہیں۔ ؎

تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ کہ کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

ذہن حاضر ہو تو یہ بات بھی محفوظ فرمالیں کہ لفظ رسول زبان سے ادا ہونے کے ساتھ ہی یہ بات عقیدے میں آگئی کہ رسول اس مقبول بارگاہ بندے کو کہتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے وحی بھیجی ہو۔ اب جبکہ رسول کا مطلب واضح ہو گیا اور اقرار رسالت کرنیوالا رسول ماننے کے ساتھ ان کو اللہ کا بندہ تسلیم کر رہا ہے تو پھر اعتراض کی کیا گنجائش باقی رہ گئی۔؟

ہم ڈنکے کی چوٹ پر اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ ہر سنی مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں لیکن کیسے بندے؟ تو اس تفصیل کو دو لفظوں میں یوں سمجھیں ؎ "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

میری ان تمام گذارشات کا واضح مطلب یہ ہے کہ اللہ کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی تعظیم کا حکم رب کائنات نے اپنی عبادت سے پہلے فرمایا۔ اس مقدس بارگاہ میں ذرا سی بے ادبی پر اعمال اکارت ہونے کی وعید بیان فرمائی گئی۔ اور جو حضرات ادب و توقیر ملحوظ رکھتے ہیں ان کے لئے ثواب عظیم کی بشارت عظمٰی دی گئی۔ اسی حکم قرآن کی روشنی میں اہلسنت و جماعت رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تعظیم و توقیر بجالاتے ہیں اور آخر میں اپنے عجز و انکسار کا یوں اظہار کرتے ہیں ؎

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں

خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

مگر آپ حیرت میں پڑ جائیں گے اور آپ کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو جائیں گی جب آپ یہ سماعت فرمائیں گے کہ اسی آسمان کے نیچے اور اسی زمین کے اوپر ایک ایسی بھی مخلوق ہے جس نے "توہین رسول" کو اپنا شعار بنالیا ہے جس کا اوڑھنا بچھونا عظمت رسالت سے انکار کرنا ہے۔ جس کے قلب و جگر میں رسول رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض و عناد بھرا ہوا ہے۔ یہ وہی گروپ ہے جس کی بنیاد آج سے تقریباً ڈیڑھ تو دو سو سال پہلے محمد[1] ابن عبد الوہاب نجدی نے رکھی۔ خیال رہے کہ یہ اسی نجد کا رہنے والا ہے جس کی طرف اشارہ فرما کر مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس سرزمین میں فتنے اور زلزلے پیدا ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ دیکھئے کتب احادیث اسی محمد ابن عبد الوہاب نجدی کو "ابن عبد الوہاب نجدی" کے نام سے بھی جانا پہچانا جاتا ہے۔

---

[1] محمد ابن عبد الوہاب نجدی کے حالات و واقعات معلوم فرمانے کیلئے میرے والد محترم محبوب ملت غازی دین و ملت اسد السنۃ حضرت علامہ مفتی الحاج ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب قبلہ قادری علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصنیف "ابن عبد الوہاب کی کہانی" ملاحظہ فرمائیں جس وقت یہ کتاب شائع ہوئی تھی اس وقت دیوبندی وہابی گروپ کے تمام اکابر کے پاس روانہ کی گئی مگر آج تک کسی نے جواب نہیں دیا۔

ایک فریب کا ازالہ

سادہ لوح مسلمانوں کو فریب دینے کیلئے "وہابی" سینہ تان کر اور گلے کی رگیں پھلا پھلا کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ "وہاب" اللہ کا نام ہے۔ "وہابی" کا مطلب اللہ کا بندہ، اللہ والا۔ اور صرف عوام کے ہی سامنے اس کا اظہار نہیں کرتے بلکہ سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی کے قتل کیس[1] میں سشن کورٹ بمبئی میں بیان دیتے ہوئے ایک وہابی گواہ نے وہابی کی یہی تشریح کی تھی۔ مطلب یہ کہ موقع بے موقع ہر جگہ وہابی لفظ وہابی کی یہی تشریح کرتے ہیں۔ خدا کیلئے آپ ان کے فریب کا شکار نہ ہوں۔ خیال رہے کہ وہابی کو وہابی ابن عبد الوہاب نجدی کی نسبت سے کہا جاتا ہے۔ اور اگر یہ بات تھوڑی دیر کو مان بھی لی جائے تو اللہ کا نام وہاب نہیں بلکہ وَهَّاب ہے۔ قرآن کی گواہی موجود ہے اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ اب اگر وہابی کو وہاب کی نسبت سے وہابی کہا جاتا ہے تو وہابی نہیں بلکہ وَهَّابی کہا جانا چاہئے۔ مگر کوئی بھی وَہَّابی نہیں کہتا بلکہ سب وہابی کہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ صرف دھوکہ ہے اور عوام کو گمراہ کرنے کی ناکام کوشش ہے۔

اسی ابنِ عبد الوہاب نجدی نے عربی زبان میں کتاب التوحید لکھی۔ جس کی ہندستان میں اردو زبان میں "تقویۃ الایمان" کے نام سے اسمٰعیل دہلوی قتیل ذبیح نے اشاعت کی۔ صرف بوتل بدل گئی۔ ورنہ شراب وہی تھی جس کو محمد ابن عبدالوہاب نجدی نے نجد کے ریگستانوں میں کشید کیا تھا۔ گویا شراب کہنہ در جام نو کی مثال ہوئی۔

ص ۱ یہ کیس ۱۰ ستمبر ۱۹۵۵ء بروز سنیچر اس واقعہ کے تحت دائر ہوا تھا کہ جب وہابی دیوبندی اپنا امام لے کر سنی بڑی مسجد مدنپورہ بمبئی میں آئے۔ اور زبردستی اپنا امام کھڑا کرنا چاہا۔ جس کے نتیجہ میں ان کے ہی گروپ میں بمبئی کا مشہور جلیا حاجی جان محمد جیواجی کا مسجد سے سو قدم کے فاصلہ پر قتل ہو گیا اور اس کے بعد میرے والد صاحب محترم علیہ الرحمۃ والرضوان نیز دس سنی مسلمان گرفتار ہوئے۔ مقدمہ چلا۔ اللہ تعالیٰ کے محبوبین کے صدقہ میں سشن کورٹ سے ان گیارہ سنیوں کو باعزت رہائی حاصل ہوئی۔ اس مقدمہ کی تمام کارروائی ایک اہم دستاویز اور تابناک تاریخ ہے۔ اس کی ترتیب کا کام میں نے شروع کر دیا ہے طباعت کا انتظار فرمائیں۔ منصور رضوی

ہندستان میں وہابی گروپ نے اپنا مرکز اول دیوبند ضلع سہارنپور کو بنایا اور اب دیوبند کی نسبت سے یہ گروپ دیوبندی کے نام سے موسوم ہوا۔

اس دیوبندی گروپ کے ایک "عظیم سپوت" بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی کی ایک عبارت ملاحظہ فرمائیں۔ دیوبندی گروپ کے یہ وہ عظیم وکبیر اور البیلے فرزند ہیں جو بچوں کا پاجامہ کھول دیا کرتے تھے۔ آپ حیران نہ ہوں۔ اس گروپ میں بڑے بڑے رنگیلے اور عاشق مزاج لوگ موجود ہیں۔ اس کی مزید تفصیل آپ دیکھیں گے تو بے ساختہ آپ کی زبان سے نکلے گا "بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ"۔ آیئے پہلے "دیوبندی گروپ کے بڑے میاں" "قاسم العلوم والخیرات" کا انداز دیکھئے۔ اس کو ذہن میں رکھیں کہ "بڑے میاں" کی یہ حرکت اسی گروپ کے "چھوٹے میاں" "باورچی خانہ کے ناظم اعلیٰ" اور "امور خانہ داری کے نگراں" مولوی اشرف علی تھانوی بیان کر رہے ہیں۔

دیوبندی فرزند کا تعارف

> "مولانا (یعنی قاسم نانوتوی) بچوں سے ہنستے بولتے بھی تھے اور جلال الدین صاحب صاحبزادہ مولانا محمد یعقوب سے جو اس وقت بالکل بچے تھے بڑی ہنسی کیا کرتے تھے۔ کبھی ٹوپی اتارتے کبھی کمر بند کھول دیتے تھے۔"[صا]
>
> (اشرف التنبیہ صفحہ ۴۰)

اب یہ راز تو دیوبندی گروپ کے ذمہ دار بتائیں کہ کمر بند کھول کر کون سی تعلیم دی جاتی تھی؟ ہم تو صرف اتنا جانتے ہیں کہ رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا الحیاء شعبۃ من الایمان۔ حیا ایمان کا ایک درجہ ہے۔ جن کے پاس ایمان ہی نہیں انکے پاس حیا کہاں ہوگی۔

صا یہی واقعہ ارواح ثلثہ ص ۲۶۸ حکایت ۲۸۵ میں بھی درج ہے۔ منصور رضوی۔

یہ تو درمیان کی ایک بات صرف دیوبندی گروپ کے بڑے میاں "مسٹر قاسم العلوم والخیرات" کے تعارف کیلئے بیان کی گئی۔ اب آیئے اصل عبارت کی جانب جو ان کے ہی قلم سے نکلی ہوئی عبارت ہے۔

نبی اور امتی میں مساوات

"انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔"

تحذیر الناس ص

یہی وہ مقام ہے جہاں توہین رسول کے شعلے اچھی طرح بھڑک اٹھے اور یہ عبارت زبان قلم کے ذریعہ صفحۂ قرطاس پر منتقل ہوگئی۔ یہی وہ گروپ ہے جس کے متعلق رسول کائنات مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چودہ سو برس پیشتر جمیع صحابہ میں ارشاد فرمایا کہ قرب قیامت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ ان کو اپنی نماز روزے پر غرور ہوگا وہ اپنے اعمال پر گھمنڈ کریں گے۔ یہ مدہوش اور بے باک نمازی اپنے غرور میں اس قدر آگے بڑھے کہ امتی تو امتی امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے برابری ہی نہیں بلکہ آگے بڑھنے کا مدعی ہوگیا۔

اور یہ دعویٰ بھی اس مقدس اور صاحب عزت رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جن کے بارے میں قرآن عظیم ارشاد فرماتا ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ط

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔ (کنز الایمان)

(سورہ بقر تیسرا پارہ)

(ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ وہ حضور پرنور سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ہیں کہ آپ کو بدرجات کثیرہ تمام انبیا علیہم السلام پر افضل کیا۔ اس پر تمام امت کا اجماع ہے۔ اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے۔ آیت میں حضور کی اس رفعت و مرتبت کو بیان کیا گیا ہے اور نام مبارک کی تصریح نہیں کی گئی۔ اس سے بھی حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علو شان کا اظہار مقصود ہے کہ ذات والا کی یہ شان ہے کہ جب تمام انبیائے کرام پر فضیلت کا بیان کیا جائے تو سوائے ذات اقدس کے یہ وصف کسی پر صادق ہی نہ آئے۔ اور کوئی اشتباہ راہ نہ پاسکے حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے وہ خصائص و کمالات جن میں آپ تمام انبیاء علیہم السلام پر فائق و افضل ہیں۔ اور آپ کا کوئی شریک نہیں۔ بے شمار ہیں کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا درجوں بلند کیا۔ ان درجوں کے شمار کا کوئی ذکر قرآن کریم میں نہیں فرمایا۔ تو اب کون حد لگا سکتا ہے (خزائن العرفان) معلوم ہوا کہ آقائے رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ شان ہے جس کا کوئی اندازہ بھی نہیں لگا سکتا۔ آخری منزل تو صرف یہ ہے کہ ؎

یا صاحب الجمال و یا سید البشر ۔۔۔ من وجهك المنير لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ ۔۔۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ہم اس کو محسوس کرتے ہیں کہ آپ کے ذہن پر بار ہوگا۔ مگر تجدید ذہن کی خاطر پھر ایک مرتبہ دیوبندی گروپ کے بڑے میاں مسٹر قاسم العلوم والخیرات" مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کی عبارت اور دہرا لیجئے۔

> انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں۔ بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔
>
> تحذیر الناس صفحہ ۵

اب فیصلہ کا تمام تر دارومدار آپ کے ایمان و ضمیر پر ہے کہ قرآن مجید فرمائے کہ

درجوں بلند کیا۔ عارفانِ حق فرمائیں ؎

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب ۔ ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست

یارسول اللہ حبیبِ خالقِ یکتا توئی ۔ برگزیدۂ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

وہی نور حق وہی ظلِ رب ہے انہی کا سب ہے انہی کا سب

نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

میں صدقہ انبیاء کے یوں تو سب محبوب ہیں لیکن

جو سب پیاروں سے پیارا ہے وہ محبوب خدا تم ہو

ایسی ایک دو نہیں ہزاروں لاکھوں مثالیں ہیں۔ مگر یہ سب عشق و محبت عرفان و فیضان کا عطیہ ہے اور جن کے دل اس عطیۂ الٰہی سے یکسر خالی ہوں ان کے لئے تو صرف اتنا ہی عرض کرنا ہے کہ

محبت کو سمجھنا ہے تو ناصح خود محبت کر

کنارے سے کبھی اندازۂ طوفاں نہیں ہوتا

یہ عشقِ رسول غلامئ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہکتے ہوئے لالہ زار ایک طرف اور دیوبند کی غلاظت کا بدبودار ڈھیر ایک طرف کہ "امتی عمل میں نبی کے برابر ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں"۔ اللہ کے مقدس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے برابری بلکہ بڑھنے کا دعویٰ اگر کسی اور نے کیا ہوتا تو آج نہ جانے کیا عالم ہوتا۔ مگر افسوس کہ مسلمان کہلانے والوں اور مسلمانوں ہی کو کلمہ پڑھانے والوں، ستو اور چنے کے تھیلے بغل میں لٹکا کر "انڈین جیپی" بنکر مسجدوں کو دھرم شالہ اور گیسٹ ہاؤس بنانے والوں کے مسلم مقتدا و پیشوا مولوی قاسم نانوتوی نے یہ کفری عبارت لکھی اور آج تک دیوبندی گروپ کے کسی بڑے چھوٹے نے اس عبارت سے اپنی نفرت و بیزاری کا اظہار نہیں کیا۔ سب کے مونہوں میں وہی جما ہوا ہے۔

میرے دوست! آج آپ کو ان گندم نما جو فروش مولویوں کے بارے میں فیصلہ

کرنا ہے اور یقین واعتماد کی اس بنیاد فیصلہ صادر کرنا ہے کہ کل میدان محشر میں جب کوئی مددگار وچارہ ساز نہ ہوگا اس موقع پر دستگیری وچارہ سازی فرمائیں گے۔ انیس بیکساں، چارہ ساز دردمنداں، تاجدار کائنات سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

عزیز بچہ کو ماں جس طرح تلاش کرے

خدا گواہ یہی حال آپ کا ہوگا

کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوا اِلٰی غَیْرِیْ

مرے حضور کے لب اَنَا لَهَا ہوگا

جب آپ کسی غیر کے بارے میں اپنا فیصلہ سنا سکتے ہیں تو آج ان آستین کے سانپوں کے بارے میں بھی آپکو سوچنا ہوگا غور کرنا ہوگا۔ فیصلہ سنانا ہی ہوگا۔

مرید سادہ تو رد رو کے ہوگیا تائب

خدا کرے کہ ملے شیخ کو بھی یہ توفیق

یہ دیوبندی گروپ کے ایک سپوت تھے جن کی ایک عبارت آپ نے دیکھی۔ خیال رہے کہ یہی مولوی قاسم نانوتوی ہیں جنہوں نے اسی کتاب تحذیر الناس میں مسئلہ ختم نبوت پر ریشہ دوانی کی ہے۔ اب ترتیب وار تینوں عبارتوں کو ملاحظہ فرمائیے۔

مسئلہ ختم نبوت

> عوام کے خیال میں رسول اللہ صلعم[1] کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔
>
> تحذیر الناس صفحہ ۳

ح[1] ہم اہلسنت وجماعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ منصور رضوی۔

جرأت و بے باکی کا اندازہ لگایئے کہ آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم و جلیل منصب "خاتم النبیین" کا کس طرح مذاق اڑایا جا رہا ہے اور کس طرح بیک جنبش قلم مسئلہ ختم زمانی نبوت کو عوام کا خیال بتایا جا رہا ہے۔ بات ابھی اسی مقام پر ختم نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک قدم آگے بڑھ کر ایک اور ایمان سوز عبارت ملاحظہ فرمایئے۔

> "یعنی اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں یا بالفرض آپ کے بعد بھی کوئی نبی فرض کیا جائے تو بھی خاتمیت محمدیہ میں فرق نہ آئے گا۔"
>
> حاشیہ تحذیر الناس صفحہ ۱۳

لگے ہاتھوں ایک اور عبارت بھی پڑھ لیجئے۔

> "بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔"
>
> تحذیر الناس صفحہ ۲۵

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ دیکھا آپ نے عداوتِ رسول کے کینسر کا پھوڑا کس طرح اپنا بدبودار مادہ خارج کر رہا ہے۔ ہمارا پروردگار جو علیم و خبیر ہے اس رب قدیر نے قرآن میں میرے اور تمام جہاں کے آقا و مولیٰ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرما کر صبح قیامت تک ان گستاخوں اور بے ادبوں کی دھن دوزی فرما دی۔ ارشاد ربانی سنیئے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔
(سورہ احزاب ۲۲ واں پارہ رکوع ۲)

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے (کنز الایمان)
(ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہوگیا۔ اب کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتیٰ کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب قرب قیامت میں نازل ہوں گے تو اگرچہ پہلے نبوت و رسالت پا چکے ہیں مگر اب نزول کے بعد شریعت محمدیہ پر عمل فرمائیں گے۔ وہ کوئی نیا قانون نہ لائیں گے بلکہ قانون محمدی پر خود عمل فرمائیں گے اور اس کی تبلیغ بھی فرمائیں گے۔ اور حضور کے قبلہ کعبہ معظمہ ہی کی طرف رخ فرما کر نمازوں کو ادا فرمائیں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آخر الانبیا ہونا قطعی اور یقینی ہے۔ نص قرآنی بھی اس پر وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی و رسول ہونے والے نہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختم نبوت کا منکر اور کافر خارج از اسلام ہے۔ (خزائن العرفان)

قرآن مبارک کی آیت و تفسیر کی روشنی میں ہم نے آپ کے سامنے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا بیان کر دیا اور ساتھ ہی ساتھ دیوبندی گروپ کے بڑے میاں مسٹر قاسم العلوم والخیرات مولوی قاسم نانوتوی کی کتاب "تحذیر الناس" کی عبارات بھی پیش کر دیں، مقدمہ آپ کے ایمان و محبت رسول کی عدالت میں پیش ہے اور خیال رہے کہ آپ کے کاندھے کے دو فرشتے "کراماً کاتبین" آپ کے فیصلہ کے منتظر ہیں۔ اور آج جو بھی فیصلہ آپ کریں گے وہ کل میدان محشر میں رب دو عالم کی بارگاہ میں آپ کے سامنے ہوگا۔ اور اس وقت کوئی بہانہ قابل قبول نہ ہوگا۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

یہ تو تھے دیوبندی گروپ کے "قاسم العلوم والخیرات" اب ذرا کچھ وقفہ کے لئے دیوبندی گروپ کے "قطب العالم" "خاتم الاولیاء والمحدثین" "مخدوم الکل" "مطاع العالم" اور "ماوائے جہاں" مولوی رشید احمد گنگوہی کی بھی کچھ سن لیجئے۔ آپ اتنے القابات وخطابات دیکھ کر ضرور حیران ہوں گے۔

مگر حیرانی دور فرمائیے یہ تمام القابات وخطابات میرے اپنے نہیں بلکہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرنے کے بعد جب ان کے حاشیہ نشینوں اور کفش برداروں نے ان کے غم میں "مرثیہ" شائع کیا تو اس مرثیہ کے صفحہ اول پر ایک درجن القابات ہیں جن میں سے میں نے صرف نصف درجن پر فی الوقت اکتفا کیا ہے اور بقیہ نصف درجن دوسرے کسی وقت کیلئے ادھار کر دیئے ہیں۔ اندیشہ صرف یہ تھا کہ پورے ایک درجن القاب سن کر کسی کو بدہضمی نہ ہو جائے۔ یہ اسی دیوبندی گروپ کے اپنے مولوی کے بارے میں القابات ہیں جو اللہ کے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتا ہے۔

بڑا بھائی

> جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو فرمانبرداری کا حکم ہے ہم ان کے چھوٹے ہیں سو ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہیئے۔
>
> تقویتہ الایمان صفحہ ۵۲

اور سنیئے

> "انسان آپس میں بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے وہ بڑا بھائی ہے سو اس کے بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیے"۔
>
> تقویتہ الایمان صفحہ ۵۱-۵۲

> "اور اپنے پیغمبر خدا کی تعریف میں حد سے مت بڑھو کہ نصاریٰ کی طرح کہیں مردود نہ ہو جاؤ"۔
>
> تقویتہ الایمان صفحہ ۵۳

ذرّہ ناچیز سے کمتر

> "اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیا اور اولیا اس کے روبرو ایک ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔"
>
> تقویۃ الایمان صفحہ ۴۸

دل کی شقاوت اور عداوتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازہ لگایئے سب انبیاء اور اولیاء ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر۔ مطلب یہ کہ ذرۂ ناچیز کا تو کچھ مقام ہے۔ مگر یہ مقدس اور عظیم ہستیاں اس سے بھی کمتر ہیں۔ معاذاللہ۔ یہاں تو ذرۂ ناچیز سے کمتر لکھا۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔"

عنادِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چند بدتر منہ تصویریں اور ملاحظہ فرمائیں۔

چمار سے ذلیل

> "اور یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے "چمار" سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔"
>
> تقویۃ الایمان صہ ۱۲

انصاف کو آواز دو انصاف کہاں ہے۔ چمار سے بھی زیادہ ذلیل کا مطلب بھی وہی ہوگا کہ چمار کا تو کچھ مقام و مرتبہ بھی ہے مگر ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ چمار سے بھی ذلیل ہے۔ کہاں ہیں وہ علم و فن کے دعویدار جو علمائے اہلسنت پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ "سنی علماء تو گالیاں دیتے ہیں" "سنی عالم لڑائی جھگڑے کی بات کرتے ہیں۔" میں آپ سے انصاف کا طالب ہوں۔ خدارا جانبداری سے کام نہ لیں اور آپ خود فرمائیں کہ دیوبندی مولویوں نے اللہ کے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور اللہ کے دیگر محبوبین کو گالیاں دیں، گستاخیاں کیں اور سنی علمائے کرام نے عوام کو باخبر اور ہوشیار کرنے کیلئے ان گستاخانہ ایمان سوز عبارتوں کو عوام کی عدالت میں پیش کردیا۔

اب آپ ہی بتائیں چوری کرنا جرم ہے یا چور کا نام و پتہ بتانا جرم ہے۔ آگ لگانے والا مجرم یا آگ بجھانے والا مجرم؟ ہر انصاف پرور و عقلمند یہی کہے گا کہ چوری کرنا جرم ہے، چور سے باخبر کرنا جرم نہیں بلکہ انجانوں کو ایک خطرناک سگنل سے آگاہ کرنا ہے۔ آگ لگانے والا مجرم ہے اور آگ بجھانے والا محسن جو اپنے خرمن حیات و متاع ایمان کی حفاظت کرتا ہے بس سن لیجئے کہ ایسے ہی دیوبندی گروپ آگ لگانے والا گروپ ہے اور اہلسنت تو محض اپنا دفاع کر رہے ہیں۔ دیوبندی گروپ نے جو آگ لگائی ہے یہ حضرات اس آگ کو بجھا کر ملت پر احسان فرما رہے ہیں۔ اور یہ بھی ذہن نشین فرمالیں کہ کتاب تقویۃ الایمان "آگ لگانے والی کتاب" ہے۔ گواہی میری نہیں بلکہ خود مصنف کتاب مولوی اسمٰعیل دہلوی قتیل کی گواہی ملاحظہ فرمائیے۔ جو اقبالی مجرم ہے۔

بتا رہے ہیں تری انجمن کے سناٹے
کہیں قریب ہی شعلوں کی بات ہوتی ہے

آگ لگانیوالی کتاب

> مولوی اسمٰعیل صاحب نے تقویۃ الایمان اول عربی میں لکھی تھی چنانچہ اس کا ایک نسخہ میرے پاس اور ایک نسخہ مولانا گنگوہی کے پاس اور ایک نسخہ مولوی نصر اللہ خاں خورجوی کے کتب خانہ میں بھی تھا۔ اس کے بعد مولانا نے اس کو اردو میں لکھا۔ اور لکھنے کے بعد اپنے خاص خاص لوگوں کو جمع کیا ...... چند سطر کے بعد اور ان کے سامنے تقویۃ الایمان پیش کی اور فرمایا کہ میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آگئے ہیں۔ اور بعض جگہ تشدد ہو گیا ہے مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے شرک جلی لکھدیا گیا ہے۔ ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی

اشاعت سے سورش ضرور ہوگی ——— چند سطر کے بعد
گو اس سے سورش ہوگی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے

ارواح ثلثہ حکایت صفحہ ۵۹ ۸۱،۸۰

خود مصنف کتاب تقویۃ الایمان کا یہ تبصرہ ہے کہ تقویۃ الایمان کے شائع ہونے سے سورش ہوگی اور سورش ہوئی۔ گھر گھر میں اختلاف ہوا۔ گاؤں گاؤں میں فساد ہوا اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے "انگریزوں کا ایجنٹ" یہ نام نہاد شہید کاش اس نے سوچا ہوتا کہ مسلمانوں میں اختلاف پیدا کر کے میں دنیا میں انگریز سرکار کی خوشنودی تو حاصل کر لوں گا مگر کل میدان محشر میں میرا حال کیا ہو گا؟

میں انصاف پسند طبقہ کو پھر ایک بار زحمت دوں گا کہ اسی مقام پر ایک اور حوالہ دیکھتے چلیں۔ وہ کتاب جس کے متعلق خود مصنف کا یہ کہنا ہے کہ اس میں ذرا تیز الفاظ آ گئے ہیں۔ شرک خفی کو شرک جلی لکھدیا ہے۔ اس کی اشاعت سے سورش ہوگی۔ اس کتاب کے بارے میں دیوبندی گروپ کے بڑے میاں "قطب العالم" "فرقۂ زاغیہ کے امام"[1] رشید احمد گنگوہی کا ایک فتوی ملاحظہ فرمائیں۔

تقویۃ الایمان عمدہ کتاب

کتاب تقویت الایمان نہایت عمدہ اور سچی کتاب اور موجب قوۃ و اصلاح ایمان کی ہے اور قرآن و حدیث کا مطلب پورا اس میں ہے۔ اس کا مؤلف ایک مقبول بندہ تھا

فتاوی رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۴۳

---

[1] مولوی رشید احمد گنگوہی نے ہی زاغ معروفہ (کالا کوا) کھانا ثواب لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو فتاوی رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۶۲۔ اسی وجہ سے یہ نیا خطاب دیا گیا۔

نگاہوں پر بار نہ ہو تو ایک عبارت اور ملاحظہ فرمایئے۔

عینِ اسلام :-

> اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور شرک و بدعت میں لاجواب ہے۔ استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں۔ اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے۔ اس کے رکھنے کو جو بُرا کہتا ہے وہ فاسق اور بدعتی ہے۔
>
> فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۱۱۵

صفحہ ۴۳ پر گنگوہی صاحب نے لکھا کہ تقویۃ الایمان سچی کتاب ہے اور صفحہ ۱۱۵ پر تحریر کیا کہ اس کا رکھنا پڑھنا اور عمل کرنا "عین اسلام" ہے جبکہ مصنف کا کہنا ہے کہ اس میں شرک خفی کو شرک جلی لکھ دیا ہے۔ مطلب یہ کہ شریعت اسلامیہ جس امر کو شرک خفی فرمائے اس کو شرک جلی تسلیم کرنا عین اسلام ہے۔ آپ غور فرمایئے کہ کس دیدہ دلیری سے کتاب تقویۃ الایمان کی طرفداری میں اسلامی احکامات کو پس پشت ڈال دیا گیا۔ اور "گھریلو شریعت" کے احکامات جاری کر کے مسلمانوں کے ایمان تباہ کرنے کی منظم سازش کی گئی۔ بہرحال یہ تو ذیلی گفتگو صرف اس لئے آگئی کہ جو گروپ اللہ کے مقدس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو "ذرّہ ناچیز سے کمتر" "گاؤں کا چودھری" اور "بڑا بھائی" کہنے کا دعویدار ہے مَعَاذَ اللّٰہ وہی دیوبندی گروپ رشید احمد گنگوہی کو "مخدوم الکل" "مطاع العالم" "ماوائے جہاں" "قطب العالم" اور نہ جانے کیا کیا القابات سے یاد کر رہا ہے۔ جو قانون رسولِ اعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ ذی وقار کیلئے ان دین کے باغیوں نے مرتب کیا تھا وہی قانون خود اپنے مولانا کے بارے میں کیوں توڑ دیا گیا۔

گرگٹ جیسی فطرت ان کی\
صورت بھی دو رنگی دیکھی

اللہ رے خود ساختہ قانون کا نیرنگ

جو بات کہیں فخر وہی بات کہیں ننگ

آیئے دیوبندی گروپ کے ان ہی "قطب العالم" رشید احمد گنگوہی کا تعارف حاصل کرلیں تاکہ آئندہ ان کی شخصیت کے سمجھنے میں مدد ملے۔

تعارف

> "سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر"
>
> تذکرۃ الرشید حصہ دوم صفحہ ۱۷

قرآن عظیم کا ارشاد ہے :-

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ اے محبوب تم فرمادو لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تیسرا پارہ۔ سورہ آل عمران۔ رکوع ۴۔

رب کائنات کا ارشاد ہے کہ رسول محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کرو — مگر "فرقہ زاغیہ کے بانی و امام" کا فرمان یہ ہے کہ اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔ مطلب یہ کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کرنیوالا ہدایت و نجات یافتہ نہ ہوگا بلکہ جو شخص رشید احمد گنگوہی کی اتباع کرے وہ ہدایت و نجات والا ہوگا۔ اب اس کا فیصلہ تو دیوبندی گروپ کے موجودہ ذمہ دار کریں کہ وہ سارے کے سارے اس زمانہ میں کس کی اتباع کر رہے ہیں؟ اللہ کے مقدس و معظم رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یا اپنے گروپ کے غوث الاعظم رشید احمد گنگوہی کی۔

یہ بات اتنے ہی پر ختم نہیں ہو گئی بلکہ گنگوہی جی کا ایک اور اعلان ملاحظہ فرمائیں۔

حـ دیوبندی گروپ رشید احمد گنگوہی کو غوث الاعظم (بہت بڑا فریادرس) تسلیم کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو تذکرۃ الرشید حصہ اول صـ ا

حق کا وعدہ

> حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری زبان سے غلط نہیں نکلوائے گا۔
>
> ارواح ثلثہ حکایت ۳۰۸ ص ۲۹۲

چلئے! فرصت ہوگئی۔ تشکوک و شبہات کی تمام دیواریں ٹوٹ گئیں۔ اب تو دیوبندی گروپ کے تمام افراد کو رشید احمد گنگوہی کی اتباع کرنے میں کوئی دشواری نہ ہوگی۔ حق تعالیٰ نے وعدہ فرمالیا ہے کہ کبھی غلط نہیں نکلوائیگا۔ لہذا اب کھائیں تمام دیوبندی کالا کوا اور ہولی، دیوالی کی پوری کچوری اور جب کھا چکیں تو اس کا ایصال ثواب کردیں اپنے امام کے نام جس کی زبان سے کبھی غلط نہیں نکلا۔ اور جس کی اتباع آج کے زمانہ میں ہدایت و نجات کا ذریعہ ہے۔ واقعی کتنی عمدہ غذاؤں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ نہ دھیلا خرچ ہو نہ پائی اور مزے سے کوے کی بریانی، "کوے کے کوفتے"، "تندوری کوا"، "کوے کے کباب"، "کوے کا دوپیازہ" سب دسترخوان پر حاضر۔

یہ کوا خور دیوبندی گروپ کے بڑے میاں رشید احمد گنگوہی رسول محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کس دیدہ دلیری اور بے باکی کے ساتھ گستاخی کر رہے ہیں۔

بے ایمانی کی انتہا

> الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخرِ عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہے۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے
>
> براہین قاطعہ ص ۵۵

انصاف کو آواز دو۔ کس طرح بے باکی اور جرأت کے ساتھ شانِ رسالت کا مذاق اڑایا جارہا ہے۔ کہاں ابلیس اور کہاں باعث تخلیق کائنات رسولِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؎ "چہ نسبت "ناز" را با عالم پاک۔

مگر یہ دیوبند کا بہادر تو بول رہا ہے کہ قرآن میں شیطان و ملک الموت کے وسعت علم کی دلیل ہے۔ مگر حضور مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسعت علم پاک کی کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کی زیادتی ثابت کرنا شرک ہے۔

قرآن تو علم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح بیان فرما رہا ہے۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ   اور تمہیں سکھا دیا جو تم نہ جانتے تھے

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝   اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

(۵ واں پارہ۔ سورہ نساء، ارکوع)   (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

مگر نہ جانے دیوبندی گروپ کی یہ کون سی توحید ہے کہ وسعت علم کی دلیل قطعی شیطان کے لئے تسلیم کرنے میں نہ شرک ہو نہ بدعت اور وسعت علم کی دلیل قطعی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے قرآن سے ثابت ہونے کے باوجود شرک۔ دنیا کا دستور و قاعدہ ہے کہ ہر ایک اپنے بڑے کی بڑائی کرتا ہے۔ اب اگر دیوبندی گروپ بھی شیطان ابلیسِ لعین کی بڑائی نہ بیان کریں تو کون کرے گا۔ اس لئے کہ ؎

پیدا ہوئے وہابی تو ابلیس نے کہا
لو آج ہم بھی صاحب اولاد ہو گئے۔

آپ کی آنکھیں خون کے آنسو روئیں گی جب آپ "دیوبندی گروپ کے ایک اور سپوت" "امورِ خانہ داری کے ناظم اعلیٰ" "واقف امراض خبیثہ" اور دیوبندی اکھاڑے کے مشہور و معروف "لنگوٹ باز" مولوی اشرف علی تھانوی کی تحریر ملاحظہ فرمائیں گے۔ مگر ٹھہرئیے۔ معمول کے مطابق پہلے موصوف کا تعارف خود ان کی زبانی سماعت

فرمالیں پھر آگے بڑھیں۔

خوبصورت تعارف:۔

ایک بار حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب ..... نے بسبیل گفتگو فرمایا کہ یہ شیخ زادہ کی قوم بڑی خبیث ہے۔ ایک شخص نے اسی مجلس میں کہا کہ حضرت آپ بھی تو شیخ زادہ ہیں، بے ساختہ فرمایا کہ "میں بھی خبیث ہوں"۔ اور میں یہ کہا کرتا ہوں کہ یہ شیخ کی قوم فطرتی ہوتی ہے

الافاضات الیومیہ حصہ پنجم ص ۸۱

اپنی زبان سے خبیث اور فطرتی ہونے کا اقرار آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ نظروں پر بوجھ نہ ہو تو ایک دو حوالہ اور ملاحظہ فرمالیں تاکہ فطرتی ہونے میں شک باقی نہ رہے۔

رکابی میں کتے کا پلہ

فرمایا کہ ایک صاحب تھے سیکری کے ہماری سوتیلی والدہ کے بھائی۔ بہت ہی نیک اور سادہ آدمی تھے۔ والد صاحب نے ان کو ٹھیکہ کے کام پر رکھ چھوڑا تھا ایک مرتبہ کمسریٹ سے گرمی میں بھوکے پیاسے پریشان گھر آئے اور کھانا نکال کر کھانے میں مشغول ہو گئے۔ گھر کے سامنے بازار ہے۔ میں نے سڑک پر سے ایک کتے کا پلہ چھوٹا سا پکڑ کر گھر لا کر ان کی دال کی رکابی میں رکھ دیا۔ بے چارے روٹی چھوڑ کر کھڑے ہو گئے۔

الافاضات الیومیہ حصہ چہارم ص ۲۱۳

فطرتی ہونے کا ایک اور نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

سر پر پیشاب

> فرمایا میں ایک روز پیشاب کر رہا تھا بھائی صاحب نے آ کر میرے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ ایک روز ایسا ہوا کہ بھائی پیشاب کر رہے تھے میں نے ان کے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔
>
> الافاضات الیومیہ حصہ چہارم صفحہ ۲۷۴

شرارت اور بد تہذیبی کے نمونہ ملاحظہ فرماتے جائیے۔ ستم تو یہ ہے کہ ان باتوں کو خود تھانوی جی فخریہ انداز میں بیان کر رہے ہیں۔ اور فرما رہے ہیں۔

دور کی سوجھی

> غرض جو کسی کو نہ سوجھتی تھی وہ ہم دونوں بھائیوں کو سوجھتی تھی
>
> الافاضات الیومیہ حصہ چہارم صفحہ ۲۷۴

غالباً اسی موقع کے لئے کسی نے کہا ہے ؎

رات شیطاں کو خواب میں دیکھا
ساری صورت جناب کی سی تھی

"دیوبندی گروپ کے حکیم الامت" کا بڑا خوبصورت تعارف آپ نے حاصل کر لیا۔ اب آیئے اس ناپاک اور گندی عبارت کی طرف جو ہر صاحب ایمان کی غیرت کو چیلنج ہے اور جس عبارت کو پڑھنے کے بعد آپ کو اقرار کرنا پڑے گا کہ تھانوی جی کو صرف بچپن ہی میں وہ بات سوجھتی تھی جو کسی اور کو نہ سوجھے بلکہ یہ فطرت بڑھاپے میں بھی برقرار رہی۔ اور ایسی شدید توہین آقائے کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عرش پناہ میں کی جو کسی اور نے نہ کی۔

دل کا کینسر

> پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدّسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کون سی تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید، عمر، بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ ۱
>
> حفظ الایمان صفحہ ۸

شیر بیشۂ سنت مظہرِ اعلیٰ حضرت، امام المناظرین حضرت مولانا حافظ قاری مفتی الحاج ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے آج سے اکتیس سال پہلے ۸ جون ۱۹۴۶ء کو بمدرسہ ضلع فیض آباد (یو۔پی) میں ایک تاریخی اور عظیم الشان ۲ اجلاس میں تقریر فرماتے ہوئے اس عبارت حفظ الایمان پر گفتگو فرمائی اور ارشاد فرمایا۔

---

۱ حفظ الایمان کے نئے ایڈیشن میں اس عبارت کو حذف کر دیا ہے اور اس جگہ دوسری عبارت لکھدی ہے۔ مگر یہ بات قابل غور ہے کہ جب دیوبندی گروپ کے مولویوں کے نزدیک اس عبارت میں کوئی نقص یا توہین نہ تھی تو عبارت تبدیل کیوں کی گئی۔ یہ عبارت تبدیل کرنا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ علمائے اہلسنت و جماعت کا اعتراض حق و صحیح ہے۔ حق وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ جب جان بچانے کی کوئی صورت نہ رہی تو عبارت بدل ڈالی۔ مگر توہین رسول کا عذاب دیکھئے کہ عبارت تبدیل کی توبہ نہ کی۔ خیال رہے کہ عبارت کے بدل ڈالنے سے کفر ختم نہ ہوا۔ بلکہ وہ کفر اسی وقت ختم ہوگا جب سچے دل سے توبہ کی جائے۔

۲ حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کی اس مبارک تقریر کو حضرت مخدوم گرامی مرتبت عالم جلیل علامہ الحاج مفتی محمد وجیہ الدین صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ رضویہ ضیائیہ پیلی بھیت نے مرتب فرمایا اور مجاہد دین حق محترم جناب الحاج سیٹھ محمد ابراہیم صاحب (باقی آگے)

اس عبارت میں مولوی تھانوی صاحب نے علم غیب کی صرف دو ہی قسمیں بیان کیں۔ ایک کل علمِ غیب جس سے غیب کا ایک فرد بھی خارج نہ رہے اور اس کو عقلی و نقلی دونوں قسم کی دلیلوں سے رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے لئے باطل بتایا۔ اب حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کیلئے نہ رہا مگر بعض علمِ غیب۔ یعنی اس قدر علمِ غیب جو کل نہ ہو خواہ کتنا ہی کم یا کتنا ہی زیادہ ہو۔ اس کو حضور علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوٰۃ والسلام کیلئے باطل نہیں بتایا بلکہ یوں کہا کہ اس

بعض علم غیب میں بھی حضور کی کچھ خصوصیت نہیں۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر یعنی ہر خاص و عام شخص کو بلکہ ہر صبی و مجنوں یعنی ہر ایک بچہ، ہر ایک پاگل کو بلکہ جمیع حیوانات و بہائم یعنی سب جانوروں چرپایوں کیلئے حاصل ہے۔ پیارے سنی بھائیو! انصاف سے کہو کیا کوئی عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے متعلق یا کوئی یہودی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یا کوئی پارسی اپنے مذہبی پیشوا زرتشت کے متعلق یا کوئی ہندو اپنے کسی اوتار کے متعلق ایسا کہہ سکتا ہے کہ ان کو خدا کے برابر کل علم تو نہیں تھا۔ ہاں خدا کے علم سے کم یعنی بعض علوم ان کو تھے لیکن اس میں ان کی کچھ خصوصیت نہیں۔ ایسا علم تو ہر چمار، ہر بھنگی، ہر بچے، ہر پاگل، ہر جانور، ہر چارپائے کو بھی حاصل ہے کیا کسی عیسائی یا یہودی یا پارسی، یا ہندو کے مذہبی پیشوا یا اوتار کے متعلق ایسا کہا جائے تو وہ اس کلام کو اپنے مذہبی پیشوا یا اوتار کی سخت اور شدید توہین نہیں سمجھے گا؟ عیسائی، یہودی، پارسی، ہندو، ہمارے آقا و مولیٰ حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ پر ایمان نہیں لاتے لیکن باوجود ایمان نہ لانے کے آج تک کسی عیسائی، یہودی، پارسی، ہندو نے بھی ہرگز ایسا نہیں کہا کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ غیب کی باتوں کا جیسا علم ہے ایسا تو ہر بچے، ہر پاگل، ہر جانور، ہر چوپائے کو بھی ہے۔ آہ! آہ! نام نہاد مسلمانوں کے مولوی کہلاتے ہوئے حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ایسی شدید توہین اور سخت گستاخی کی جارہی ہے اور پھر نہ صرف مسلمان ہونے کا دعویٰ بلکہ مسلمانوں کا مولوی ہونیکا دعویٰ باقی ہے۔

.... قادری رضوی حشمتی کانپوری نے اپنے صاحبزادے عزیزم محمد انوار الرضا حشمتی مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے "شمع منورہ نجات" کے نام سے مفت میں شائع کیا، جزاکم اللہ تعالیٰ فی الدارین یہی وہ تقریر ہے جس سے لاجواب ہو کر دیوبندی گروپ کے افراد نے حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان پر مقدمہ دائر کر دیا اور آخر میں حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کی شاندار فتح ہوئی۔ دیوبندی شدید طور پر ذلیل و خوار ہوئے دیکھئے کتاب فرحت افزا فتح مبین۔ منصور رضوی۔

پیارے سنی بھائیو! تم اگر کسی وہابی، دیوبندی سے یوں کہدو کہ تمہارے مولویوں اشرفعلی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، قاسم نانوتوی، عبدالشکور کاکوروی کو خدا کے برابر تو علم ہرگز نہ تھا۔ ہاں خدا سے کم یعنی بعض باتوں کا علم تھا تو ان بعض باتوں میں تھانوی گنگوہی، انبیٹھوی، کاکوروی، نانوتوی کو کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم تو ہر کتے، ہر سور ہر بیل، ہر گدھے کو بھی حاصل ہے تو فوراً ہر وہابی، دیوبندی ایسا سنکر بگڑ جائے گا۔ بھپر جائیگا۔ لڑنے اور مرنے پر تیار ہو جائیگا اور شور مچانے لگے گا کہ تم نے ہمارے مولویوں کی توہین کی۔ آہ۔ آہ۔ افسوس افسوس۔ جیسی عبارت میں تھانوی، گنگوہی، انبیٹھوی نانوتوی، کاکوروی صاحبان کی توہین ہے کیا ویسی عبارت میں ہمارے پیارے آقا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین نہ ہوگی۔ (شمع منور رہ نجات ص ۹،۸)

دیوبندی گروپ کے یہ "چار بڑے" ہیں جنہوں نے آقائے کائنات، محسن انسانیت تاجدار انبیاء، رحمت عالم، ساقی کوثر، شفیع محشر، خاتم النبیین، مختار ہر دو عالم حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم کی بارگاہ میں شدید توہین و گستاخی کی اور ان تمام گستاخیوں کی بنیاد پر علمائے حرمین طیبین اور شام وعراق ومصر کے علمائے کرام نے فتویٰ دیا کہ یہ چاروں اکابر دیوبندیہ توہین رسول کے جرم کی بنیاد پر کافر و مرتد ہیں۔ اور ارشاد فرمایا مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ۔ جو شخص ان کفریات پر اطلاع پانے کے بعد ان مولویوں کے کافر ہونے اور معذب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ ملاحظہ فرمائیں فتاویٰ مبارکہ حسام الحرمین۔

پھر اسی فتاویٰ حسام الحرمین کی تائید و تصدیق میں ہندوستان کے علماء کرام نے جو تصدیقات عطا فرمائیں وہ الصوارم الہندیہ علی مکر شیاطین الدیوبندیہ کے نام سے ۱۳۴۵ھ میں کتابی شکل میں شائع ہوا جس میں غیر منقسم ہندوستان کے مشاہیر علماء کرام نے فتویٰ دیا کہ

"حضرت رسولِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ مبارک میں جو شخص عمداً و سہواً بھی گستاخی کرے اور آپ کی ادنیٰ سے ادنیٰ توہین و تنقیص کا تقریراً یا تحریراً مرتکب ہو وہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔ جو شخص اس کافر اور بے ایمان کو مسلمان سمجھتا ہو وہ بھی اسی کا حکم رکھتا ہے۔ اہانۃ الانبیاء کفر عقائد کا صریح مسئلہ ہے اور رضا بالکفر بھی کفر ہے جیسا کہ کتب اسلامیہ میں باتفاق جمہور علمائے متقدمین و متاخرین مرقوم ہے۔ اس لئے ان اشخاص سے جو کہ حضرت رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام یا دیگر حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوات والتسلیمات کی اہانت کریں نفرت و بیزاری ضروری و لازمی امر ہے۔ الراقم (حضرت پیر سید) جماعت علی عفا اللہ عنہ بقلم خود از علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ پنجاب"۔

الصوارم الہندیہ ص ۱۸

الصوارم الہندیہ سے یہ صرف ایک فتویٰ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ کا نقل کیا ہے۔ ورنہ اس میں دو سو اڑسٹھ (۲۶۸) علمائے کرام کے فتاویٰ شامل ہیں۔

میرے بھائی! آج دیوبندی گروپ نوجوان ذہنوں کو یہ کہہ کر گمراہ کرتا ہے اور اپنے کفریات پر پردہ ڈالتا ہے کہ سنی دیوبندی اختلاف نیاز فاتحہ، سلام و قیام گیارہویں، عرس و چادر، کونڈے، اور حلوے۔ کھچڑے و شربت کا اختلاف ہے میں پوری ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں کہ ایسا کہنے والا غلط کہتا ہے۔ آپ کو فریب دے رہا ہے۔ یاد رکھئے سنی وہابی، دیوبندی اختلاف نیاز فاتحہ کا اختلاف نہیں

بلکہ عظمت مصطفیٰ توہین مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اختلاف ہے۔ یہ ایمان و کفر کا اختلاف ہے۔ کاش! یہ بات آپ کے قلب و جگر میں نقش ہو جائے کہ فاتحہ دینا ایمان نہیں۔ حلوہ پکانا ایمان نہیں۔ عرس کرنا ایمان نہیں۔ لیکن اللہ کے مقدس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی صفات و عظمت کے ساتھ ماننا ایمان بلکہ جان ایمان ہے۔ سچ فرمایا اس صدی کے مجدد سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

اور ان کی بارگاہ میں ذرہ برابر توہین و گستاخی دارین کے خسران کا سبب ہے۔

ہم نہایت صفائی کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہیں کہ دیوبندی گروپ صرف اس بات کا مجرم نہیں کہ وہ فاتحہ و نیاز سلام و قیام نہیں کرتا۔ بلکہ دیوبندی گروپ بنیادی طور پر اس بات کا مجرم اور باغی ہے کہ اس گروپ کے اکابر نے رسول کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں توہین و گستاخی کی اور آج تک اپنی اسی توہین و گستاخی پر قائم ہیں۔

خیال رہے کہ دیوبندی اس بات کے مجرم نہیں کہ میلاد شریف کی محفل نہیں کرتے بلکہ وہ اس بات کے باغی اور دوشی ہیں کہ رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد پاک کو کنھیا کے جنم کی طرح بتلاتے ہیں۔ حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

عداوت کی انتہا:-

اب ہر روز کون سی ولادت مکرر ہوتی ہے۔ پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے کہ سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر سال

کرتے ہیں یا مثل روافض کے کہ نقل شہادت اہل بیت ہر سال
منلتے ہیں۔ معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا اور خود یہ
حرکت قبیحہ قابل لوم حرام و فسق ہے۔ بلکہ یہ لوگ اس قوم سے
بڑھ کر ہوئے۔ وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں۔ ان کے یہاں
کوئی قید ہی نہیں۔ جب چاہے یہ خرافات فرضی بناتے ہیں۔
براہین قاطعہ صـ۵۲ افتاوی میلاد شریف صـ۱۳

ایمانی غیرتوں کو چیلنج ہے۔ رسول اقدس علیہ الصلوٰۃ و السلام کا میلاد مبارک اور اس کی مثال کنہیا کے جنم دن سے۔ کہاں گئی شرم و حیا۔ کہاں ہے جذبہ حب رسول۔ وہ لوگ جو علمائے اہلسنت پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ تقریروں میں گالی دیتے ہیں۔ گالی کے علاوہ یہ کچھ کہتے ہی نہیں وغیرہ وغیرہ ان سے میرا سوال ہے کہ انصاف سے بتایئے اللہ کے مقدس و محترم رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں اس سے زیادہ شدید گالی اور توہین کیا ہوگی کہ ان کے جشن میلاد کو کنہیا کے جنم دن سے مثال دی جائے۔ اور اگر ہمارے علمائے کرام اس عبارت کی تردید کر دیں تو بجائے دیوبندی گروپ سے اس گستاخی پر مواخذہ کرنے کے آپ ہمارے علمائے کرام پر الزام لگاتے ہیں۔ میرے بھائی گالی علمائے اہلسنت نہیں دیتے۔ بلکہ دیوبندی گروپ نے جو گستاخیاں بے ادبیاں رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عرش پناہ میں کی ہیں ان کی نشان دہی کر دیتے ہیں۔ اور عوام کو ان سے باخبر کرتے ہیں سہ۔

چمن کی فکر بھی کر آشیاں کی فکر کے ساتھ
کدھر کو ٹوٹ پڑیں بجلیاں نہیں معلوم

امید کہ آپ یہ سمجھ گئے ہوں گے کہ میلاد شریف کی محفل نہ کرنا یہ ایک سعادت سے محرومی اور خسران ہے مگر میلاد مبارک کی مجلس کو کنہیا کے سوانگ سے تشبیہ دینا جرم اور پاپ ہے جس کو کوئی بھی خوش عقیدہ سنی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔

مقصد یہ ہے کہ پھر ایک بار آپ کے قلب و جگر پر یہ الفاظ نقش ہو جائیں کہ وہابی دیوبندی اور سنی اختلاف فروعی اختلاف نہیں بلکہ اصولی اور بنیادی اختلافات ہیں۔ یہ صرف مسائل کا اختلاف نہیں بلکہ عقائد کا اختلاف ہے۔ ایمان و کفر کا اختلاف ہے۔

گفتگو کے اختتام پر صرف ایک قرآنی واقعہ اور سماعت فرمائیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک اونٹنی گم ہو گئی۔ صحابۂ کرام نے حضور سے دریافت کیا تو رسول ذی شان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری اونٹنی فلاں جنگل میں ہے۔ اس ارشاد عالی پر کچھ منافقین نے کہا۔

یحدثنا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان ناقۃ فلاں بواد کذا وما یدریہ بالغیب۔	محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے یوں کہتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جنگل میں ہے ان کو غیب کی کیا خبر۔

ان لوگوں کا اتنا کہنا تھا کہ پروردگار عالم کی جباری و قہاری کا جلوہ نظر آتا ہے۔ اور آیت کریمہ نازل ہوتی ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ	اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے۔ تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اسکے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔
(دسواں پارہ سورہ توبہ ۸ واں رکوع)	(ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

اللہ اکبر۔ شان جلال سے دل کانپ اٹھا۔ صاف اور واضح اعلان باری تعالیٰ ہے کہ تم کافر ہو چکے ہو مسلمان ہو کر۔ مقام غور و فکر ہے کہ جب آج سے چودہ سو سال پیشتر گستاخی اور توہین کرنے والوں کا ایمان سلامت نہ رہا تو آج دیوبندی گروپ توہین در توہین

کا جو بازار گرم کئے ہوئے ہے وہ کس طرح مسلمان رہیں گے۔؟

ایک بار پھر قرآن کا اعلان ملاحظہ فرمائیں۔ ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول
لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَ کو ان پر اللہ کی لعنت ہے۔ دنیا و آخرت میں
اَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ٥ اور اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے

(۲۲ واں پارہ۔ سورہ احزاب ۔ ۷ واں رکوع) (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

اسی مقام پر امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول ملاحظہ فرمائیں۔ شفا شریف میں فرماتے ہیں
اجمع المسلمون ان شاتمہ تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم کی شان میں گستاخی کرنیوالا کافر ہے اور جو شخص
کافر و من شک فی کفرہ وعذابہ اس پر مطلع ہو کر اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے
فقد کفر۔ میں شک کرے وہ بھی یقیناً کافر ہے۔

گفتگو کے بالکل آخری مرحلے میں آپ کے ایمان و ضمیر کی عدالت میں یہ مقدمہ پیش کر رہا ہوں کہ کیا آپ کے عزیز دوست کا دشمن آپ کی دوستی کا حقدار ہے۔؟

کیا آپ کے باپ کو گالی دینے والا آپ کی چاہت کا مستحق ہے؟

کیا آپ کے خاندانی بزرگوں کو برا کہنے والا آپ کے ساتھ رہنے کے لائق ہے۔؟

اگر اس کا جواب نفی میں ہے اور یقیناً ہے تو اس کا بھی دو ٹوک فیصلہ کر دیجئے کہ کیا اللہ کے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں توہین و گستاخی کرنے والا دیوبندی آپ کی دوستی کا حقدار ہے۔؟

کیا رسول رحمت فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کو گالی دینے والا دیوبندی آپ کی چاہت کا مستحق ہے۔؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔

کسی بھی فیصلہ سے پہلے اتنا یاد رکھئے کہ قبر کی تاریک کوٹھری سے میدان محشر کی نفسی نفسی

تک کوئی آپ کے کام نہیں آئیگا۔ نہ کوئی مولوی نہ کوئی امیر جماعت اور نہ ہی کوئی حضرت جی سوائے ایک ذات کے اور وہ ہیں شہسوار شفاعت، سیدہ آمنہ کے لال، اللہ کے محبوب، آسمان نبوت کے آفتاب، چرخ رسالت کے ماہتاب حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خیال رہے کہ ایک دل میں دو متضاد محبتیں نہیں رہ سکتی ہیں۔ یا تو رسولِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی الفت و محبت ہوگی یا رسول کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن و بدگو سے لگاؤ اور چاہت ہوگی۔

اپنی بات کے اس اختتامی موڑ میں حد درجہ مطمئن ہوں کہ میں نے آپ کے ایمان و ضمیر کی عدالت میں حق و باطل کو خوب وضاحت سے پیش کر دیا اور قرآن و احادیث کی روشنی میں اہلسنت و جماعت کا مسلک نیز دیوبندی گروپ کی رسول دشمنی ان ہی کی تحریروں کے حوالے سے بیان کی ہے۔ ہماری آہ! ہمارے ہی دل کی آہ نہیں، نہ جانے کتنے دلوں سے نکل کے آئی ہے۔ خدا کرے ہم قبول حق کی صلاحیتوں سے مالامال ہو کر دارین کی فیروز بختی سے ہمکنار ہوں ؎

محفل کا یہ سناٹا توڑے تو کوئی ناز تش
ساغر ہی چھلک جائے، آنسو ہی ٹپک جائے

یہ تھی حقیقت کی بات۔ اب آیئے ہم خوابوں کی وادی میں قدم رکھیں اور آپ ان خوابوں کو پڑھ کر یہ اندازہ لگائیں کہ جو گستاخ فرقہ ہوش و حواس کی دنیا میں رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص کرتا رہا اس نے خوابوں کی دنیا میں بھی آقائے کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں وہ شدید گستاخیاں کی ہیں کہ الاماں الحفیظ۔ میری بات کی سچائی کے لئے بس ورق پلٹئے اور سر کی آنکھوں سے خوابوں کے وحشت ناک مناظر دیکھئے۔

ہم اس قدر تو ہوش کے دشمن نہ تھے حضور دھوکے دیئے گئے ہیں بہاروں کی شکل میں

خواب

تعمیرِ آشیاں بھی ممکن نہیں ہے جن سے
کیا کیا وہ دیکھتے ہیں محلوں کے خواب یارو

دور ہوں لیکن بتا سکتا ہوں ان کی بزم میں
کیا ہوا، کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے کو ہے

خواب نمبر ۱ دیوبند کی بنیاد

مدرسہ دیوبند کا ابتدائی تذکرہ کرتے ہوئے مفتی عزیز الرحمٰن بجنوری رقم طراز ہیں.

> بنیاد کیلئے مختلف خیالات تھے کہ کس جگہ بنیاد ہونا چاہیئے۔ چنانچہ منقول ہے کہ شاہ رفیع الدین صاحب نے ایک خواب دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنی چھڑی سے نشان لگا کر فرما رہے ہیں کہ اس جگہ بنیاد ہونا چاہیئے۔ اور یہی وہ جگہ ہے جہاں آج نودرہ ہے۔
>
> تذکرہ مشائخ دیوبند ص ۱۸۲

کہاں تو دیوبندیوں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں وہ ناپاک عقیدہ جو تقویۃ الایمان میں درج ہے کہ "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" معاذ اللہ۔ مگر جب دیوبند کے مدرسہ کی شان بتائی ہوئی تو رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم خواب میں تشریف لاکر نشان لگا رہے ہیں۔ اب ان دونوں میں سے کیا صحیح اور کیا غلط ہے۔ اس کا فیصلہ" ارباب دیوبند ہی کریں گے۔ آئیے ہم خوابوں کی وادی میں آگے بڑھیں اور آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

خواب نمبر ۲ جنت میں جھونپڑے

عنوان دیکھ کر حیران نہ ہوں۔ بلکہ خواب پڑھیں تاکہ معلوم ہو کہ دیوبندی گروپ کی یہ وہ جنت ہے جس میں محل نہیں ایوان و قصور نہیں بلکہ انگاروں بھرے جھونپڑے بنے ہوئے ہیں۔

جس وقت دیوبند کے مدرسہ پر چھپر پڑے ہوئے تھے آپ نے (مولوی یعقوب نانوتوی) نے خواب دیکھا کہ جنت میں مکان کچے ہیں اور ان پر چھپر پڑے ہوئے ہیں۔ جب بیدار ہوئے تو فرمایا الحمد للہ مدرسہ کے یہ مکان مقبول ہیں۔

تذکرہ مشائخ دیوبند ص ۱۲۳

قرآن و احادیث اس بات پر شاہد ہیں کہ رب کائنات نے اپنی قدرت کاملہ سے ایمان والوں کیلئے جنت میں شاندار بے مثال ایوان و قصور پیدا فرمائے ہیں۔ جنت کی کسی شے کی مثال دنیا کی کسی شے سے نہیں ہو سکتی۔ مگر یہ دیوبندیوں کی جنت ہے جس میں مکان کچے اور ان پر چھپر پڑے ہوئے ہیں۔ مقام غور و فکر ہے کہ آخر جنت میں چھپر کیوں نظر آئے۔ صرف اس لئے کہ مدرسہ دیوبند کی عظمت ظاہر ہو اور یہ بھرم آخری جملے نے کھول دیا کہ "الحمد للہ مدرسہ کے مکان مقبول ہیں"۔

کس کس کو دعا دیجیے کس کس کو تسلی
ہیں ان کی عنایت سے پریشان ہزار دل

خواب ۳ دیوبند کا بہی کھاتا

بنیاد اور دیوبند چھپر کے بارے میں آپ خواب ملاحظہ فرما چکے ہیں اب دیوبند کے بہی کھاتا یعنی حساب و کتاب کے بارے میں ایک خواب اور حاضر خدمت ہے۔

حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ دیوان محمد یٰسین مرحوم جو حضرت نانوتوی (مولوی قاسم بانی مدرسہ دیوبند) کے خدام میں سے تھے۔ ان کا ذکر جہر مشہور تھا۔ چند سطر کے بعد یکایک میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک تخت اتر رہا ہے۔ اور اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تشریف فرما ہیں۔ اور خلفائے اربعہ ہر چہار کونوں پر موجود ہیں۔ وہ تخت اترتے اترتے بالکل قریب آکر مسجد میں ٹھہر گیا۔ اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خلفائے اربعہ میں سے ایک سے فرمایا کہ بھائی ذرا مولانا محمد قاسم کو بلالو۔ وہ تشریف لے گئے اور مولانا کو لے کر آگئے۔ آں حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ مولانا مدرسہ کا حساب لائیے۔ عرض کیا حضرت حاضر ہے۔ اور یہ کہہ کر حساب بتلانا شروع کر دیا اور ایک ایک پائی کا حساب دیا۔ حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خوشی اور مسرت کی اس وقت کوئی انتہا نہ تھی۔ بہت ہی خوش ہوئے۔ اور فرمایا کہ اچھا مولانا اب اجازت ہے۔ حضرت نے عرض کیا جو مرضئ مبارک ہو۔ اس کے بعد وہ تخت آسمان کی طرف عروج کرتا ہوا نظروں سے غائب ہو گیا۔

—— ارواح ثلٰثہ حکایت نمبر ۴۱۴ ص ۴۱۳، ۴۱۴

اندازہ یہ ہوتا ہے کہ شاید مدرسہ دیوبند کے حساب و کتاب میں غبن ہو گیا تھا اور "بیت المال" کے مال کو دیوبندی گروپ نے "مال البیت" سمجھ کر ہضم کر لیا تھا۔ اس لئے عوام میں اپنا بھرم قائم رکھنے کیلئے یہ واقعہ بیان کیا گیا کہ جس مدرسہ کا حساب حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی خدمت میں پیش کیا گیا ہو اور حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اس پر اطمینان و مسرت کا اظہار فرمایا ہو تو اب کون بدنصیب ہوگا جو اس پر شک کرے۔

لیکن دل کی شقاوت نے یہاں بھی کام کر دیا۔ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے جلیل القدر خلفائے اربعہ میں سے ایک مولوی قاسم کو بلانے کیلئے گئے۔ کہاں وہ مقدس جماعت صحابہ میں عظیم المرتبت رفیع الشان حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور کہاں چودھویں صدی کی پیداوار مولوی قاسم نانوتوی منکر ختم نبوت زمانی۔

مگر اب بھی دل نہ بھرا تو عداوت و شقاوت نے دوسرا رنگ دکھایا۔ اور آخر میں ایک جگہ یہ بھی لکھ دیا کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے قاسم نانوتوی سے فرمایا کہ اچھا مولانا اجازت ہے، آپ کے ایمان سے فیصلہ کا طالب ہوں۔ یہ زمین و آسمان جس مقدس ذات کیلئے پیدا کیے گئے۔ قرآن کی چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ (۶۶۶۶) آیات جنکی عزت و عظمت کے خطبے سنائیں۔ وہ بارگاہ عالی جس بارگاہ کی خدمت پر سید الملائکہ روح الامین حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام ناز کریں۔ وہ مقدس آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم قاسم نانوتوی سے اجازت طلب کریں۔ یہ آسمان کیوں نہیں ٹوٹ پڑتا اور یہ زمین کیوں نہیں پھٹ جاتی۔ کیا اب بھی اور کوئی ثبوت چاہیے کہ دیوبندی گروپ اس گندے اور ناپاک فرقہ کا نام ہے۔ جو صبح و شام سوتے جاگتے گستاخی رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہے۔ مدرسۂ دیوبند کی تاریخ ابھی ختم نہیں ہوئی۔ جاگتی آنکھوں سے ایک اور ہولناک خواب دیکھیے ؎

وہ ارماں جو نہ نکلے دشمنی سے
نکلے جا رہے ہیں دوستی سے

خواب؟ معلم کائنات صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم مدرسۂ دیوبند کے طالب علم

دیوبندی گروپ کے وہ بڑے میاں جن کے بارے میں آپ گذشتہ صفحات میں ملاحظہ فرما چکے کہ وہ خود اپنے بارے میں یہ فرما رہے ہیں کہ "حق تعالےٰ نے مجھ سے وعدہ فرما لیا ہے کہ میری زبان سے غلط نہیں نکلوائے گا"۔ یعنی فرقہ زاغیہ کے امام مولوی رشید احمد گنگوہی مدرسہ دیوبند کی شان و شوکت بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔ خواب ملاحظہ فرمایئے اور عداوتِ رسول کا جیتا جاگتا نمونہ دیکھیے۔

فقیر کے گمان میں یہ آتا ہے کہ مدرسۂ دیوبند کی عظمت حق تعالےٰ کی

درگاہِ پاک میں بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور
خلق کثیر کو ظلمات ضلالت سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صالح
فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ
کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی
آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا کہ جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ
ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔

براہین قاطعہ صفحہ ۳۰

عقل سے پیدل ہونے کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت چاہیئے کہ لفظ "کلام" جو اردو زبان میں مذکر بولا جاتا ہے جیسے کلام لکھا۔ کلام پڑھا، کلام سنا وغیرہ مگر وہی لفظ کلام" دیوبند جاکر مونث ہوگیا آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ یہ دیوبند والوں کی بڑی پرانی عادت ہے۔ یہاں بڑے بڑے مذکر مونث بنا دیئے گئے۔ تفصیل آگے ملاحظہ فرمائیں۔ عذاب خداوندی دیکھیں کہ یہ علم وفضل کے نام نہاد دعویدار اب تک براہین قاطعہ کو نہ جانے کتنی مرتبہ شائع کر چکے ہیں مگر جب بھی چھپا تو یہی کہ "کلام کہاں سے آگئی"۔ یہ قہر و عذاب نہیں تو اور کیا ہے اس وقت اس کی مزید تفصیل عرض نہیں کرنا ہے۔ بلکہ یہ بات عرض کرنا ہے کہ وہ مقدس رسول محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو اس کائنات میں "معلم کائنات" بنکر تشریف لائے۔

حضرت کا علم علم لدنی ہے اے امیر
حضرت وہیں سے آئے ہیں لکھے پڑھے ہوئے

وہ مقدس آقا جن کے علم کا اعلان قرآن کی سیکڑوں آیات کر رہی ہیں۔ ان کے استاد ہونے کا دعویٰ دیوبندی مولویوں کو ہے۔ میں کہتا ہوں غیرت نہیں آتی۔ یہ منہ اور مسور کی دال۔ کہاں امتی اور کہاں امام الانبیاء و سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عرش پناہ بلکہ یہ دل کا وہ ناسور ہے جو خواب کی راہ بہہ رہا ہے۔

مقام غور و فکر ہے وہ رسول جو جانوروں کی زبانیں جانیں، پتھروں کی صداؤں سے واقف ہوں، جنوں کی زبان سے باخبر، تمام انسانوں کی زبانوں کے عالم۔ درختوں کی زبانوں کو جاننے والے ہوں جن کی رسالت عامہ کا اعلان قرآن نے اس طرح فرمایا ہو۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں۔

(نواں پارہ۔ سورۂ اعراف ۱۰ واں رکوع) ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

ان کے بارے میں دیوبندی گروپ کا یہ عقیدہ کہ وہ اردو زبان سے ناواقف و بے خبر تھے اور دیوبند کے مدرسہ میں ہماری شاگردی کے بعد ان کو اردو زبان آئی۔ معاذ اللہ۔ بات یہیں پر ختم نہیں ہوئی بلکہ خواب کے بعد فرقہ زاغیہ کے امام مولوی رشید احمد گنگوہی سبحان اللہ کے بعد یہ تعبیر بتائے کہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔ دلوں کی شقاوت اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عداوت کا منظر کھلی آنکھوں سے دیکھئے۔ کیا ستم ہے کہ یہ کلمہ پڑھنے والے ناموسِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کچھ بھی لحاظ و پاس کئے بغیر اپنی جھوٹی و کھوٹی عزت کے لئے عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھلونا بنائے ہوئے ہیں۔ اور اس کے بعد بھی ایمان و اسلام کا کھوکھلا نعرہ۔ ع

بے وجہ نہیں سورش طوفان کے سینے میں
موجیں متلاطم ہیں کشتی کو ڈبونے کو

اگر آنکھوں میں خمار ہو تو دور کیجئے اور جیتی جاگتی آنکھوں سے ایک اور بھیانک خواب دیکھئے،

خوابؔ دیوبندیوں کا باورچی خانہ

آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں دیوبندیوں کے باورچی خانہ میں تیار ہونیوالے کوے کے سالن اور کوے کی بریانی کا مصالحہ آپکے سامنے پیش کروں گا۔ میں اس وقت دیوبندی گروپ کے گستاخِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہونے کے ثبوت میں ایک ایمان سوز خواب کا منظر پیش کر رہا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

ایک دن اعلیٰ حضرت (حاجی امداد اللہ صاحب) نے خواب دیکھا
کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہیں کہ جناب رسول
مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا کہ
"اٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے۔
اس کے مہمان علماء ہیں۔ اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔
تذکرۃ الرشید حصہ اول ص ۴۷

ایمانی غیرتوں کو آواز دے رہا ہوں وہ مقدس رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم جن کی عظمت کا بیان آیات قرآن اس طرح کرے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۔ اور ہم نے تمہارے لیئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

(۳۰واں پارہ سورۂ الم نشرح) (ترجمہ سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی)

جن کے ذکر کو رب دو عالم بلند فرما رہا ہے جن کے لئے حدیث قدسی میں لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ ارشاد ہوا۔ وہ عظیم و باعثِ ایجاد عالم رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم دیوبندی مولویوں کا کھانا پکائیں۔ معاذ اللہ غیرت و حیا کہاں مر گئی۔ رسولِ رحمت علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو اپنے گھر کا باورچی بنائیں۔ اور اس کے بعد بھی ایمان و اعتقاد سلامت رہے۔ ستم تو یہ ہے کہ اپنے من مانے طریقہ پر جھوٹی عزت کی خاطر یہ خواب دیوبندیوں کو ہوئے اور سستی شہرت کی خاطر باقاعدہ ان کی اشاعت کی جا رہی ہے۔ کیا کوئی ایسا نہیں کہ جس کے قلب میں عشق و ایمان کی غیرت ہو اور وہ اس پر غور و فکر کرے۔ سچ ہے یہ سب اندھے ہو کر اوندھے ہو گئے۔

ہم خوب جانتے ہیں نشیب و فراز کو
گذری ہے اپنی عمر اسی دھوپ چھاؤں میں

بات صرف خواب ہی پر ختم نہیں ہوئی۔ اس خواب کی تعبیر بھی مصنف کتاب تذکرۃ الرشید سے سنیئے

اعلیٰ حضرت (حاجی امداد اللہ صاحب) کے اس مبارک خواب کی
تعبیر حضرت امام ربانی محدث گنگوہی .... (رشید احمد گنگوہی)
سے شروع ہوئی اس لئے کہ علماء میں آپ ہی پہلے عالم ہیں جو اعلیٰ حضرت
حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے۔

تذکرۃ الرشید حصہ اول ص۳۶

سیاق و سباق ملائیے۔ اس خواب اور تعبیر دونوں سے یہ مطلب برآمد ہوا کہ معاذاللہ رسولِ ذی شان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے رشید احمد گنگوہی اور ان کے دوسرے پیر بھائی مولویوں کے لئے کھانا پکایا۔ رسولِ کائنات علیہ الصّلوٰۃ والسّلام پر برتری کا جنون اسی جگہ ختم نہیں۔ بلکہ مختلف گوشوں اور زاویوں سے یہ جنونی اور سرپھرے ناموسِ رسالت پر حملے کرتے رہے۔ آیئے اب ہمسری کا انداز دیکھئے۔ ؎ پھر اڑا لینا مرے چاکِ گریباں کا مذاق
پہلے مجھ سے سببِ چاکِ گریباں پوچھو

خواب ۶ گنگوہی کی جنم پستک

دعویٰ ہمسری کیلئے ذیل کا خواب ملاحظہ فرمائیں۔ گنگوہی جی کی جنم پستک کی ترتیب کے درمیان کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے عاشق الٰہی میرٹھی نے لکھا۔

اثنائے کتابت میں ایک صاحب دل و دیندار شخص کا جن کی صورت
میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ بسبیل ڈاک لفافہ پہونچا کہ میں نے خواب
دیکھا ہے رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سوانح لکھی جا رہی ہے
اور ایک بزرگ نے تعبیر دی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ شریعت کے کسی کامل
متبع کی سوانح کا اہتمام ہو رہا ہے۔

تذکرۃ الرشید حصہ اول صفحہ ۸

دیکھا آپ نے ہمسری کا ناپاک اور گندہ خیال۔ خواب دیکھنے والے نے اللہ کے مقدس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سوانح ترتیب دیے جانے کا خواب دیکھا مگر برا ہو جھوٹی شہرت کے چاہنے والوں کا کہ تعبیر یہ نکالی کہ رشید احمد گنگوہی کی سوانح ترتیب دی جا رہی ہے۔ میں نہیں کہتا خود عاشق الٰہی میرٹھی کے قلم سے ان کی تعبیر سنیے۔

> پس مبارک ہو کہ یہ منامی بشارت تیرے ہاتھوں پوری ہو رہی ہے۔
>
> تذکرۃ الرشید حصہ اول صفحہ ۹

کہاں میرے آقا کی وہ مقدس سوانح جس میں حیات انسانی کا ناقابل ترمیم ضابطہ و دستور محفوظ ہے جو قیامت تک کی تمام اقوام عالم کیلیے درس بصیرت و موعظت ہے۔ کہاں رشید احمد گنگوہی کی وہ ناپاک اور گندی لائف ہسٹری جس میں نہ جانے کتنے گندے اور ناپاک واقعات درج ہیں۔ ایسے واقعات جو طبع سلیم اور پاکیزہ و صالح ذہنوں پر بارگراں ہیں۔ ایسی باتیں جو بدمعاشوں ہرجسیوں کے درمیان بھی شاید نہ ہوتی ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ اگر ان باتوں کو یہاں پوری تفصیل سے درج کر دوں تو مستقل ایک کتاب علیحدہ سے تیار ہو جائے۔ اور میں یہ بھی محسوس کرتا ہوں کہ ہمارے قارئین کی شریف اور پاکیزہ طبیعتیں قطعاً اس کو قبول نہیں کریں گی۔ مگر شہادت و دلیل کی دنیا میں آنے کے بعد یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ صرف ہوائی محل نہ بنایا جائے۔ ریت کی دیوار نہ کھڑی کی جائے۔ بلکہ دلائل و براہان کی روشنی میں ایسی بات کی جائے جو بیگانوں کے لئے بھی قابل قبول ہو۔ ملاحظہ فرمائیں۔

گیہوں کا دانہ

ایک بار ظہر مجمع میں حضرت کی کسی تقریر پر ایک نو عمر دیہاتی

بے تکلف پوچھ بیٹھا کہ حضرت جی عورت کی شرم گاہ کیسی ہوتی ہے؟ اللہ رے تعلیم سب حاضرین نے گردنیں نیچے جھکا لیں۔ مگر آپ مطلق چیں بر جبیں نہ ہوئے بلکہ بے ساختہ فرمایا جیسے گیہوں کا دانہ۔"

تذکرۃ الرشید حصہ دوم ص۱۰۰

کسی بھی تبصرہ سے پیشتر میں اپنے تمام ناظرین سے معافی کا طالب ہوں۔ میں قطعاً اس موقف میں نہیں تھا کہ اس قدر گندی اور بھوہڑ عبارت درج کرتا۔ مگر دیوبندی گروپ کا اصلی اور صاف چہرہ آپ کے سامنے پیش کرنے کی غرض سے مجبوراً با دل ناخواستہ اس عبارت کو نقل کرنا پڑا۔

اس پھوہڑپن پر اسلامی ٹھیکیداروں کو شرم وحیا نہیں ہے۔ بلکہ اپنے گروپ کے امام کی تعریف و توصیف میں اس طرح اس گندے واقعہ کو بیان کر رہے ہیں جیسے رشید احمد گنگوہی نے کوہِ ہمالہ کی چوٹی ماؤنٹ ایوسٹ پر اپنا قدم رکھ دیا ہو۔

کیا دیوبندی گروپ کی لغت میں شرم، حیا، غیرت، لاج نام کا کوئی بھی لفظ نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ چلو ہم مان لیتے ہیں کبھی گنگوہی صاحب کی کسی محفل میں ایسا واقعہ ہوا بھی ہو تو یہ کیا ضروری ہے کہ اس واقعہ کو کتاب میں بھی درج کر دیا جائے اور مزے لے کر بیان بھی کیا جائے۔ سچ ہے۔ ~

خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ دیوبندی گروپ کے پاس شرم وحیا نام کی کوئی چیز نہیں۔ اس لئے کہ مخبرِ صادق رسولِ ذی وقار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

الحیاء شعبۃ من الایمان حیاء ایمان کا درجہ ہے۔

مطلب یہ کہ ایمان ہو تو حیا و شرم ہو اور جب ایمان ہی نہیں تو حیا و شرم کہاں؟

دلوں پر جبر کیجئے اور غیرت وحیا کی دنیا کو چیلنج کرنیوالا ایک اور خواب ملاحظہ فرمایئے۔

خواب ۷ داڑھی والی دلہن

شاید آپ عنوان دیکھ کر حیرت میں پڑ گئے ہوں گے کہ خدایا! یہ کیا ماجرا ہے۔ یہ الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ آخر یہ داڑھی والی دلہن دنیا کے کس گوشہ میں پائی جاتی ہے۔ تو آپ حیران نہ ہوں اور دیوبندی گروپ کی گندی تہذیب کو جاننے کیلئے خواب دیکھئے ؎

الفت میں ہر اک نقشہ الٹا نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

خیال رہے کہ دیوبندی گروپ کے سربراہ اعلیٰ اور تبلیغی جماعت کے بانی الیاس کاندھلوی کے پیر مولوی رشید احمد گنگوہی خود اپنا یہ خواب بیان کر رہے ہیں۔

> ایک بار ارشاد فرمایا میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم صاحب عروس کی صورت میں ہیں۔ اور میرا ان سے نکاح ہوا ہے۔ سو جس طرح زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہونچتا ہے اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہونچا ہے۔
>
> تذکرۃ الرشید حصہ دوم صفحہ ۲۸۹

دیکھا آپ نے خواب۔ دولہا بھی داڑھی والا اور دلہن بھی داڑھی والی۔ اسے کہتے ہیں آم کے آم گٹھلیوں کے دام۔ یہ ہے دیوبندی گروپ کی ننگی تہذیب۔ اس گندے اور فحش خواب کو لکھتے اور شائع کرتے وقت انہیں ذرا بھی غیرت نہیں آئی۔ دل و دماغ کے دیوالیہ ہونے کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت ہوگا۔ غضب خدا کا کس قدر بے حیائی کے ساتھ چٹخارے لے کر اس خواب کو بیان کیا جا رہا ہے اور آخری جملہ نے تو سارا بھرم کھول دیا ہے۔

> سو جس طرح زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہونچتا ہے اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہونچا ہے۔

درد کا میرے یقیں آپ کریں یا نہ کریں
عرض اتنی ہے کہ اس راز کا چرچا نہ کریں

تھوڑی دیر کو مان لیا جائے رشید احمد گنگوہی نے کبھی ایسا خواب دیکھا بھی تھا تو کیا یہ ضروری تھا کہ اس گندے اور ناجائز خواب" کو کتاب میں بھی شائع کیا جائے۔ کیا دیوبندی گروپ نے شرم و غیرت کا سر بازار نیلام کر دیا ہے؟ کیا اس خواب کو دیوبندی گھرانے کی عورتیں، لڑکے لڑکیاں نہیں پڑھتے ہوں گے؟ آخر اس خواب کو شائع کرنیکا مقصد؟

ہوسکتا ہے کوئی یہ کہہ دے کہ اجی! یہ تو خواب ہے۔ خواب کی کیا حیثیت؟ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جب خواب کی کوئی حیثیت نہیں تو اسے جیتی جاگتی دنیا میں کیوں پیش کیا جاتا ہے ؎

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

لیکن آیئے! ہم بتائیں کہ خوابوں کی دنیا میں مولوی قاسم نانوتوی بانئ مدرسہ دیوبند کے ساتھ نکاح کر کے لطف حاصل کرنے والے دولہا مولوی رشید احمد گنگوہی ہوش و حواس کی دنیا میں بھی ایسی ہی غلط اور ناجائز حرکتیں کرتے رہے ہیں۔ ذہنوں پر بوجھ نہ ہو تو آگے بڑھئے اور اب میرے ساتھ ذرا گنگوہ کی خانقاہ کا بھی ایک منظر دیکھ لیجئے تاکہ سیاق و سباق سے آپ کو نتیجہ برآمد کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ اور دیوبندی گروپ کی گندی تہذیب ہوش و حواس کی دنیا میں آپ کے سامنے آجائے۔ نیز جو طبقہ ظاہری تقدس اور پاکیزگی کا فریب دیکر ایمان و عقیدے کی دنیا کو تباہ و برباد کرنے کی سازش کر رہا ہے۔ آپ ان کے صحیح خدوخال جان لیں۔

میاں! کیا کر رہے ہو

ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا۔ حضرت گنگوہی (رشید احمد) اور حضرت نانوتوی (قاسم نانوتوی بانی مدرسۂ دیوبند) کے مرید و شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے۔ مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے

حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے۔ اور مولانا کی طرف کروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے۔ مولانا (قاسم نانوتوی) ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت (رشید احمد گنگوہی) نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہنے دو۔

ارواح ثلٰثہ حکایت نمبر ۳۰۵ صفحہ ۲۵۹

یہ ہے گنگوہی کی خانقاہ۔ جہاں دن کے اجالے میں مریدوں اور شاگردوں کے مجمع میں دیوبندی گروپ کے "دو بڑے" وہ حرکتِ ناز یبا کر رہے ہیں کہ شیطان بھی دور کھڑا ہوا ہاتھ جوڑ کر یہ کہہ رہا ہے کہ شاباش! میرے شاگردو! تم نے استاد کو پیچھے چھوڑ دیا۔ ایسا کام کیا ہے کہ اب میرے ماتھے پر بھی پسینہ آرہا ہے۔ اور میں یہ سوچ رہا ہوں کہ میں تم دونوں کا استاد ہوں یا تم دونوں میرے گرو؟

رات شیطاں کو خواب میں دیکھا
ساری صورت جناب کی سی تھی

قوم وملت کے باشعور اور سنجیدہ طبقہ کو دعوت غور وفکر ہے۔ کیا صوفیائے کرام اور مشائخ عظام نے خانقاہوں کا قیام اسی غرض سے کیا تھا کہ گنگوہی اور نانوتوی جیسے لوگ اپنی حرکتوں کے ذریعے خانقاہوں کو بدنام کریں اور نہ صرف یہ کہ خانقاہوں کے وقار کو مجروح کریں بلکہ ان غلط حرکتوں کو کتابوں میں شائع کر کے رہتی دنیا تک ماتھے کا کلنک بنائیں۔ ذرا آپ عبارت کے تیور ملاحظہ فرمائیں کس قدر دیدہ دلیری اور بے خوفی کے ساتھ رشید احمد گنگوہی نے بھری خانقاہ میں کہا کہ "یہاں ذرا لیٹ جاؤ" جس پر قاسم نانوتوی "کچھ شرما گئے" دوبارہ کہا تو ادب کے ساتھ لیٹ گئے۔ پھر اسی جگہ تمام مریدوں شاگردوں کے سامنے رشید احمد گنگوہی بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے۔ ابھی تک کی بات تو پردے میں تھی۔ اور یہ تو ارباب دیوبند کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس پردے کو اٹھائیں کہ ایک پلنگ پر لیٹ کر رشید احمد گنگوہی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کو کون سا مسئلہ سمجھا رہے تھے۔ ہم تو صرف

آخری جملوں پر ایک بار پھر آپ کی توجہ چاہیں گے تاکہ آپ دیوبندی گروپ کے دو بڑوں کے گندے کردار سے یہ جان لیں کہ جس گروپ کے بڑوں کا یہ حال ہے کہ بھری خانقاہ میں باز نہیں آتے اس گروپ کے چھوٹوں کا کیا حال ہوگا۔ ارواح ثلثہ کی مندرجہ حکایت ۳۰۵ کے آخری جملوں پر طائرانہ نظر ڈال کر ہم آگے بڑھیں۔

> مولانا (قاسم نانوتوی) ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت (رشید احمد گنگوہی) نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہنے دو۔

بے غیرتی اور بے حیائی سے لبریز اس عبارت کو سمجھانے کیلئے کسی کی ضرورت نہیں۔ اس عبارت کا ایک ایک لفظ دیوبندی مولویوں کی بے شرمی کا جیتا جاگتا نمونہ ہے۔ ؎

شرارت میں بھی شامل ہے امامت میں بھی داخل ہے
وہابی مولوی بھی فی المثل تھالی کا بیگن ہے

خواب ۸ توہین رسالت کا گناہِ عظیم

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی ایک کمسن شاگردہ یا مریدہ سے شادی کی۔ اس معاملہ میں بڑا ہنگامہ ہوا۔ ہنگامہ ختم کرنے کیلئے فوراً اشرف علی تھانوی نے خواب دیکھا۔ اب آپ خواب پڑھئے اور توہین نبوت کے ان مجرموں کیلئے سزا تجویز کیجئے۔

> میں نے ایک یہ بھی خواب دیکھا تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں۔ اس سے میں یہ تعبیر سمجھا کہ جو نسبت عمر کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بوقت نکاح حضور کے ساتھ تھی وہ ہی نسبت ان کو ہے۔ یہ شاید اس طرف اشارہ ہو۔
>
> الافاضات الیومیہ جلد اول صفحہ ۶۸ و ۶۹

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ دنیا کا وہ کون سا بے غیرت اور بےشرم بیٹا ہوگا جو خواب یہ دیکھے کہ مکان میں ماں آنے والی ہیں ۔ اور اس کی تعبیر یہ لے کہ کمسن بیوی ملے گی اور وہ بھی کون سی ماں ..... اللہ اکبر ۔ قیامت تک کے مسلمانوں کی ماں ۔

وہ سیدہ ام المومنین ... جن کی نعلین کی خاک پر ہماری ماؤں کی عزت قربان ۔

وہ زوجۂ سید المرسلین ..... جن کی عفت و عصمت تقدس و پاکیزگی کی گواہی قرآن ارشاد فرمائے ۔ ازواج مطہرات کے مقدس گروہ کی وہ مقدس خاتون ۔ جن کا حجرہ آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آخری آرام گاہ بنا ۔

اللہ اللہ وہ ازواج مطہرات جن کے بارے میں رب فرمائے

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ ۔ اے نبی کی بیبیو ! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو ۔ (کنز الایمان)

(سورۂ احزاب (۲۲ واں پارہ) (ترجمہ سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی)

یہ آسمان کیوں نہیں ٹوٹ پڑتا اور یہ زمین کیوں نہیں شق ہو جاتی سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں کس قدر شدید توہین اور گستاخی ہے ۔ اور اس کے بعد بھی ایمان سلامت ؟ حرمت اہلبیت کا مذاق اڑایا جائے اور اسلام محفوظ رہے ؟ مندرجہ بالا خواب پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت خطیب مشرق پاسبانِ ملت مناظر اہلسنت علامہ مشتاق احمد صاحب قبلہ نظامی الہ آبادی دامت برکاتہم القدسیہ فرماتے ہیں ۔

" چونکہ مولوی تھانوی نے اپنی ایک کمسن شاگردہ یا مریدہ سے شادی کی تھی اس لئے عوام کو پٹی پڑھانے کیلئے خواب کے علاوہ قرآن کی آیت تو مل نہیں سکتی تھی ۔ بس اس کا آسان طریقہ یہی تھا کہ خواب دیکھا جائے اور اسے چھاپ کر اپنے متوسلین کو مطمئن کیا جائے ۔

دیوبندی عوام کا ذہن و فکر بھی کچھ ایسا مفلوج اور لا علاج سا ہے کہ میلاد و قیام کے ثبوت میں حدیث پیش کیجئے تو برجستہ بول اٹھیں گے یہ تو حدیث ضعیف ہے ۔ لیکن اپنے آقاؤں کے مناقب و محاسن میں من گھڑت خوابوں کو وہ سورۂ یٰسین اور سورۂ رحمٰن سے کم نہیں سمجھتے ۔ معاذ اللہ ۔

مندرجہ بالا حوالہ کوئی تبصرہ نہیں چاہتا۔ ایسی ننگی عبارت کو تبصرے کا لباس پہنانا بھی تضیعِ اوقات کے مترادف ہے۔ بس اسے پڑھ لیجئے اور اپنی بے کسی اور مظلومی کا شدت سے احساس کر کے اس کا فیصلہ کیجئے کہ خدا کی بچھائی زمین پر ہم سے بھی زیادہ کوئی مظلوم ہے"۔

حضرت خطیب مشرق علامہ نظامی صاحب قبلہ اب اس کے بعد ہم سنیوں میں چھپے ہوئے منافق صفت لوگوں کی خبر لیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔

"حد ہے! غیر تو غیر ٹھہرے آج جو سنیوں کا لبادہ اوڑھے ہیں۔ ان میں بھی کچھ ایسے منافق ہیں جن کا مشن یہ ہے کہ اب ان مسائل کو نہ چھوا جائے۔ ان ظالموں سے دریافت کرو کہ کوئی تمہیں کچھ کہہ دے تو اس سے جنم بھر انتقام لیتے رہو۔ اس کی توبہ نہ قبول کرو۔ اور ایسے سرکش اور نافرمان جو آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عزت و حرمت کے خلاف ایک محاذ جنگ قائم کر رکھا ہے ان سے تم یارانہ اور سانٹھ گانٹھ چاہتے ہو۔ اسے تمہارا مردہ ضمیر گوارا کر سکتا ہے جس کی رگوں کا خون ابھی پانی نہیں ہوا وہ ہمیشہ اس تحریک کے خلاف نفرین و لعنت کرتا رہے گا۔

دوستو! یہ تصویر کا ایک رخ ہے۔ یعنی جب آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق خواب دیکھیں گے تو سرکار کو اردو سکھائیں گے۔ یا باورچی بنائیں گے۔ معاذ اللہ لیکن جب اپنے آقاؤں سے متعلق خواب دیکھیں گے تو اس کا انداز ہی جداگانہ ہوگا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ایک سمجھی بوجھی اسکیم کے تحت خواب بھی دیکھا جاتا ہے۔ اب اس کی صحیح تعبیر یہ ہوگی کہ یہ خواب دیکھا نہیں جاتا بلکہ لایا جاتا ہے۔ آمد اور آورد کا فرق ہے"۔

خدائے کریم اپنے محبوب رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقہ حضرت خطیب مشرق علامہ نظامی صاحب قبلہ کی عمر میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے اور دنیائے سنیت تا دیر ان سے فیض یاب ہوتی رہے۔ آمین۔ بہت ہی شاندار اور ایمان افروز تبصرہ فرمایا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ سنیت کے نقاب میں جو گندی صورتیں چھپی ہوئی ہیں ان کی بھی خوب نقاب کشائی فرمائی ہے۔

ایک حقیقت

اسی مقام پر ایک نہایت ضروری اور اہم بات بھی عرض کرتے چلیں جس کے تمام فیصلہ کن مراحل طے ہوجانے کے بعد اب دوبارہ پھر ملک کے اکثر مناظروں میں دیوبندی گروپ کے مخصوص مولوی" بڑے ناز و ادا کے ساتھ پیش کرتے ہیں اور گلے کی رگیں پھلا پھلا کر عوام کو یہ کہہ کر گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ دیکھو تمہارے اعلیٰ حضرت نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین کی۔ معاذ اللہ۔ اور ثبوت میں حدائق بخشش حصہ سوم پیش کرتے ہیں۔ دیوبندی گروپ کے اس مکر و فریب کے جواب اور اپنے بھولے بھالے سنی عوام کے ذہن و قلب کو مطمئن کرنے کیلئے اس مکر و فریب عیاری و مکاری کا جواب ضروری ہے۔ ؎

کل جہاں سے کہ اٹھالائے تھے احباب مجھے
لے چلا آج وہیں پھر دلِ بیتاب مجھے

حضور سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین و ملت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مجموعۂ کلام "حدائق بخشش" حصہ اول و دوم کے نام سے شائع ہوا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد اعلیٰ حضرت ہی کا غیر مطبوعہ کلام مختلف مقامات سے جمع فرماکر حضرت والد ماجد غازیٔ اہلسنت محبوب ملت علامہ مفتی حافظ قاری ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی علیہ الرحمتہ والرضوان (مفتی بمبئی) نے سنہ ۱۳۴۲ھ میں حدائق بخشش حصہ سوم کے نام سے شائع فرمایا۔ اس حدائق بخشش حصہ سوم مطبوعہ نابھہ سٹیم پریس نابھہ کے صفحہ ۳۶ پر حضرت سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں قصیدہ درج ہے جس کا عنوان ہے۔

قصیدہ در مناقب شریفہ ام المؤمنین محبوبۂ سید المرسلین
حضرت سیدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اس قصیدہ کا مطلع ہے۔ ؎

آج فردوس میں کس کانِ حیا کا ہے گزر
حکم ہے سبزۂ بے گانے کو باہر باہر

صفحہ ۳۶ پر اس مطلع سے قصیدہ شروع ہوا اور صفحہ ۳۷ پر ۱۹ اشعار تک یہ قصیدہ جاری رہا۔ صفحہ ۳۷ پر ۱۹ واں شعر ہے ؎

حور رویت کیلئے شوق سے آنکھیں دھوئیں
اسی سرکار کی مملوک ہے حوضِ کوثر

اس شعر کے بعد بہت ہی روشن خط میں تحریر ہے "علیحدہ" اور اس کے بعد یہ اشعار ہیں۔ ؎

تنگ وچست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لیکر
یہ پھٹ پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت
کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ وبر

بس ان ہی اشعار کو بنیاد بنا کر پورے دیوبندی گروپ نے نہ صرف بمبئی بلکہ پورے ملک میں ایک عظیم فتنہ وہنگامہ برپا کر دیا۔ اور یہ فتنہ بھی کتاب شائع ہونے کے تقریباً ۳۲ سال بعد ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۹۵۵ء میں شروع ہوا۔ جبکہ کتاب حدائق بخشش حصہ سوم ۱۳۴۲ھ میں طبع ہوئی۔

آج بھی بمبئی کے پرانے لوگوں کو وہ "انقلابی فتنہ" اچھی طرح یاد ہے۔ ایک ہنگامۂ محشر تھا جو بمبئی کی سرزمین پہ بپا تھا۔ دیوبندی گروپ کو تو ایک بہانہ ملا تھا۔ دیوبند سے لیکر نجد تک ساری وہابیت و دیوبندیت شانہ بشانہ قدم بہ قدم اس تحریک میں عملی طور سے شامل تھی اور عالم یہ تھا کہ ؎

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
ایک ہی زلف کے اسیر ہوئے

بار بار اعلان کیا گیا کہ ان اشعار کا سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ عظمت پناہ سے کوئی تعلق نہیں۔ کتابت کی غلطی سے ترتیب شعری میں سہو ہوگیا۔ ام زرع اور اس کی سہیلیوں کے حال سے متعلق اشعار اس مقام پر آگئے۔ (ام زرع اور اسکی سہیلیوں کا مفصل واقعہ حدیث پاک کی معتبر کتاب مسلم شریف کی حدیث شریف میں مذکور ہے۔ اس کی تفصیلات کیلئے حضرت شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت امام المناظرین رئیس المقررین علامہ مفتی حافظ قاری الحاج ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی، لکھنوی علیہ الرحمہ والرضوان کی تصنیف لطیف

"ردکید الخبثاء"

کا مطالعہ فرمائیں جس میں حضرت علیہ الرحمہ والرضوان نے مکمل حدیث پاک بہت ہی شرح و بسط کے ساتھ درج فرمائی ہے اور وہابیہ دیوبندیہ کے تمام اعتراضات کا بہت ہی واضح اور مکمل جواب اس طرح دیا ہے کہ آج تک لاجواب ہے۔)

حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے حدائق بخشش حصہ سوم کے سلسلے میں جو وضاحتی بیان جاری فرمایا، اسے ملاحظہ فرمائیں۔

"واقعہ یہ ہے کہ فقیر حقیر غفرلہ القدیر نے یہ قصیدۂ مبارکہ مارہرہ مطہرہ کی ایک پرانی قلمی غیر مجلد کثیر الاستعمال بوسیدہ بیاض سے نقل کیا تھا۔ اور بہت کچھ غور و تلاش و ورق گردانی کے باوجود یہ قصیدہ مکمل نہ ملا۔ ناتمام ہی رہا۔ مگر بیاض سے اندازہ ہوا اور یقین کے درجہ تک پہونچا کہ حضور پرنور مرشد برحق امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین ملت رضی الرحمٰن عنہ نے اس قصیدۂ مدحیہ کے ساتھ ساتھ اسی بحر و قافیہ و ردیف میں ایک دوسرے قصیدہ کی بھی طرح ڈالی تھی جو ام زرع اور ان گیارہ دلہنوں سہیلیوں کے واقعہ پر مشتمل تھا جو حالت کفر میں تھیں اور جن کا بیان مسلم شریف میں بھی موجود ہے۔ ان کا آپس میں عہد و پیمان کرنا کہ اپنے اپنے شوہروں کا حال ہر ایک بیان کرے گی کوئی کچھ نہیں چھپائے گی پھر اپنے

شوہروں کے حالات بیان کرنا وغیرہ سب ہے۔

ام زرع والے قصیدہ کے صرف سات اشعار ہی دستیاب ہوئے بہت دیکھ بھال اور جستجو کے باوجود اور اشعار نہ ملے اور ان سات اشعار میں بھی دو جگہ "علیحدہ" "علیحدہ" لکھا تھا۔ یعنی قصیدہ کی تکمیل کے وقت یہ سات تین جگہ قصیدۂ ام زرع میں درج ہوئے۔ اور قصیدۂ مدحیہ حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان شعروں کا کوئی واسطہ و تعلق ہی نہیں ہے۔ فقیر حقیر غفرلہ القدیر نے بھی پوری احتیاط کے ساتھ قصیدۂ مدحیہ کو لکھا اور آخری شعر کے بعد لفظ علیحدہ لکھ کر وہ سات شعر لفظ علیحدہ کے نیچے اس طرح لکھ دیئے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

علیحدہ

مادر زرع کی شادابیٔ کشت امید ؛؛ برقِ خرمن وہ طلاق اور نکاح دیگر

علیحدہ

یاد وہ مجمع رنگین حسینان حجاز ؛؛ وہ بیاں کی جھپائیں نہ گئی حال شوہر
رنگ عشرت سے کسی گل پہ نکھرتا جوبن ؛؛ خار حسرت سے کسی پھول کا پہلو مضطر
داغِ حرماں کا کوئی چاند کا ٹکڑا اشاک ؛؛ مصلحت تھی کہ توجہ نہ ہوئی ان کی ادھر

علیحدہ

تنگ و چست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار ؛؛ مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لیکر
یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت ؛؛ کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر
خوف ہے کشتیٔ ابرو نہ بنے طوفانی ؛؛ کہ چلا آتا ہے حسن اطہ کی صورت بڑھ کر

ان سات اشعار کو فقیر نے الگ ہی رکھا۔ مگر سوا یہ کہ جس زمانہ میں حدائق بخشش

حصہ سوم کی طباعت کا ارادہ کیا وہ جنگ کا دور تھا۔ کاغذ بغیر پرمٹ بازار میں کمیاب بلکہ نایاب تھا۔ فقیر ان دنوں ریاست پٹیالہ میں خدمت افتاء پر متعین تھا۔ کاغذ ملنا دشوار اور اتنی بڑی کتاب کی طباعت کا ارادہ۔ بڑی کوشش کے بعد پرمٹ ملا تو ضرورت سے بہت کم معلوم ہوا کہ نابھ اسٹیم پریس والوں کے پاس کاغذ کا کوٹہ زیادہ ہے۔ مل سکتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ طباعت وکتابت سب اس کے یہاں ہو۔ نابھ جاکر اسے کام بتایا اور طے ہو جانے کے بعد اسے سپرد کیا۔ چونکہ سیاسی چپقلش کا دور تھا۔ لیگ اور کانگریس کی زور شور میں چل رہی تھی۔ فقیر کو اپنی ذمہ داریوں سے فرصت نہ تھی کہ بار بار نابھ جائے۔ اور پروف دکانی دیکھے۔ کئی یا شاید دس یا بارہ بار گیا۔ مگر ہر دفعہ خوشامد وغیرہ سن کر خالی واپس آیا۔ مجبوراً کتاب کی صحت پریس والوں کے ذمہ کردی۔ کیونکہ فقیر تنہا تھا اور کام بہت۔ پریس کا کاتب جو سخت کٹر وہابی دیوبندی در بھنگی کا مرید تھا۔ اور بعد میں یہ بھی معلوم ہوا کہ مالک پریس حسین احمد اجودھیا باشی کا اور اس کا باپ تھانوی کا مرید ہے۔ ان لوگوں نے جان بوجھ کر یا نادانستہ یہ تقدیم وتاخیر تبدیل وتغیر کرائی۔ اور حصہ سوم مکمل ہو کر آگیا چونکہ طباعت میں بہت تاخیر ہوئی تھی اور لوگوں کے بار بار تقاضے تھے۔ لہٰذا فوراً روانگی شروع ہو گئی۔ بہت روز کے بعد فقیر نے کتاب پڑھنے کا وقت نکالا اور پڑھا۔ غلطیوں پر واقفیت ہوئی۔ کاغذ کی نایابی کی وجہ سے صحت نامہ نہ چھپ سکا۔ خیال تھا کہ طبع دوم میں اس کو درست کیا جائے گا لیکن حافظ ولی خاں نے بغیر پوچھے گچھے اس حصہ سوم کو چھپوا دیا۔ پھر یہ بھی سمجھا کہ حضرات علمائے کرام اہلسنت وجماعت سمجھا دیں گے اور بات صاف ہو جائے گی۔ اور وہابیہ دیوبندیہ کا منہ بند ہو جائے گا۔

اسی اپنی غلطی وغفلت کی خدا تعالیٰ

کے حضور میں معافی چاہتا ہوں۔

وہ غفور الرحیم مجھے معاف فرمائے۔ آمین۔

اب وہابیہ دیوبندیہ نے اپنے کفریات پر پردہ ڈالنے کیلئے ام زرع والے اشعار کو قصیدۂ مدحیہ بنا کر سنیوں کو بہکانا اور اچھلنا کودنا شروع کیا مگر مسلمانان اہلسنت کو یقین کامل رکھنا چاہئے کہ قصیدۂ مبارکہ مدحیہ حضرت سیدتنا ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان شعروں کا کچھ تعلق نہیں ہے"

چند سطروں کے بعد دستخط

فقیر ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ

جامع مسجد مدنپورہ بمبئی ۸

۹ ر ذی قعدۃ الحرام جمعہ مبارکہ ۱۳۷۴ھ

یہ وضاحتی بیان ماہنامہ سنی لکھنؤ کے ماہ ذی الحجہ ۱۳۷۴ھ کے شمارے میں شائع ہوا۔ اس قدر تفصیلی اور وضاحتی بیان کے باوجود سازشیں اور سورشیں کم نہ ہوئی۔ فتنہ تھا کہ روز بروز بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ اک آگ تھی جو لمحہ بہ لمحہ تیز سے تیز تر ہو رہی تھی لہذا ۹ ر ذی قعدہ ۱۳۷۴ھ بروز جمعہ کو جاری ہونے والے اس بیان کے بعد حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے ۱۱ ر ذی الحجہ ۱۳۷۴ھ بروز سہ شنبہ کو "توبہ نامہ" شائع کرایا جو بمبئی کے اکثر روزنامہ اور اور ہفت روزہ اخبارات کے علاوہ ماہنامہ سنی لکھنؤ کے ماہ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ کے شمارہ میں شائع ہوا۔ توبہ نامہ درج ذیل ہے۔

حضرت اسد السنۃ کا شاندار رجوع الی الحق

حدائق بخشش حصہ سوم میں حضرت سیدتنا ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

کی مدحت کے قصیدۂ مبارکہ میں چند شعر ایسے شائع ہو گئے ہیں جو حضرت سیدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شانِ مبارکہ میں ہرگز نہیں ہیں اور ان کا مضمون حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شانِ اقدس کے سراسر منافی ہے۔ فقیر کے تساہل و تغافل کی وجہ سے بے موقع شائع ہو گئے۔ بفضلہ تعالیٰ فقیر اپنے رب عزوجل کے حضور میں بوسیلۂ شفیع المذنبین سرورِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم توبۂ نصوح کرتا ہے اور اپنے اس سہو و نسیان اور لغزش بشری پر صمیم قلب سے اظہار ندامت کرتے ہوئے سارے مسلمانوں کی مادرِ گرامی حضرت سیدتنا صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ کرم میں عفو و بخشش کا طالب ہے۔ ساتھ ہی اس کا بھی اعلان کرتا ہے کہ اس قابل مواخذۂ شرعیہ ترتیب شعری کو حضور سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ گرامی کی طرف نسبت کرنے سے بھی فقیر انابت و برائت کرتا ہے۔

الحمد للہ رب العالمین فقیر نے بغیر کسی لالچ یا ناجائز خوف اور ڈر کے صرف حق کو ظاہر کرنے اور برادران اسلام کے قلوب کو تسکین شرعی دینے کیلئے اپنی اس لغزش سے توبۂ صریحہ کا اعلان کر دیا ہے۔ تو اس کے بعد اس سلسلے میں فقیر کی توبہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی اگر کوئی فرد یا جماعت زبانِ طعن دراز کرے تو یہ اس کی بڑی فساد انگیزی اور خالص شر پسندی کا ثبوت ہو گا۔

حدیث شریف ہے۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ
گناہ سے توبہ کرنیوالا ایسا ہی ہو جاتا ہے گویا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔
فقیر اپنی اس توبہ پر اللہ عزوجل اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو گواہ بناتا ہے۔ وکفیٰ باللہ شہیدا۔

فقیر ابو الظفر محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہٗ
۱۹ ؍ ذی الحجہ روز سہ شنبہ ۱۳۷۴ھ (ماہنامہ سنی لکھنؤ ماہ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ)

سبحان اللہ سبحان اللہ کس قدر واضح اور غیر مبہم توبہ نامہ ہے۔ ہر بات کی صفائی اور وضاحت فرمائی ہے۔ خدائے قدیر اپنے محبوب رؤف و رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم کے صدقہ اور طفیل میں حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی قبر پر انوار و رحمت و غفران نازل فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ حضرت محبوب ملت نے اپنے بعد والوں کیلئے ایک ایسی شاہراہِ عمل مرتب فرمائی ہے کہ اس پر چلنے والا کبھی گمراہ نہیں ہو سکتا۔

ابرِ رحمت ان کے مرقد پر گہر باری کرے
حشر میں شان کریمی ناز برداری کرے

اس قدر واضح اور مفصل توبہ نامہ کے بعد بجائے اس کے کہ بمبئی کے دیوبندی خاموش ہو جاتے دوسرے ہی روز بڑے بڑے پوسٹر شائع ہوئے جن کی سرخی تھی۔

"توبہ قابل قبول نہیں"

توبہ قبول کرنا یا نہ کرنا رب کریم کے فضل و عدل کی بات ہے لیکن یہ دیوبند کی ٹھیکیداری تھی کہ توبہ قابل قبول نہیں ہے۔

اس کے بعد ایک بار پھر صرف دفع فتنہ اور اختلاف و انتشار ختم کرنے کیلئے حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے تیسرا اعلان شائع فرمایا کہ حدائق بخشش حصہ سوم کا صفحہ ۳۷ دوبارہ نئی ترتیب کے ساتھ شائع کر دیا گیا ہے۔ جن حضرات کے پاس حدائق بخشش حصہ سوم ہو وہ اس سے صفحہ ۳۷ نکال کر بھیج دیں اور یہ نیا صفحہ طلب کر کے کتاب میں لگا لیں۔ یا جو حضرات کتاب نہ رکھنا چاہیں وہ کتاب واپس کر دیں۔ ان کو کتاب کی قیمت واپس کی جائے گی۔ نئی ترتیب کے ساتھ جو صفحہ ۳۷ شائع ہوا اس کے شروع میں ایک اعلان ہے۔ اس وضاحتی اعلان کو ملاحظہ فرمائیں۔

"اس صفحہ ۳۷ میں غلط ترتیب شعری سے اشعار شائع ہو گئے تھے۔
جس کا اعلان فقیر کئی بار کر چکا۔

اعلان ۱۰ر جولائی ۱۹۵۵ء کے ہفتہ وار الوارث میں۔ ماہنامہ سنی لکھنؤ جولائی ۱۹۵۵ء میں اور ۱۰ر اگست ۱۹۵۵ء کو مزید شرح و وضاحت کے ساتھ انقلاب میں ہو چکا۔ پوسٹر سے بھی ہو چکا۔ پھر فقیر نے حدائق بخشش حصہ سوم کی اشاعت بند کرنے کا اعلان کیا اور کتابیں واپس منگوائیں۔ اور جو دستیاب ہوئیں ان میں سے یہ ورق نکالا اور اب یہ دوسرا ورق چھپوایا ہے۔ اب جن کے پاس تیسرا حصہ ہو وہ جلد از جلد اس کا ورق نکال کر یہ ورق منگالیں اور کتاب میں چسپاں کرلیں۔ فقیر محبوب علی قادری رضوی لکھنوی غفرلہٗ۔

۲۷ر ذی الحجۃ الحرام ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۷ر اگست ۱۹۵۵ء

(حدائق بخشش حصہ سوم نیا طبع شدہ صفحہ ۳۷)

بار بار کے اعلان توبہ و استغفار کے باوجود دیوبندی گروپ ماننے کو تیار نہ تھا اور پھر آخر کار ۱۷ر ستمبر ۱۹۵۵ء بروز سنیچر ظہر کی نماز میں بمبئی کے بڑے بڑے دیوبندی اپنا دیوبندی امام لے کر سنی بڑی مسجد مدنپورہ میں آئے اور ہنگامہ ہوا۔ اسی ہنگامہ کے دوران بمبئی کی چلیا برادری کا سرغنہ اور دیوبندی گروپ کا نامی گرامی شخص حاجی جان محمد جیوا چلیا سنی بڑی مسجد مدنپورہ کے باہر تقریباً سو قدم کے فاصلہ پر جان سے مار دیا گیا۔ حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے معمول کے مطابق نماز ظہر کی امامت فرمائی۔

اسی شام جبکہ مغرب کی اذان ہونے والی تھی حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کو ناگپاڑہ پولس اسٹیشن بلایا گیا اور پھر مزید دس سنی حضرات کو پولس نے گرفتار کیا۔ حضرت محبوب ملت کو شامل کر کے ان گیارہ افراد پر قتل کیس جاری ہوا۔ دیوبند سے نجد تک ساری وہابیت و دیوبندیت نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ مجگاؤں کورٹ کے بعد یہ کیس سشن کورٹ میں مسلسل روزانہ ایک ماہ سے زائد جاری رہا اور آخر کار فاضل جج مسٹر جے بی دیوان نے فروری ۱۹۵۷ء میں فیصلہ صادر کیا کہ گیارہ کے گیارہ تمام ملزمین باعزت رہا کیے جاتے ہیں۔

بمبئی ہی نہیں بلکہ پورے ملک میں اس فتح مبین کی گونج محسوس کی گئی اور قریب قریب ملک کے اکثر مقامات پر اس فتحِ مبین کی خوشی میں تہنیتی اجلاس کئی ماہ تک ہوتے رہے۔ اسی موقع پر بمبئی کے کسی تہنیتی اجلاس میں کسی شاعر نے ایک قطعہ پڑھا تھا جس کو سن کر حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے گلے میں پڑا ہوا پھولوں کا قیمتی ہار اس شاعر کو پہنا دیا۔ آپ بھی قطعہ ملاحظہ فرمائیں۔

ظلماتِ شب میں نورِ سحر غوث پاک ہیں
سب مشکلوں میں پیشِ نظر غوث پاک ہیں
آخر ہماری فتح نے ثابت ہی کر دیا
اللہ بھی ادھر ہے جدھر غوث پاک ہیں

رب کے فضل وکرم سے سنی مسلمانوں کو یہ عظیم فتح حاصل ہوئی تھی۔ ہر گھر میں عید اور شب برائت کا سماں تھا۔ ہر سنی کا چہرہ گلاب کی طرح کھل رہا تھا۔ دیوبندیت ماتم کناں تھی اور ہر دیوبندی کا منہ ایسا ہو رہا تھا جیسے سوکھا کریلا۔

شاعر اہلسنت حضرت مرتضیٰ حسین صاحب رضوی شہزادپوری نے ایک بڑی پیاری تہنیتی نظم کہی تھی اس کے تین اہم شعر ملاحظہ فرمائیں ؂

چلو آج سر دھڑ کی بازی لگا کر ہٹا دو امامت سے محبوب علی کو
یہ بکواس اک خارجی کر رہا تھا کوئی بھاگ جانے کی کوشش نہ کرنا
امامت کی خاطر بڑھا جب وہابی اسے روک کر بولا اک مردِ غازی
مصلیٰ ہے یہ نائبِ مصطفےٰ کا قدم اب بڑھانے کی کوشش نہ کرنا
خدا کا ولی مصطفےٰ کا دلارا ہے محبوب علی غوثِ اعظم کا پیارا
جو چاہے تو موجودہ حالت بدل دے اسے آزمانے کی کوشش نہ کرنا

سشن کورٹ سے سنیوں کی تائید میں فیصلہ ہونے کے بعد بھی وہابیہ دیوبندیہ کی شرارتیں اور سازشیں کم نہ ہوئیں اور بمبئی ہائی کورٹ میں دیوبندی گروپ نے اپیل کی اللہ اور اس کے رسول محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فضل وکرم اور بزرگوں کی تائید و نصرت کہ بمبئی

ہائی کورٹ نے بھی سٹرجے ' بی ' دیوان کے فیصلہ کو برقرار رکھا اور حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نیز ان کے دس ساتھیوں کو باعزت دوبارہ کامیابی وکامرانی حاصل ہوئی ۔ اس موقع پر شاعرِ اہلسنت نے پھر ایک نظم کہی جو بہت ہی باموقع اور پرمعنی ہے ۔ کہتے ہیں ؎

سکوں پایا قلبِ حزیں پھر دوبارا
سنی جبکہ فتح مبیں پھر دوبارا
مدد غوثِ اعظم کی پھر رنگ لائی
ہوئے سُرخ رو اہلِ دیں پھر دوبارا

پھر مقطع میں کہتے ہیں ؎

لگا نعرہ' غوثیت پھر سے رضوی
ہلے نجد کی سرزمیں پھر دوبارا

بمبئی کا یہ مقدمہ دنیائے سنیت کی اہم اور تاریخی دستاویز ہے ۔ اخبارات اور فائل کی روشنی میں اس کی ترتیب کا کام بھی جاری ہے ۔ اور آپ اس اہم کیس کی روداد اس طرح ملاحظہ فرمائیں گے جیسے آپ خود بمبئی سشن کورٹ میں موجود ہوں ۔ عنقریب "**حق کا بول بالا**" نام سے کتاب منظرِ عام پر آئے گی ۔ **انشاء اللہ تعالیٰ** ۔

بات ضمنی طور پر ذرا طویل ہوگئی ۔ عرض کرنے کا مقصد یہ کہ حضرت محبوب ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کی حقانیت وصداقت کہ سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ سے ان اشعار کا کوئی تعلق نہ ہونے کے باوجود صرف غلط ترتیب شعری کی بنیاد پر دفع شر فتنہ وفساد ختم کرنے کی خاطر اس قدر واضح اور مفصل توبہ نامہ علی الاعلان شائع فرمایا ۔

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر ایک کے نصیب میں دار ورسن کہاں

برخلاف اس کے دیوبندی گروپ کے پیر مغاں اور ڈبل کیٹ مجدد مولوی اشرف علی تھانوی

جو صاف وصریح انداز میں سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین و تنقیص کر کے بغیر توبہ کئے اس جہانی سے آنجہانی ہو گئے۔

ایک بار پھر تھانوی جی کے اس توہین آمیز خواب پر سرسری نظر ڈالتے چلئے تاکہ ذہنی تسلسل بھی برقرار ہو جائے اور اہل حق و اہل باطل کے درمیان خط امتیاز کھینچنے میں آپ کو کوئی دشواری بھی نہ ہو سے

شکستہ پائی کا شکوہ ہے رہبر کی خطا کیا ہے
ہمیں سے منزلِ مقصود تک جایا نہیں جاتا

> نیز اس کے متعلق میں نے ایک یہ بھی خواب دیکھا تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں۔ اس سے میں یہ تعبیر سمجھا کہ جو نسبت عمر کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بوقت نکاح حضور کے ساتھ تھی وہی نسبت ان کو ہے۔ یہ شاید اس طرف اشارہ ہو۔
>
> الافاضات الیومیہ جلد اول صفحہ ۶۸-۶۹

ناخداؤں سے کہو آنکھ نہ لگ جائے کہیں
ابھی آثار ہیں کچھ اور بھی طوفانوں کے

خواب نمبر ۹...... اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

ابھی آپ نے پڑھا کہ مولوی اشرف علی تھانوی سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خواب میں دیکھکر نئی نویلی دلہن ملنے کی تعبیر لے رہے ہیں۔ معاذ اللہ وہی شرفعلی تھانوی آگے بڑھ کر کون سا دعویٰ کر رہے ہیں۔ ہوش و حواس کی دنیا میں مندرجہ ذیل خواب پڑھئے اور دیوبندی گروپ کے ایک بڑے کی جرارت و گستاخی و بیباکی کا اندازہ لگائیے۔

قفس و بلبل و گل بھی یہ فانوس خیال ؎ تیری ہستی سے زیادہ کوئی صیاد نہیں

ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا۔ اور دوپہر کا وقت تھا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو جانے کا ارادہ کیا۔ رسالہ حسن العزیز کو ایک طرف رکھدیا لیکن جب بندے نے دوسری کروٹ بدلی تو دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہوگئی۔ اس لئے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا۔ اور سو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں۔ (یعنی اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہوں) اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہئے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں۔ دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں۔ لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو (تھانوی کو) اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہوگئی زمین پر گر گیا۔ اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔ اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا۔ لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی، اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا۔ لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا۔ لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے۔

بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں۔ لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللّٰہم صلِّ علیٰ سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی۔ حالانکہ اب بیدار ہوں، خواب نہیں، لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی۔ خوب رویا۔ اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعثِ محبت ہیں۔ کہاں تک عرض کروں۔

یہ مرید کا حال ہے۔ اب اس کے پیر تھانوی صاحب کا جواب سنیئے۔

جواب :۔ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

(معاذ اللہ)

رسالہ **اَلْاِمْدَاد** ماہ صفر ۱۳۳۶ھ

دلوں کی شقاوت کا اندازہ لگائیے کہ خواب تو خواب بیداری میں بھی نادان اشرف علی رسول اللہ اور سیدنا و نبینا اشرف علی کہتا ہے۔ اور حیلہ و بہانہ یہ کہ زبان پر قابو نہیں۔ زبان بے اختیار ہے۔ مجبور ہوں۔ میں کہتا ہوں کبھی اس زبان سے یہ نکل جاتا کہ ہمارے پیر .... شیطان کی طرح ہیں۔ ان کی صورت گدھے کی طرح ہے۔ وہ تو ذرّہ ناچیز سے کم تر ہیں، اور اس کے بعد مرید یہ کہتا کہ میں چاہتا ہوں کہ قبلہ و کعبہ بولوں۔ حضور حضرت کہوں، مگر زبان پر کنٹرول نہیں۔ زبان اختیار سے باہر ہے تو تھانوی صاحب کیا کوئی بھی ذی ہوش یہ تعبیر ہرگز ہرگز نہیں لیتا کہ اس خواب سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ تمہارا پیر عجز و انکسار کا پیکر ہے، خلق و اخلاص کا مجسمہ ہے بلکہ مرید سے یہ کہتے کہ گستاخ! زبان بے قابو ہونے کا بہانہ بناتا ہے توبہ کر۔ دوبارہ بیعت کر۔ پیر کی گستاخی کے بعد تیری بیعت برقرار نہ رہی۔

سوال یہ ہے کہ جب یہاں پر زبان کے بے قابو ہونے کا حیلہ بہانہ قابل قبول نہیں ہو سکتا تو الامداد کے مذکورہ خواب میں زبان کے کنٹرول سے باہر ہونے کا بہانہ کیوں کر قبول ہے ؟

تیری نگاہ نے محفل میں دفعتاً اٹھ کر
کسی کا حال بگاڑا کسی کا مستقبل

چاہئے تو یہ تھا کہ اس خواب پر اطلاع پانے کے بعد مولوی تھانوی مرید سے توبہ کر لیتے دوبارہ کلمہ پڑھا کر مسلمان کرتے کیونکہ تمام فقہائے کرام کا اجماع ہے کہ غیر نبی و رسول کا کلمہ پڑھنا کفر ہے۔ اور غیر نبی و رسول پر بلاواسطہ درود پڑھنا جائز نہیں۔ مگر آقائے کائنات رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمسری و برابری کا جو خناس دلوں میں گھسا ہے۔ وہ آخر کہاں چھپ سکتا ہے۔ کسی نہ کسی طرح وہ اپنی شیطنت کا اظہار تو کرے گا۔

اندازہ لگایئے وہ ذہن کس قدر آوارہ ہے جو اپنے لئے منصب رسالت حاصل کرنے کو تیار اور امام الانبیا سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم کے علم مبارک کو جانوروں سے مثال دے کر بھی مومن و مسلم ہونیکا دعویدار ہے۔ معاذ اللہ۔

اپنے لئے اپنے مرید کی زبانی منصب رسالت کا جھوٹا اعلان کرنے کے بعد "بڑے میاں" یعنی مولوی رشید احمد گنگوہی نے مولوی تھانوی کے کان پکڑے کہ نادان اجب شاگرد ہو کر تم نے یہ مقام حاصل کر لیا تو اب میرا کیا ہوگا۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ گرو گڑ رہے چیلا شکر ہو گئے۔ اب بڑی مشکل آئی کہ رسالت کے بعد تو صرف ایک ہی مقام باقی تھا اور اگر اس کا اعلان کر دیا جاتا تو دنیا فرعون و نمرود کی فہرست میں ایک نام کا اور اضافہ کر دیتی۔ لہذا سوجھ بوجھ اور دانشمندی سے کام لیتے ہوئے مولوی تھانوی نے اپنے گرو کی خدمت میں عرض کیا حضور! آپ فکر مند نہ ہوں۔ مقامات بلند کا ہول سیل ڈائرکٹر میں ہوں۔ اور یہ تو اپنے گھر کی بات ہے۔ بس صرف ایک رات اور انتظار کیجئے۔ دوسرے روز خواب کے راستہ آپ کے مقام کا اعلان کر دوں گا۔ ثبوت کیلئے خواب دیکھئے۔

خواب نمبر۱۰ یہ مونہہ اور مسور کی دال

مولوی رشید احمد گنگوہی کی سوانح حیات "تذکرۃ الرشید" کے مصنف نے گنگوہی جی کے مقامات کا ذکر کرتے ہوئے رقم طرازی کی ہے۔

حضرت مولانا اشرف علی صاحب ــ فرماتے تھے ایک مرتبہ مجھے خیال ہوا کہ حضرت امام ربانی .... (یعنی مولوی رشید احمد گنگوہی) کی ولایت اور مقبولیت تو ظاہر ہے۔ مگر اولیا اللہ کے مراتب مختلف ہیں۔ خدا جانے حضرت کا مرتبہ کیا ہے؟ ایک دن کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا دیکھتا کیا ہوں کہ حضرت (مولوی رشید احمد گنگوہی) مسجد میں تشریف فرما ہیں اور میں سامنے بیٹھا ہوں ایک بزرگ ہاتھ میں عصا لئے ہوئے تشریف لائے اور حضرت (مولوی رشید احمد گنگوہی) کی طرف اشارہ فرما کر مجھ سے مخاطب ہو کر یوں ارشاد فرمایا کہ "دیکھو یہ قطب الارشاد" ہیں اس کے بعد فوراً آنکھ کھل گئی۔ اور دل کو اطمینان ہو گیا۔

تذکرۃ الرشید حصہ دوم ص ۳۰۶

دیکھا آپ نے یہ وہی مولوی رشید احمد گنگوہی ہیں جنہوں نے داڑھی والی دلہن سے نکاح کیا۔ گنگوہ کی خانقاہ کو اپنے گندے کام سے نجس و ناپاک کیا۔ اور گیہوں کے دانہ جیسے مشکل مسئلہ کا فوراً جواب دیا۔ (تینوں کا حوالہ گذشتہ صفحات میں گزر گیا) اور اس سب کے بعد بھی قطبیت کی گدی سلامت۔ اگر ان جیسے ہی لوگ یہ مقدس اور پاکیزہ منصب و مقام پاتے رہے تو پھر خدا حافظ۔ ؎

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملا ست
کار طفلاں تمام خواہد شد

دل و نگاہ کا اندھا پن دیکھئے۔ رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات و اعجازات و اعزازات کے بارے میں آیات قرآنیہ احادیث صحیحہ کا انکار ہے اور اپنے مولوی صاحب

کے بارے میں جھوٹے اور غلط خواب کو آیاتِ قرآنیہ کا درجہ دینے کی ناپاک کوشش ہے۔ معاذ اللہ

وہ ظلم بھی ڈھاتے ہیں تو فرماتے ہیں احساں
ہم آہ بھی کرتے ہیں تو خاطر شکنی ہے

خواب ۱۱ ہاتھ کی کرامت

مولوی تھانوی کے خواب کے ذریعہ آپ نے مولوی گنگوہی کی قطبیت کو جان لیا اب ذرا آگے بڑھئے۔ اور اس نام نہاد قطب کے ہاتھ کی کرامت بھی دیکھ لیجئے۔ مگر خیال رہے دیوبندی گروپ کے یہاں سارے امور خواب ہی میں انجام پاتے ہیں۔ آپ شروع سے اب تک پڑھتے آرہے ہیں کہ جہاں کوئی ضرورت پیش آئی خواب حاضر۔ کوئی معاملہ ہوا اور خواب کے ذریعہ اس کا بیان۔ ہوش و حواس کی جیتی جاگتی دنیا سے انحراف کر کے خوابوں کے ذریعہ پروان چڑھنے والی اس گستاخ قوم نے اپنے دھرم کی بنیاد ہی خواب پر رکھی ہے۔ اور ان کا تمام تر سرمایہ صرف خواب ہی خواب ہیں۔

مقام غور و فکر ہے کہ جس خواب میں اپنے مولوی صاحب کی عظمت نظر آتی ہے۔ کوئی مقام رسالت پر فائز نظر آتا ہے اور کوئی قطب دکھائی دیتا ہے۔ ان ہی خوابوں میں رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم دیوبند میں اردو پڑھتے نظر آتے ہیں اور مولوی رشید احمد گنگوہی کا کھانا پکاتے نظر آتے ہیں۔ معاذ اللہ ۔ یہ خوابوں کا تضاد کیوں ؟۔

مجھے عرض کرنے دیجئے یہ تضاد صرف اس لئے کہ ہم اہلسنت وجماعت نے بفضلہ تعالیٰ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو مانا ہے اور دیوبندی گروپ نے صرف اپنے "مولا ۹" نا کو مانا ہے۔ ہم اہلسنت و جماعت تمام تر عظمتوں رفعتوں کا مالک اپنے آقا رسول ذی وقار علیہ التحیۃ والتسلیم کو جانتے اور مانتے ہیں۔ جبکہ دیوبندی گروپ اپنے مولویوں کو سب کچھ مانتا اور جانتا ہے۔ لیکن رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کو "ذرۂ ناچیز سے کم تر" "اپنے جیسا بشر" اور "مر کر مٹی میں ملنے والا" سے زیادہ ماننے کو تیار نہیں۔ معاذ اللہ

رب العلمین ۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ ثبوت پچھلے صفحات میں گزر چکا ہے ۔ ہم تو اب بھی بڑے خلوص کے ساتھ حق کی راہوں کی طرف آواز دے رہے ہیں ۔ اور یہ عرض کر رہے ہیں ۔

جاگ اٹھو وقفۂ تدبیر ملے نہ ملے
خواب پھر خواب ہے تعبیر ملے نہ ملے

آئیے ! آگے بڑھیں ۔ اور خواب میں ہاتھ کی کرامت دیکھ لیں ۔ کتاب تذکرۃ الرشید کے مرتب نے منشی امیر حسن گنگوہی نامی ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کو کسی نے عمل بتایا کہ خواب میں کسی مردے کو دیکھو تو اس کے دونوں انگوٹھے پکڑ کر جو پوچھو وہ بتا دے گا ۔ اب اس کے بعد کا واقعہ خود ان کی زبانی سنئے ۔

> اتفاق سے گنگوہ میں ایک شخص شیعہ مذہب مر گیا اور میں نے اسے خواب میں دیکھا فوراً اس کے ہاتھ کے دونوں انگوٹھے میں نے پکڑ لئے وہ گھبرا گیا ۔ اور پریشان ہو کر بولا جلدی پوچھو جو پوچھنا چاہو مجھے تکلیف ہے ۔ میں نے کہا اچھا یہ بتاؤ کہ مرنے کے بعد تم پر کیا گزرا اور اب کس حال میں ہو ۔ اس نے جواب دیا کہ عذاب میں گرفتار ہوں ۔ حالت بیماری میں مولانا رشید احمد صاحب دیکھنے تشریف لائے تھے جسم کے جتنے حصے پر مولوی صاحب کا ہاتھ لگا بس اتنا جسم تو عذاب سے بچا ہے باقی جسم پر بڑا عذاب ہے ۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی ۔
>
> تذکرۃ الرشید حصہ دوم ص ۳۲۴

غور فرمایئے جسم کے جتنے حصہ پر گنگوہی جی کا ہاتھ لگا اتنا حصہ عذاب سے محفوظ ہو گیا مطلب یہ کہ گنگوہی جی کا ہاتھ نہ ہوا بلکہ واٹر پروف ، ساؤنڈ پروف اشیاء کی طرح یہ ہاتھ عذاب پروف ہو گیا ۔ جہاں رکھدیں وہ حصہ عذاب سے بچ جائے ۔ بڑی اچھی ترکیب ملی دیوبندی گروپ کو ۔

گنگوہی جی کا ہاتھ پورے بدن پر رکھالیں تو پورے بدن کے عذاب سے محفوظ رہنے کی ضمانت مل جائے۔

لیکن مشکل یہ ہے کہ گنگوہی تو دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اب آج ان کے ماننے والے کیا کریں۔ تو سیدھی ترکیب ہے کہ جائیں اور گنگوہی جی کی قبر کے اوپر سیدھے سیدھے لیٹ جائیں۔ آخر اتنے سالوں سے گنگوہی جی قبر میں "بند" ہیں۔ کچھ تو مٹی میں اثر آ ہوگا۔ اور گنگوہی جی کچھ تو اپنے ماننے والوں کی مدد کریں گے۔

خیال رہے کہ یہ اس دیوبندی گروپ کا اپنے مولوی کے بارے میں ذہن و فکر ہے جو رسول محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مشکل کشا، صاحب عطا، دافع بلا، ماننے پر پورے ملک میں ہم سے مناظرہ و مجادلہ پر تیار رہے۔ ؎

الفت میں ہر اک نقشہ الٹا نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

خواب ۱۲ برابری کا دعویٰ

آقائے کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے برابری اور ہم سری نیز توہین و گستاخی کا جو شیطان دلوں میں سمایا ہے وہ رہ رہ کے سر ابھارتا ہے اور جیتی جاگتی دنیا سے ہٹ کر خوابوں میں بھی دیوبندی گروپ کے بڑے بڑے توہین رسول کے ناپاک جرم میں گرفتار نظر آتے ہیں۔ ثبوت کیلئے مندرجہ ذیل خواب پڑھئے ؎

ساحل کے اس سکوں ہی پہ جاؤ نہ دوستو
پنہاں ہیں اس سکوں میں بھی طوفاں بڑے بڑے

نواح سورت میں کسی گاؤں کے مسجد کے امام ایک شخص ہیں۔ سلیمان میاں ان کا نام ہے۔ انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک تخت پر دو بزرگ نہایت پاکیزہ صورت والے بیٹھے ہوئے

ہیں اور ایک شخص تخت کے نیچے کھڑا ہے۔ اس شخص سے سلیمان میاں
نے دریافت کیا کہ یہ بڑے شخص کون ہیں اور ان کے پاس تخت پر بیٹھے
ہوئے دوسرے بزرگ کون ہیں اس شخص نے جواب دیا کہ بڑے
تو فخر عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں اور دوسرے شخص مولوی احمد کے
پیر مولانا رشید احمد صاحب ہیں۔

تذکرۃ الرشید حصہ دوم صفحہ ۳۳۲

اللہ اکبر ! وہ آقائے محترم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام جن کی بارگاہ کا ادب
قرآن سکھائے اور جن کی بے ادبی اور گستاخی کو قرآن "کفر" بتائے۔

وہ رفعتوں کے تاجدار، سید ابرار علیہ التحیۃ والثنا جن کے دربار کے خادم سیدنا
روح الامین حضرت جبریل علیہ السلام — اور سیدنا اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت
امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں عرض کریں ؎

یہی بولے سدرہ والے، چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے، تیرے پایہ کا نہ پایا
تجھے اک نے اک بنایا

وہ شہنشاہِ زمین وزمان جہاں سیدنا صدیق اکبر وسیدنا فاروق اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہما اور ان جیسے اجلۂ صحابۂ کرام غلامی ووفاداری کا پیکر نظر آئیں۔

اور ان آقا کے برابر بیٹھے ہیں گنگوہی جی معاذ اللہ رب العالمین
عداوت وشقاوت کا اندازہ لگایئے۔ اور دیوبندی گروپ کی گستاخی وبیباکی
سمجھئے۔ ان دلائل وبراہین کے بعد کیا اب بھی یہ کہا جائے گا کہ سنی علماء جھگڑے
کی بات کرتے ہیں۔ فتنہ وفساد پھیلاتے ہیں۔ واللہ العظیم ! یہ جھگڑا
نہیں ایمان وکفر کا معاملہ ہے۔ جب تک دیوبندی گروپ اس گستاخی وتوہین سے
علی الاعلان توبہ اور ان مولویوں سے اپنی نفرت وبیزاری کا اظہار نہیں کرتا ہم ان کی

نقاب کشائی کرتے ہی رہیں گے۔ تاکہ آئندہ آنیوالی نسلیں بھی ان گستاخوں بہروپیوں کو جان پہچان کر ایمان کی قیمتی دولت سلامت رکھیں۔

کچھ سمجھ کر ہی ہوا ہوں موج دریا کا حریف
ورنہ میں بھی جانتا ہوں عافیت ساحل میں ہے

خواب ۱۳ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امامت کا دعویٰ

خوش نما آغاز اک دھوکہ ہی دھوکہ ہے فقط
ہر نظر کو واقف انجام ہونا چاہیئے

دیوبندی گروپ کے بڑے بڑے توہین رسول کے ناپاک اور گندہ جرم میں تو گرفتار ہی ہیں چھوٹے بھی اس جرم کے مرتکب ہیں۔ اس گروپ کے نامی گرامی مولوی حسین احمد ٹانڈوی کے مرنے کے بعد اخبار الجمعیۃ دہلی نے شیخ الاسلام نمبر شائع کیا۔ اس میں ایک خواب درج ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

> الحمد للہ والشکر للہ آج شب یکشنبہ بوقت دو ساعت ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۵۵ء اس روسیاہ سراپا عصیاں کو عالم رویا میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد و معلوم لہٗ کی زیارت منامی نصیب ہوئی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام گویا کسی شہر میں جامع مسجد کے قریب ایک حجرہ میں تشریف فرما ہیں اور متصل ایک دوسرے کمرے میں کتب خانہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کتب خانہ سے ایک مجلد کتاب اٹھائی جس میں دو کتابیں تھیں اک کتاب کے ساتھ دوسری کتاب تھی۔ وہ خطبات جمعہ کا مجموعہ تھا۔ اس مجموعہ خطب میں وہ خطبہ نظر انور سے گذرا جو مولانا حسین احمد مدنی مدظلہ خطبہ جمعہ پڑھا کرتے ہیں۔ جامع مسجد میں بوجہ

جمعہ مصلیوں کا مجمع بڑا ہے۔ مصلیوں نے فقیر سے فرمائش کی کہ تم حضرت خلیل اللہ سے سفارش کرو کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام مولانا مدنی کو جمعہ پڑھانے کا ارشاد فرمائیں۔ فقیر نے جراءت کر کے عرض کیا تو حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے مولانا مدنی کو جمعہ پڑھانے کا حکم فرمایا۔ مولانا مدنی نے خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مولانا کی اقتدار میں نماز جمعہ ادا فرمائی۔ فقیر بھی مقتدیوں میں شامل تھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک حمداً کثیراً کثیراً۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام ضعیف العمر تھے ریش مبارک سفید تھی۔

الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر ص ۱۶۴

سعادت اور فیروز بختی تو یہ تھی کہ آج موقع مل گیا ہے لہذا حضرت ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتدار میں نماز ادا کی جائے۔ مگر دلوں کی شقاوت اور خباثت کا اندازہ لگائیے کہ ظالم حضرت خلیل علیہ السلام سے یہ کہتا ہے کہ حسین احمد ٹانڈوی سے فرمائیں کہ وہ نماز جمعہ کی امامت کریں۔ اور اس کے بعد شکر بھی ادا کر رہا ہے۔ ہوش و حواس کے ساتھ جیتی جاگتی دنیا میں آپ خیال فرمائیں کہ چھوٹے سے بڑے تک ہر دیوبندی مولوی حضرات انبیائے کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین و گستاخی کو اپنا شعار بنا چکا ہے۔ اور کسی نہ کسی طرح یہ ظالم طبقہ دامان نبوت سے کھیل رہا ہے۔

معذرت

۱۹۷۷ء میں مندرجہ بالا خواب تک اس کتاب کی ترتیب ہو چکی تھی۔ اور تکمیل کے بعد کتاب کی اشاعت کا پروگرام تھا۔ مگر اچانک چند حادثات ہوئے اور مصروفیات میں اس قدر اضافہ ہوا کہ ترتیب کا تمام کام رک گیا۔ ایسا رکا کہ تقریباً دو سال

تک اس کتاب کی طرف ذرا بھی توجہ نہ ہوئی اور اشاعت میں تاخیر ہوتی رہی جس کی معذرت قبول فرمائیں۔

اب جبکہ ماہ جون ۱۹۸۰ء میں اس کی دوبارہ ترتیب شروع کی تو ملک میں "جشن دیوبند" کا ہنگامہ سرد ہو چکا ہے۔

جشن دیوبند ۔ جس میں اخباری اطلاعات کے مطابق تقریباً دو کروڑ روپیہ صرف ہوا۔

جشن دیوبند ۔ جشنِ میلاد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شرک کہنے والے دیوبندی گروپ کا "شرکِ اعظم"۔

جشن دیوبند ۔ جس کی خاطر نشر و اشاعت اور پبلسٹی کا ہر جائز و ناجائز ذریعہ استعمال کر کے قوم کے سامنے ایک ہنگامہ بپا کیا گیا۔

مگر جب اردو کے مشہور ترین ہفت روزہ اخبار بلٹز بمبئی کے خصوصی نامہ نگار نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا تو مضمون کا عنوان تھا۔

> دیوبند کا میلہ ـــــــ لاکھوں کی بربادی کس لئے ۔ ؟ ۔
> ہفتہ وار بلٹز بمبئی ۱۰ مئی ۱۹۸۰ء صد ۱۴

اسی مضمون میں نامہ نگار خصوصی نے بڑا خوبصورت طنز کرتے ہوئے لکھا ہے ۔

> جہاں تک بھیڑ و دھکم پیل کا تعلق ہے لوگ بتاتے ہیں کہ کمبھ کے میلے سے بھی کہیں زیادہ تھی ۔
> اخبار بلٹز ۱۰ ارمئی ۱۹۸۰ء صد ۱۴

مطلب یہ کہ جشن دیوبند نہ ہوا کمبھ کا میلہ ہو گیا ۔ اسی جشن دیوبند کے سلسلے میں نہ جانے کتنے جھوٹے اور غلط خواب بیان کئے گئے بلکہ چندہ وصول کرنے کیلئے کچھ خواب تو ایسے

بھی دیکھے دکھائے گئے جن میں حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو بھی جشن دیوبند کیلئے چندہ دیتے ہوئے دیکھا گیا۔ جب دیوبندی دھرم کی بنیاد صرف اور صرف خوابوں پر ہے تو انہیں حقیقت سے کیا واسطہ؟ دیوبندی گروپ کے پاس جو بھی سرمایہ ہے وہ خوابوں کے راستہ ہی آیا ہے۔ اب اس خوابوں کی بارات میں ایک تازہ ترین خواب اور ملاحظہ فرمائیں۔

خواب ۱۴ خانۂ کعبہ کی چھت پر قاسم نانوتوی

یہ زخم تازہ اور ہے زخم کہن کے پاس
صیاد نے قفس کو رکھا ہے چمن کے پاس

نئی دہلی سے شائع ہونیوالے ہفت روزہ اخبار "ہجوم" نے دیوبند جشن صد سالہ نمبر شائع کیا اور اس کے صفحہ اول پر بانئ مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی کا خواب مدرسۂ دیوبند کی عمارت کے فوٹو کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ آپ بھی خواب دیکھ لیجئے۔

> بانئ دار العلوم کا ایک خواب۔ میں خانۂ کعبہ کی چھت پر کھڑا ہوں اور میرے دونوں ہاتھوں اور پیروں کی دسوں انگلیوں سے نہریں جاری ہیں اور ..... اس خواب کی تعبیر آج اپنا صد سالہ جشن منا رہی ہے۔
>
> ہفتہ وار "ہجوم" دہلی ۲۸ ؍ مارچ سنہ ۱۹۸۰ء

دیوبند کی جھوٹی عظمت ظاہر کرنے کیلئے کیسے کیسے خوابوں کے جال بنے جا رہے ہیں کہیں معلّم کائنات علیہ الصّلوٰۃ والسّلام دیوبند میں اردو پڑھتے نظر آئیں۔ کسی خواب میں دیوبند کے جھونپڑے جنت میں نظر آئیں۔ کسی کو بدنامی کا ڈر ہو تو دیوبند کا سارا بہی کھاتہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی بارگاہ میں پیش کردے۔ اور بانئ دیوبند کو بدخوابی ہو تو خود کو کعبۂ معظم کی چھت پر کھڑا دیکھیں۔ معاذ اللہ رب العٰلمین۔

میں عرض کر چکا ہوں کہ جس دھرم کی بنیاد ہی خوابوں پر ہو وہاں خوابوں کی کمی نہیں۔

دن میں خواب رات میں خواب ۔ رنگین خواب ، سنگین خواب ۔ اور ان خوابوں میں توہین رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ناپاک جرم ہے

کہتے کہتے ہونٹ تھرائے لگے روداد غم
ہوتے ہوتے اشک آنکھوں میں نمایاں ہوگئے

دیوبندی گروپ کے جو خواب بھی دستیاب ہوسکے وہ حاضر ہیں ۔ تلاش و جستجو اب بھی جاری ہے اور مزید خواب دستیاب ہوں گے وہ آئندہ شامل کردیئے جائیں گے اب آپ پھر ایک بار میرے ساتھ سپنوں کے محل سے نکل کر حقیقت کی دنیا میں قدم رکھئے اور دیوبندی گروپ کے پانچ سنسنی خیز خواب ملاحظہ فرمائیے ۔

دل کو سکھائے غم نے قرینے نئے نئے
طوفاں نئے نئے ہیں سفینے نئے نئے

پانچ سنسنی خیز انکشافات

خوابوں کی بارات سے نکل کر جیتی جاگتی دنیا میں دیوبندی گروپ کی گندی اور ننگی تصویر سر کی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائیے۔

دیوبندی مولویوں کی

بے حیائی اور بے شرمی کا

ننگا مظاہرہ

اپنی انجمن سے یہ ہم کہاں چلے آئے
ہر طرف اندھیرا ہے ہر طرف اداسی ہے

حوالہ نمبر ۱ بھڑوا ہے رے بھڑوا ....

آپ عنوان دیکھ کر ناراض نہ ہوں۔ بلکہ پوری طمانیت اور سکون کے ساتھ مندرجہ ذیل واقعہ پڑھیں حقیقت خود بخود آپ کے سامنے آجائے گی۔

مولوی اشرف علی تھانوی کے ایک ماموں تھے۔ اپنے ماموں کا تذکرہ کرتے ہوئے مولوی اشرف علی تھانوی نے ایک مجلس میں ان ماموں کا واقعہ بیان کیا۔ اب آپ تھانوی جی کی ہی زبانی ان کے ماموں کا واقعہ سنئے۔

حیدر آباد سے اول بار کانپور تشریف لائے تو چونکہ جلے بھنے بہت تھے ان کی باتوں سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ عبد الرحمٰن خاں صاحب مالک مطبع نظامی بھی ان سے ملنے آئے اور ان کے حقائق و معارف سنکر بہت معتقد ہوئے۔ عرض کیا کہ حضرت وعظ فرمایئے تاکہ سب مسلمان منتفع ہوں۔ ماموں صاحب نے اس کا جواب عجیب آزادانہ رندانہ دیا۔ کہا کہ خاں صاحب میں اور وعظ سہ صلاح کار کجا و من خراب کجا۔ پھر جب زیادہ اصرار کیا تو کہا کہ ہاں ایک طرح کہہ سکتا ہوں اس کا انتظام کر دیجئے۔ عبد الرحمٰن خاں صاحب بیچارے متین بزرگ تھے۔ سمجھے کہ ایسا طریقہ کیا ہوگا کہ جس کا انتظام نہ ہو سکے۔ یہ سن کر بہت اشتیاق کے ساتھ پوچھا کہ حضرت وہ طریقہ خاص کیا ہے۔ ماموں صاحب بولے کہ میں بالکل ننگا ہو کر بازار میں ہو کر نکلوں اس طرح کہ ایک شخص تو آگے سے میرے عضو تناسل کو پکڑ کر کھینچے اور دوسرا پیچھے سے انگلی کرے ساتھ میں لڑکوں کی فوج ہو اور وہ یہ شور مچاتے جائیں بھڑوا ہے رے بھڑوا۔ بھڑوا ہے رے بھڑوا اور اس وقت میں حقائق و معارف بیان کروں۔

الافاضات الیومیہ (ملفوظات تھانوی) حصہ ہفتم ص ۸۲ و ۸۳

میں جانتا ہوں کہ یہ فحش واقعہ ہمارے قارئین کی سلیم و حلیم طبیعتوں پر گراں گزرا ہوگا۔ پاکیزہ ذہن اسے قطعاً گوارا نہ کریں گے۔ مگر دیوبندی گروپ جو ظاہری تقدس اور نمائشی پاکیزگی کی آڑ میں ایمان و عقیدہ پر ڈاکہ ڈال رہا ہے۔ اس کے گندے عقیدوں کے بعد یہ ضروری تھا کہ ان کا گندہ اور ناپاک کردار و عمل بھی آپ کی عدالت میں پیش کیا جائے۔

اس گندے اور فحش حد درجہ ناپاک واقعہ پر تبصرہ کر کے میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا اور نہ یہ واقعہ کسی تبصرہ کو چاہتا ہے۔ میں تو آپ کی عدالت میں صرف دو سوال کرنا چاہتا ہوں۔ پہلا سوال تو یہ ہے کہ اس واقعہ میں جس گندی اور ناپاک ترتیب کے ساتھ حقائق و معارف بیان کرنے کا جو ذکر ہے وہ حقائق و معارف تو دین کے امور اور دین ہی کی باتیں ہیں۔ تو پھر کیا اس طرح اشرف علی تھانوی کے ماموں نے اسلامی تعلیمات کا مذاق نہیں بنایا۔ اور اس واقعہ کو بیان کر کے اشرف علی تھانوی بھی اس مذاق اور دین کے تمسخر میں برابر کے شریک نہ ہوئے۔ کیا اس طرح دین کا مذاق بنانے والا مسلمان ہے؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ یہ ناپاک نجس گندی بات تو کوئی پاگل سے پاگل دیوانہ سے دیوانہ کیر آف فٹ پاتھ بھی نہیں کہتا۔ بفرض محال کسی موقع پر تھانوی جی کے ماموں نے اس طرح کہا تو یہ کیا ضروری تھا کہ اس واقعہ کو خوب مزے کے ساتھ کتاب میں بھی شائع کیا جائے۔ کیا اس گندے گھناؤنے اور فحش واقعہ کا اثر نوجوان نسلوں پر نہیں پڑے گا۔ آخر وہ کون سا معاملہ تھا جس نے اس ناپاک واقعہ کو کتاب میں شائع کرنے پر مجبور کیا۔

کیا دیوبندی دھرم میں شرم و غیرت حیا لاج کسی کا بھی وجود نہیں؟ غور فرمائیے! نمائشی پاکیزگی اور ظاہری سجدوں کا ڈھونگ رچانے والوں کا کردار و عمل کس قدر گندہ اور نجس ہے۔ ؎

شیخ صاحب سے رسم و راہ نہ کی
شکر ہے زندگی تباہ نہ کی

۵۰ ہزار روپئے انعام

مندرجہ بالا واقعہ میں نے اب سے تقریباً سات آٹھ سال بیشتر کانپور شہر کے ایک عظیم الشان تاریخی اجلاس میں کتاب کے حوالے کے ساتھ عرض کیا تھا جس میں تقریباً ایک لاکھ کا مجمع تھا۔ اس عظیم مجمع میں اعلان کیا گیا کہ جو دیوبندی اس حوالہ کو غلط ثابت کر دے اس کو پچاس ہزار روپئے انعام۔ اس کے بعد ملک کے مختلف بڑے بڑے شہروں میں ہزاروں کے مجمع میں دیوبندیت کی یہ ننگی تصویر پیش کی اور نقد انعامات کا اعلان ہوا۔

ابھی دو سال بیشتر ۱۹۷۸ء میں جب حیدرآباد دکن تقریری سلسلے میں حاضر ہوا اور ۱۵ یوم میں ۲۲ تقریروں کا شاندار ریکارڈ قائم ہوا اسی موقع پر خطیب دکن حضرت علامہ سید کاظم پاشا صاحب قادری الموسوی فاضل بریلی شریف کی سرپرستی میں آخری تقریر حیدرآباد کی تبلیغی جماعت کے مرکز ملّے پلّی کی مسجد کے سامنے ظفر شاہ گراؤنڈ میں ہوئی جس میں تقریباً ۵۰ ہزار کے مجمع میں پھر ایک بار مندرجہ بالا کتاب کا حوالہ پیش کر کے عبارت سنائی۔ اس اجلاس میں حیدرآباد کے مشاہیر مشائخین کرام جلوہ افروز تھے اسٹیج اور مجمع سے نقد انعامات کا اعلان کیا گیا۔ حیدرآباد کے ایک عظیم سنی مجاہد محترم جناب سید ہادی پاشاہ صاحب نے پچاس ہزار روپے کا چیک دستخط کے ساتھ اسٹیج پر پیش کیا کہ جو بھی وہابی دیوبندی تبلیغی الافاضات الیومیہ جلد ہفتم کا یہ حوالہ غلط ثابت کر دے وہ یہ چیک لے جائے۔ بار بار اعلان ہوا مگر کوئی نہیں آیا۔ اور نہ قیامت تک کوئی آئیگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

اب پھر اس کتاب کے ذریعہ اعلان ہے کہ صرف اس ایک حوالہ کو کوئی بھی وہابی دیوبندی تبلیغی غلط ثابت کر دے تو ۵۰ ھزار روپئے انعام۔ سہ

ادھر آؤ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

تبلیغی جماعت کی گندی تعلیم

تبلیغی جماعت۔ جو وہابی دیوبندی عقیدہ پھیلانے کیلئے آل ورلڈ پیمانے پر کام کر رہی ہے اور کافروں مشرکوں کو مسلمان بنانے کے بجائے مسلمان کو مسلمان بنانے کی دعویدار ہے۔ حضور سیدنا سلطان الہند، عطائے رسول، معین بیکساں، خواجۂ خواجگاں سرکار خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جے پال کو عبداللہ بیابانی بنایا لیکن تبلیغی جماعت والے عبداللہ کو عبداللہ بنانے کا پلان بنائے ہوئے ہیں۔ بلکہ یوں کہیئے کہ خوش عقیدہ کو بدعقیدہ بنا رہے ہیں۔ سنیوں کو وہابی دیوبندی بنانے کی سازش جاری ہے۔ ان کا مقصد نماز کلمہ کی اشاعت نہیں بلکہ نماز و کلمہ کے پردے میں اشرف علی تھانوی کی تعلیم کو پھیلانا مقصد ہے۔ ثبوت کیلئے مولوی الیاس کاندھلوی بانی تبلیغی جماعت کا یہ قول پڑھیئے۔

> ایک بار فرمایا۔ حضرت مولانا تھانوی (اشرف علی تھانوی) نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ بس میرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی۔
>
> ملفوظات مولانا الیاس ص۴۷ ملفوظ نمبر ۵۶

عبارت کا صاف اور سیدھا مطلب یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کا مقصد نماز و کلمہ نہیں۔ بلکہ نماز و کلمہ کے پردے میں اشرف علی تھانوی کی تعلیم کو عام کرنا ہے۔ اندیشہ یہ ہے کہ اشرف علی تھانوی کی تعلیمات کو عام کرتے کرتے کہیں موجودہ تبلیغ والے ماموں جان کی اس تعلیم پر عمل کر کے اس کو بھی پھیلانا شروع نہ کر دیں۔

تصورات کی دنیا میں اندازہ لگائیے وہ دن کس قدر سیاہ اور تاریک و بھیانک ہوگا جس دن اس طرح کی گندی اور نجس تعلیم کو عام کیا جائے گا۔ اللّٰھم احفظنا۔

اہل نظر سمجھتے ہیں جیسا یہ باغ ہے
ہر پھول پہ اداسی ہے ہر کھل پہ داغ ہے

حوالہ ۲ مزہ تو ....

مولوی اشرف علی تھانوی کے ماموں کو آپ نے بازاروں میں ننگا دیکھا۔ اب ذرا بھانجہ کو یعنی خود آنجہانی تھانوی جی کو بھی دیکھئے۔ اور ان کے گندے کردار کو دیکھ کر غور فرمایئے کہ جہاں اندر باہر دائیں بائیں چاروں طرف کردار و عمل عقیدہ و ایمان کو تباہ و برباد کرنے کے ہزاروں سامان فراہم ہوں وہاں سے ایمان کی سلامتی اور کردار کے تحفظ کی ضمانت کس طرح ملے گی۔

مولوی اشرف علی تھانوی اپنی ایک مجلس میں بیان کرتے ہیں۔

> ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ ذکر میں مزہ نہیں آتا۔ میں نے کہا کہ مزہ ذکر میں کہاں مزا تو مذی میں ہوتا ہے جو بی بی سے ملاعبت (صحبت) کے وقت خارج ہوتی ہے۔ یہاں کہاں مزا ڈھونڈھتے پھرتے ہو۔ الافاضات الیومیہ جلد چہارم ص ۲۶۸ ملفوظ نمبر ۱۰۹۱

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ انصاف و دیانت کا واسطہ دیکر عرض کر رہا ہوں ذرا غور فرمائیں کسی نے سوال کیا کہ ذکر میں مزہ نہیں آتا۔ مطلب یہ کہ کوئی عمل بتایا جائے۔ کوئی ایسی صورت بتائی جائے کہ ذکر میں دل لگے لطف حاصل ہو تو بجائے اسکو اطمینان بخش جواب دینے کے مولوی تھانوی کہتے ہیں کہ مزہ تو مذی میں ہے۔ اگر بات اسی مقام پر ختم ہو جاتی تو پردہ پڑا رہتا۔ کوئی سمجھتا کوئی نہ سمجھتا۔ مگر ظالم آگے اس کی تشریح بھی کر رہا ہے۔

للہ! آپ بتایئے کیا اس طرح ایک طرف ذکر کا مذاق اور دوسری طرف

ذہن و فکر کو خراب نہیں کیا جا رہا ہے؟ کیا نام نہاد حکیم الامت اسی طرح (ر) حکمت و دانائی کی باتیں اپنی مجلس میں کرتے تھے؟

یہ سوال بہر صورت اپنی جگہ برقرار ہے کہ کسی موقع پر تھانوی جی نے ایسا کہا تھا تو اسے کتاب میں کیوں شائع کیا گیا؟

کہیں یہ توہینِ نبوت و رسالت کی لعنت اور پھٹکار تو نہیں؟

حسرت سے تک رہی ہے شریفوں کی آبرو
ڈھالے ہیں دیوبند ستم گر نئے نئے

دیوبندی گروپ کی بے حیائی بے غیرتی اور بے شرمی کا مظاہرہ ختم نہیں ہوا۔ آیئے! حوالہ نمبر ۳ ملاحظہ فرمایئے۔

حوالہ نمبر ۳ کاش میں عورت ہوتا......

کام اس سے آپڑا ہے کہ جس کا جہان میں
لیوے نہ کوئی نام ستم گر کہے بغیر

عنوان دیکھ کر آپ ضرور حیرت زدہ ہوں گے۔ مگر حوالہ پڑھنے کے بعد آپ کی حیرت ضرور دور ہو جائے گی۔ اشرف علی تھانوی کے ایک عزیز ترین مرید جن کا نام بھی عزیز الحسن تھا انہوں نے ایک دن تھانوی جی سے اپنی ایک تمنا بیان کی۔ تمنا بھی ایسی غضبناک کہ بس ایسی تمنا شاید ہی کوئی کرے۔ مگر یہ کوا کھانیوالوں کے دل گردہ کی بات ہے۔ آپ بے چین ہوں گے ایسی کیا تمنا ہے تو بس حوالہ پڑھئے اور دیوبندی گروپ کی بے شرمی سر کی آنکھوں سے دیکھئے ؎

من کی بات بھی سن دیوانے
ایک تمنا سو افسانے

اب مرید صادق عزیز الحسن سے خود ان کی زبانی آپ بیتی سنئے۔

ایک بار عشق و محبت کے جوش میں حضرت والا (اشرف علی تھانوی) سے بہت جھجکتے اور شرماتے ہوئے دبی زبان سے عرض کیا حضرت ایک بہت ہی بے ہودہ خیال دل میں بار بار آتا ہے۔ جس کو ظاہر کرتے ہوئے بھی نہایت شرم دامنگیر ہوتی ہے اور جرأت نہیں پڑتی۔ حضرت والا (اشرف علی تھانوی) اس وقت نماز کیلئے اپنی سہ دری سے اٹھ کر مسجد کے اندر تشریف لے جا رہے تھے فرمایا کہیے کہیے۔ احقر نے غایت شرم سے سر جھکائے ہوئے عرض کیا کہ میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے کہ کاش! میں عورت ہوتا حضور (اشرف علی تھانوی) کے نکاح میں۔ اس اظہار محبت پر حضرت والا (اشرف علی تھانوی) غایت درجہ مسرور ہو کر بے اختیار ہنسنے لگے اور یہ فرماتے ہوئے مسجد کے اندر تشریف لے گئے "یہ آپ کی محبت ہے ثواب ملے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔"

حضرت والا اب تک اس واقعہ کو بھولے نہیں۔ اپنی مجلس شریف میں احقر کے اس محبت آمیز قول کو بہ لطف نقل فرما فرما کر مزاحاً فرمایا کرتے ہیں کہ غنیمت ہے اس کے عکس خواہش نہیں کی۔

اشرف السوانح جلد دوم ص ۵۳ و ۵۴

آپ کی داستان سن سن کر
حالت وجد سب پہ طاری ہے

بے شرمی اور بے غیرتی کا اس سے ننگا مظاہرہ اور کیا ہو گا کہ ظالم یہ بھی کہتا ہے بیہودہ خیال ہے جس کو ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ اس کے باوجود جب اپنی

ناپاک تمنا ظاہر کرتا ہے تو تھانوی جی بجائے نصیحت و تنبیہہ کے یہ حکم صادر کرتے ہیں کہ یہ آپ کی محبت ہے۔ ثواب ملے گا۔ معاذ اللہ۔

تھانوی کا مرید تھانوی کی محبت میں ان کی دھرم پتنی بننے کی تمنا کرے تو ثواب۔ اور ہم مسلمانان اہلسنت رسول محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں جشن میلاد کریں تو عذاب۔ ہم جشن غوث اعظم منائیں تو شرک۔ ہم اللہ والوں کی محبت میں نذر و نیاز، فاتحہ، ایصال ثواب وغیرہ جائز امور کریں تو ناجائز اور اشرف علی تھانوی کے مرید ناجائز تمنا کریں تو جائز ہے

اللہ رے خود ساختہ قانون کا نیرنگ

جو بات کہیں فخر وہی بات کہیں ننگ

بات ابھی ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ آگے کے جملے نے تو سارا بھرم کھول دیا کہ مرید کی اس ناجائز تمنا پر پیر اشرف علی تھانوی کو ایسی لذت اور مزہ ملا کہ بار بار اپنی مجلس میں ذکر کرتے اور نہ صرف ذکر بلکہ اس پر مزید حاشیہ آرائی بھی ہوتی کہ غنیمت ہے کہ اس کے عکس کی خواہش نہیں کی۔ اب اس جملے کی وضاحت کی ضرورت نہیں۔ بات بہت ہی صاف اور واضح ہے۔ استغفر اللہ۔

آپ گندوں کا گندہ کردار و عمل حقیقت کی دنیا میں دیکھتے جایئے۔ خیال رہے یہ خوابوں کی بات نہیں۔ ہوش اور حواس اور جوش محبت کی بات ہے۔

حوالہ ۴ عوام کا عقیدہ

دلوں پر جبر کیجئے اور اس تلخ حقیقت کو بھی گوارا کیجئے۔ بے حیائی اور بے غیرتی کا کھلے عام مظاہرہ مولوی اشرف علی تھانوی اپنی کسی مجلس میں مولوی محمد یعقوب نانوتوی کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب ..... اس اعتقاد کی ایک مثال

بیان فرمایا کرتے تھے ہے تو فحش مگر ہے بالکل چسپاں۔ فرمایا کرتے تھے کہ عوام کے عقیدہ کی بالکل ایسی حالت ہے کہ جیسے گدہے کا عضو مخصوص بڑھے تو بڑھتا ہی چلا جائے اور جب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں۔ واقعی عجیب مثال ہے۔
الافاضات الیومیہ جلد چہارم ص

بے حیاؤں کی بے حیائی پر
ہے شریفوں کی آنکھ میں آنسو

معاذ اللہ استغفر اللہ! ظالم کی بے باکی اور جسارت دیکھئے کہ عقیدہ کی مثال کس چیز سے دے رہا ہے۔ پھر مزید ستم یہ ہے کہ اشرف علی تھانوی اس مثال کے بارے میں یہ بھی کہے کہ "ہے تو فحش مگر ہے بالکل چسپاں"۔

خدا را بتلایئے! کیا یہ گالیوں کا انداز یہ گالیاں سنی علماء کی ہیں۔؟

کیا یہ بد تہذیبی یہ کیرآف فٹ پاتھ جیسی باتیں سنی علماء کی ہیں؟

کیا یہ بے شرمی بے غیرتی علمائے اہلسنت وجماعت کی ہے؟

نہیں ...... ہرگز نہیں

یہ گندی تہذیب علمائے دیوبند کی ہے۔ یہ گالیاں دیوبندی گروپ کے بڑے بڑے مولویوں کی ہیں۔ بزعم خویش ملت اسلامیہ کے ٹھیکیداروں کی یہ بے غیرتی ہے۔ نماز وکلمہ کا پرچار کرنیوالی تبلیغی جماعت کے پیشواؤں کی یہ گندی اور نجس گفتگو ہے۔

؎ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

حوالہ ۵ بانی کی نانی کا پاخانہ

ابھی تک تو باہر ہی باہر کی بات تھی۔ ذرا آگے بڑھئے اور گھروں کے اندر کا بھی حال دیکھئے۔ مولوی الیاس کاندھلوی تبلیغی جماعت کے بانی کی "نانی"

کا ذکر کرتے ہوئے مولوی عزیز الرحمٰن فاضل دیوبند رقم طراز ہیں ۔

> امی بی حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب و حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کی نانی ہوتی ہیں ۔ نہایت عابدہ زاہدہ خاتون تھیں جس وقت انتقال ہوا تو ان کپڑوں میں کہ جن میں آپ کا پاخانہ لگ گیا تھا عجیب و غریب مہک تھی کہ آج تک کسی نے ایسی خوشبو نہیں سونگھی ۔
>
> تذکرہ مشائخ دیوبند حاشیہ صفحہ ۶۲

غور فرمایئے عقل کا دیوالیہ نہیں تو اور کیا ہے ۔ پاخانہ میں خوشبو ۔ نانی کا پاخانہ نہ ہوا عطر ساز فیکٹری ہو گئی ۔ پھر نادان یہ بھی کہہ رہا ہے کہ آج تک کسی نے ایسی خوشبو نہیں سونگھی ۔ مطلب یہ کہ آج بھی وہ پاخانہ ان کے پاس محفوظ ہے اور ہر خوشبو کے ساتھ اس کا موازنہ جاری ہے کہ توازن اور بیلنس برابر ہے یا نہیں ۔

کوئی شخص روزانہ دو کیلو زعفران کھا جائے اور دو چار تولہ عطر حنا عطر شمامہ پی جائے پھر بھی پاخانہ میں خوشبو بعید از عقل ہے ۔ مگر کیا کہئے دیوبندی گروپ کے ۔ یہ کسی اور کا پاخانہ تھوڑی ہے نانی کا پاخانہ ہے ۔ وہ بھی تبلیغی جماعت کے بانی کی نانی کا پاخانہ ہے ۔

رسولِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے مبارک پسینہ کی خوشبو (جس سے مدینہ منورہ کی گلیاں مہک اٹھیں نسلیں مہک گئیں) کا انکار کرنے والے دیوبندی گروپ پر خدا کی لعنت و پھٹکار رسول کائنات کے مبارک پسینہ کی خوشبو کا انکار تو نانی کے پاخانہ میں خوشبو کا اقرار ۔ ؎

تازگی فکر کی کبھی نہ گئی
جب سنائی نئی سنائی بات

یہ تو نانی کے پاخانہ میں صرف خوشبو کی بات تھی ۔ آگے بڑھئے تو ایک منظر اور دیکھئے ۔ دیوبندیوں کی گندی اور نجس اور ناپاک تہذیب کا آخری نمونہ ملاحظہ فرمایئے ۔

دیوبندیوں کا تبرک

ابھی آپ نے نانی کے پاخانہ کی مہک دیکھی۔ اب اسی پاخانہ کو تبرک بنا کر رکھنے کی بدبودار داستان بھی ملاحظہ فرمائیے۔
ان ہی نانی کا ذکر کرتے ہوئے مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں۔

> جس مریض کو تین سال مرض اسہال میں اس طرح گزریں کہ کروٹ بدلنا بھی دشوار رہا ہو اس کے متعلق یہ خیال بے موقع نہ تھا کہ بستر کی بدبو دھوبی کے یہاں بھی نہ جائے گی۔ مگر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ غسل کیلئے چارپائی سے اتارنے پر پوتڑے (پاخانہ لگے ہوئے کپڑے) نکالے گئے۔ جو نیچے رکھ دیئے جاتے تھے تو ان میں بدبو کی جگہ خوشبو اور ایسی نرالی مہک پھوٹتی تھی کہ ایک دوسرے کو سنگھاتا اور ہر مرد و عورت تعجب کرتا۔ چنانچہ بغیر دھلوائے ان کو تبرک بنا کر رکھ لیا گیا۔
>
> تذکرۃ الخلیل ص ۹۶ و ۹۷

سچ فرمایا قرآن نے اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ
خبیث لوگ خبیث چیزوں کے لئے خبیث چیزیں خبیث لوگوں کیلئے
نادانوں نے پاخانہ لگے ہوئے کپڑوں کو پھینکنے یا دھلوانے کے بجائے ویسے ہی نجاست و غلاظت آلودہ تبرک بنا کر رکھ لیا۔ یہ تو ہم اہلسنت وجماعت کے نصیبے اور تقدیر کی بات ہے کہ اولیائے کرام کے آستانوں کا صندل و گلاب عطر و کیوڑہ ہمارا تبرک۔ اور نانی کا پاخانہ لگے کپڑے دیوبند کا تبرک۔ جیسے کو تیسا اسی کا نام ہے۔

آیت ۱

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

(دسواں پارہ ۸واں رکوع۔ سورہ توبہ) (ترجمہ سیدنا مجدد اعظم امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

آیت ۲

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے۔ دنیا اور آخرت میں۔ اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے

(۲۲واں پارہ ۔۔ ۷واں رکوع۔ سورۂ احزاب) (ترجمہ سیدنا مجدد اعظم امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

کس قدر واضح اور صاف اعلان ہے کہ آقائے کائنات رسول محترم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو ایذا اور تکلیف دینے والے پر اللہ کی لعنت اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ اب اس سے زیادہ اور کیا ایذا ہوگی کہ رسولِ محترم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو چمار سے ذلیل کہا جائے۔ دیوبند میں اردو پڑھائی جائے معلم کائنات علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے علم کو جانوروں کے جیسا لکھا جائے۔ اور شیطان کے علم سے کم بتایا جائے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

دلوں کا عالم بدلنے کیلئے یہ دو آیات ہی کافی ہیں۔ لیکن آیئے! مزید دو آیات مبارکہ کی تلاوت کیجئے اور عدالت ربانی کے عظیم تر فیصلے کی روشنی میں دلوں کی دنیا کا جائزہ لیجئے ۔

اگر نصیب ہو فکر و نظر کا سرمایہ
غمِ حیات کی قیمت وصول ہو جائے۔

اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دور رہنے پر انعام الٰہی

آیت ۳

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی۔ اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا۔ اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی۔ اور انہیں باغوں میں لے جائے گا۔ جن کے نیچے نہریں ہیں ان میں ہمیشہ رہیں۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے۔ سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

(۲۸ واں پارہ۔ سورۂ مجادلہ رکوع ۳)

اللہ اللہ کس قدر واضح فیصلہ ہے کہ ایمان والے کسی حال میں اللہ و رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں سے دوستی نہیں کر سکتے چاہے وہ ان کے ماں باپ بیٹے بھائی اور رشتے دار ہی کیوں نہ ہوں۔ صرف یہی نہیں کہ فیصلہ صادر ہوا مگر جزا کا اعلان نہ ہوا۔ نہیں بلکہ عظیم ترین جزا بھی ظاہر فرمائی گئی۔ اب جو ان دشمنوں سے دوستی کرے ان کی سزا سنئے۔

آیت ۴

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا

اے ایمان والو اپنے باپ، اور بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند

اَلْکُفْرَ عَلَی الْاِیْمَانِ ط وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ٥ کریں - اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالموں میں ہے ۔

(۱۰ واں پارہ - سورۂ توبہ - رکوع ۳)

قرآنی عدالت کے ان اہم ترین اور قیامت تک نہ بدلنے والے عظیم فیصلوں کے بعد آگے بڑھئے اور رحمت ہر دو عالم، سرور محترم - رسول اعظم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ رفعت میں حاضری دیجئے ۔

اس زمین کی سب سے اہم سب سے عظیم سب سے سچی عدالت عدالتِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء

اور

اس عظیم عدالت کے گیارہ اہم فیصلے

سامانِ بخشش

۱۳ ۵۴

تاجدارِ اہلسنت شہزادۂ اعلیحضرت حضور مفتئ اعظم ہند نوری

۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء علیہ الرحمۃ والرضوان ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۱ء

باہتمام سید شاہ تراب الحق قادری

ناشر
مصلح الدین پبلی کیشنز کراچی
میمن مسجد، مصلح الدین گارڈن کراچی

مخبرِ صادق

عالمِ ماکان و مایکون

رسولِ محترم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

کے

ایمان افروز فیصلے

ورق الٹئے اور احادیث کریمہ کی روشنی میں دشمنان خدا و رسول کی سزا اور ان سے نفرت و بیزاری پر عظیم جزا ملاحظہ فرمایئے۔

اللہ کے حبیب اعظم مالک و مختارِ ہر دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں۔

حدیث ۱

من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان (رواہ ابوداؤد عن ابی امامہ والترمذی عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

یعنی جس نے اللہ کیلئے اللہ والوں سے محبت کی اور اللہ کیلئے اللہ کے دشمنوں سے بغض و نفرت رکھی اور اللہ کیلئے ایمان والوں کو دیا اور دشمنانِ خدا و رسول کو دینے سے اللہ کے لئے ہاتھ روکا تو یقیناً اس نے اپنے ایمان کو کامل کرلیا۔

حدیث ۲

ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم ولا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم۔ (رواہ مسلم عن ابی ھریرہ و ابوداؤد عن ابی عمر وابن ماجہ عن جابر وابن حبان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین)

یعنی اگر بدمذہب بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ اور اگر وہ مرجائیں تو جنازے پر حاضر نہ ہو۔ اور جب انہیں ملو تو سلام نہ کرو اور ان کے پاس نہ بیٹھو۔ ان کے ساتھ پانی نہ پیو۔ ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ۔ ان سے شادی بیاہ نہ کرو۔ ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

حدیث ۳

المرءُ علیٰ دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل۔

یعنی آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو تم میں سے ہر ایک دیکھ بھال کرے کہ کس کے ساتھ دوستی کرتا ہے

(رواہ الامام احمد والترمذی وابوداؤد والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حدیث ۴

یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔

(رواہ مسلم عن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یعنی آخر زمانے میں بہت سے دجال بڑے دھوکہ باز اور جھوٹے ہوں گے وہ تم کو حدیثیں بنا کر سنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی۔ تو ان سے دور رہنا اور ان کو اپنے سے دور رکھنا کہیں وہ لوگ تم کو حق سے بہکا نہ دیں کہیں وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

حدیث ۵

انّ اللہ عز وجل اختارلی اصحابا فجعلھم اصحابی واصھاری وانصاری وسیجیٔ من بعدھم قوم ینقصونھم ویسبونھم فان ادرکتموھم فلا تناکحوھم ولا تؤاکلوھم ولا تشاربوھم ولا تصلوا معھم ولا تصلوا علیھم۔

(رواہ الدارقطنی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یعنی رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں بیشک میرے لئے اللہ تعالیٰ نے اصحاب چنے تو انہیں میرے رفیق اور میرے خسرالی اور میرے مددگار کیا اور عنقریب ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ ان کی شان گھٹائیں گے اور انہیں برا کہیں گے تم انہیں پاؤ تو ان سے شادی بیاہ رشتہ داری وغیرہ نہ کرنا۔ نہ ان کے ساتھ کھانا کھانا نہ پانی پینا نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا اور نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھنا۔

حدیث ۶

لا تقولوا للمنافق یاسید فانہ ان یکن سیدا فقد اسخطتم ربکم عزوجل۔

(رواہ ابوداؤد والنسائی عن بریدہ بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یعنی منافق بدمذہب کو اے سردار کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔

حدیث ۷

من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علیٰ ھدم الاسلام۔

(رواہ ابن عدی وابن عساکر عن ام المؤمنین عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

یعنی جو کسی بدمذہب کی تعظیم و توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔

حدیث ۸

لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صلاۃ ولا صوما ولا صدقۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جھادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما یخرج الشعرۃ من العجین۔

(رواہ ابن ماجہ والبیہقی عن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نہ کسی بدمذہب کی نماز قبول کرے نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ نفل نہ فرض بدمذہب دین اسلام سے نکل جاتا ہے۔ جیسے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔

اہم ترین احادیث مبارکہ

عظیم جزا

حدیث نمبر ۹

ان من عباد الله لاناسا ماهم بانبیآء ولا شهدآء یغبطهم الانبیآء والشهدآء یوم القیمة بمکانهم من الله۔ قالوا یارسول الله تخبرنا من هم۔ قال هم قوم تحابوا بروح الله علی غیر ارحام بینهم ولا اموال یتعاطونها فوالله ان وجوههم لنور وانهم لعلی نور لا یخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس وقرء هذه الآیة الا ان اولیآء الله لاخوف علیهم ولا هم یحزنون۔ (رواه ابوداؤد عن عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه)

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ضرور کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں نہ شہداء لیکن قیامت کے دن اللہ کی طرف سے جو مرتبت اور منزلت انکو ملے گی اس کے سبب حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور شہدائے عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم (جو ان لوگوں پر فضل کلی میں بدرجہا بلند و بالا ہیں) وہ بھی ان کے اس افضل جزئی پر رشک فرمائیں گے (کہ کاش یہ فضل جزئی ہم کو بھی ملتا) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور ہم کو خبر دیں کہ وہ کون لوگ ہیں۔ حضور رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے نہ اپنے آپس کے رشتوں کی بناء پر نہ ان مالوں کے سبب سے جن کا آپس میں لین دین کرتے ہوں بلکہ صرف کتاب اللہ اور محبت الٰہی کی بناء پر

آپس میں ایک دوسرے سے دوستی و محبت رکھی۔ تو خدا کی قسم بیشک ضرور ان کے چہرے پر نور ہوں گے۔ اور بیشک ضرور وہ لوگ نور پر ہوں گے۔ وہ لوگ نہ ڈریں گے۔ جب لوگ ڈرتے ہوں گے۔ اور نہ ان کو رنج و غم ہو گا جب لوگ رنج و غم میں مبتلا ہوں گے پھر حضور نے آیت کریمہ الا ان اولیاء اللہ تلاوت فرمائی۔ یعنی سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ وہ غمگین رہیں گے۔

حدیث ۱۰

من اعرض عن صاحب بدعة بغضا له ملأ الله قلبه أمنا وایمانا ومن انتهر صاحب بدعة امنه الله تعالیٰ یوم الفزع الاکبر ومن اهان صاحب بدعة رفعه الله فی الجنة مائة درجة ومن سلّم علی صاحب بدعة او لقیه بالبشریٰ او استقبله بما یسرّه فقد استخف بما انزل علی محمد۔

(رواه الخطیب عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما)

یعنی جو کسی بدمذہب کو اس کی بدمذہبی کی وجہ سے دشمن جان کر اس سے منہ پھیرے اللہ تعالیٰ اس کا دل امان اور ایمان سے بھر دے گا۔ اور جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالیٰ اسے اس بڑی گھبراہٹ کے دن امان دے۔ اور جو کسی بدمذہب کی تذلیل و تحقیر کرے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے سو درجے بلند فرمائے۔ اور جو کسی بدمذہب کو سلام کرے یا اس سے خوشی کے ساتھ ملے یا اس کے سامنے ایسی بات کرے جس سے اس کا دل خوش ہو تو اس نے ہلکی جانی وہ چیز جو اتاری گئی محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر۔

سخت ترین سزا

حدیث نمبر ۱۱

والذی نفسی بیدہٖ لیخرجن من امتی من قبورھم فی صورۃ القردۃ والخنازیر بما ھنتھم فی المعاصی وکفھم عن النھی وھم یستطیعون۔
(منتخب کنز العمال جلد اول عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یعنی خدا کی قسم ضرور کچھ لوگ میری امت کے اپنی قبروں سے بندروں اور سوروں کی صورت میں نکلیں گے گناہوں میں پالیسی بازی کرنے مداہنت برتنے اور نہی عن المعاصی سے چپ رہنے کے سبب۔ باوجودیکہ وہ حق بات کہنے اور بری بات سے منع کرنے کی طاقت رکھتے تھے۔

اللہ اکبر! آیات قرآنیہ اور احادیث مصطفویہ کی روشنی میں اندازہ لگایئے کہ کس قدر اہتمام کے ساتھ اللہ اور اس کے رسولِ محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں کی تردید ان سے نفرت و بیزاری کا حکم اور اس فعل محمود پر عظیم ترین جزائیں نیز گستاخانِ خدا رسول کے ساتھ دوستی پر کس قدر سخت ترین سزاؤں کا حکم فرمایا گیا ہے۔

اور اس آخری حدیث مبارک نے تو دلوں کا عالم زیروزبر کر دیا۔ باوجود طاقت کے حق بات کہنے سے زبان روکنے والوں دینی معاملات میں پالیسی اور صلح کلیت کی روش اختیار کرنے والوں کیلئے عبرت و موعظت کا مقام ہے۔ سچ فرمایا حضور سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے ؛ ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حضور ؛ اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

آخری صفحہ

ہو اگر شوقِ طلب ڈھونڈھنے والوں میں تو پھر
سینکڑوں منزلیں راہوں کی غباروں میں ملیں

"خوابوں کی بارات" کی ان آخری سطروں کے لکھتے وقت میں گجرات کے تقریری پروگرام کے سلسلے میں سیدنا شاہ عالم کی نگری، مدینۃ الاولیاء سرزمین احمد آباد میں مقیم ہوں۔ اور احمد آباد کے عظیم دینی مجاہد محبِ محترم جناب رشید خاں صاحب کے دولت کدہ پر یہ آخری صفحہ ترتیب دے رہا ہوں۔ احمد آباد کی سرزمین کے یہ مجاہدِ حق جو بزرگوں کے کرم سے اشاعتِ دین و سنیت کیلئے کسی بھی طرح کی قربانی دینے کو ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ خدائے قدیر اپنے محبوبین کے صدقہ میں ان کے گھرانے کو سدا بہار رکھے۔ اور فضل و عنایت و کرم کی چادر ان کے وان کے اہل و عیال کے سروں پر ہر وقت سایہ فگن رہے۔ آمین۔

اللہ اور اس کے محبوب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا احسان و کرم کہ خوابوں کی بارات کی صورت میں میری برسوں کی تمنا پوری ہوئی۔ اور میں نے مخالفین اہلسنت کے گندے عقائد و اعمال ان کی ہی کتابوں کے حوالوں کے ساتھ عوام کی عدالت میں پیش کر دیئے۔ فیصلہ میں دشواری نہ ہو نیز ذہن و فکر کو فیصلہ کرنے میں دوستوں، رشتہ داروں کے چہرے رکاوٹ نہ ڈالیں اس لئے گفتگو کا آغاز آیاتِ قرآنیہ اور اختتام احادیث مبارکہ پر کیا ہے۔

میں نے پوری دیانت داری اور ذمہ داری کے ساتھ شاتمانِ رسول، گستاخانِ نبی کا کیس آپ کی عدالت میں پیش کر دیا ہے۔ خیال رہے

اب میدان محشر میں آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ مولیٰ ہمیں معلوم نہ تھا۔ ہم جانتے نہ تھے نماز و کلمہ کے میک اپ سے سجے اور سنورے ہوئے گندے اور مکروہ چہرے بے نقاب ہو گئے ہیں۔ اللہ کے رسول علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی بارگاہ کے سرکش و باغی بالکل برہنہ ہو چکے ہیں۔

فیصلہ کیجئے! دین کے دشمنوں اور آقا کے غداروں کو پہچانئے۔ یاد رکھئے جو کلمہ پڑھنے کے بعد رسول محترم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے وفادار نہ ہو سکے وہ آپ کے اور ہمارے کیا وفادار ہوں گے۔ جس دریدہ دہن اور گستاخ و بے باک گروپ کا رشتہ رسول کائنات علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے باقی نہ رہا اس گروپ کا رشتہ ہم سے کیا برقرار رہے گا۔

غور فرمائیے!! اور پھر ایک بار سن لیجئے کہ قبر سے حشر تک کوئی مولوی، کوئی امیر جماعت یا حضرت جی کام نہ آئیں گے۔ اس نفسی نفسی کے عالم میں تاجدارِ شفاعت، مالک کوثر و جنت سیدنا محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے علاوہ کوئی ہمدرد و غمگسار نہ ہو گا۔

رسول محترم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی بارگاہِ عالی میں توہین کرنیوالوں کے بارے میں فیصلہ کرتے وقت یہ بھی دھیان رہے کہ آج آپ کا فیصلہ آپ کے کاندھے کے دو فرشتے کراماً کاتبین درج کریں گے۔ اور یہ فیصلہ کل میدان محشر میں آپ کے سامنے ہو گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا میں رسول پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی بارگاہ کے باغیوں، سرکشوں اور گستاخوں سے تعلق و رابطہ کی بنیاد پر کل رسول ذی شان علیہ التحیۃ والتسلیم یہ فرما دیں کہ دنیا میں ہمارے گستاخوں اور باغیوں سے دوستی و رابطہ رکھنے والے آج ہم سے دور رہیں۔

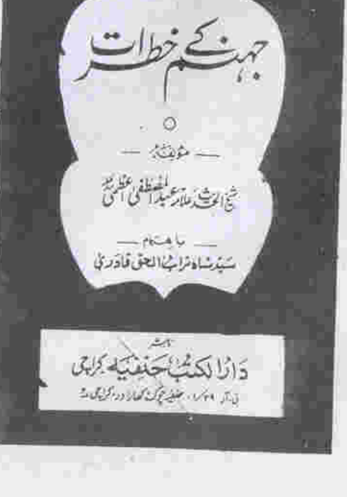
دل کی دھڑکنوں سے سوال کیجئے اگر خدانخواستہ کل امام الانبیاء سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم نے یہ فرما دیا تو عذاب الٰہی سے کون بچائے گا؟ غضب و قہر الٰہی سے محفوظ و سلامت رہنے کی کیا صورت ہو گی؟

لہٰذا قرآن وحدیث کی روشنی میں تمام گستاخانِ بارگاہ رسالت ونبوت سے دور رہیئے۔ اسی میں عقیدے اور ایمان کی سلامتی ہے۔ ؎

چھٹ جائے اگر دولت کونین تو کیا غم
چھوٹے نہ مگر ہاتھ سے دامان محمد

خدائے قدیر اپنے محبوبین کے صدقہ اور وسیلہ میری اس کوشش کو قبول فرمائے اور حق کے متلاشیوں کیلئے چراغ ہدایت بنائے۔ نیز حق کی راہوں پر گامزن حضرات کیلئے مزید استحکام واستقامت کا سبب بنائے۔ آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ مادام القمران المیزان۔

خادم سنیت:۔ محمد منصور علی خاں قادری رضوی محبوبی۔
مقیم مدینۃ الاولیاء احمد آباد۔
خطیب سنی بڑی مسجد۔ ۱۶۶۔ ایم۔ آزاد روڈ۔ بمبئی ۸
۴ ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۰ء
بروز دوشنبہ مبارکہ



کتابیات

اس کتاب کی ترتیب میں مندرجہ ذیل کتب و اخبارات سے مدد لی گئی ہے۔

کتب اہلسنت	کتب وہابیہ دیوبندیہ
قرآن عظیم	تقویۃ الایمان
ترجمہ قرآن کنز الایمان	
تفسیر خزائن العرفان	اشرف التنبیہ
تفسیر نور العرفان	تحذیر النّاس
مسلم شریف	حفظ الایمان
ترمذی شریف	براہین قاطعہ
ابو داؤد شریف	فتاویٰ رشیدیہ
بیہقی شریف	ارواح ثلاثہ
نسائی شریف	تذکرۃ الرشید حصہ اوّل دوم
ابن ماجہ شریف	الافاضات الیومیہ
دار قطنی شریف	فتاویٰ میلاد شریف
کنز العمّال	تذکرۂ مشائخ دیوبند
شفا شریف	رسالہ الامداد
شمع منورہ نجات	الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر
فتاویٰ حسام الحرمین	ملفوظات مولانا الیاس
الصوارم الہندیہ	اشرف السّوانح
حدائق بخشش حصہ سوم	تذکرۃ الخلیل

اخبارات

ہفت روزہ بلٹز بمبئی	ہفت روزہ ھجوم دہلی
ماہنامہ سُنّی لکھنؤ	

مشاہدہ مولینا حشمت علی
۸۰ — ھ — ۱۳

سوانحِ شیر بیشۂ سنّت

— مؤلفہ —

مولانا قاری محبوب علی خان قادری

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ



— باہتمام —

سید شاہ تراب الحق قادری

مُصلِح الدّین پبلی کیشنز کراچی

میمن مسجد مصلح الدین گارڈن، کراچی ۲